الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ الطاہرین
وازواجہ المطہرات امہات المؤمنین وخلفائہ الراشدین المہدیین وسائر الصحابة رضی
الائمة الذین سلکوا اجمعین بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر عصیان آگین محمد نور الدین
ولد محمد اشرف غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگام کا حضرات اہل دین کی خدمتوں میں عرض
کرتا ہے کہ یہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر میں حسب تقدیر ملک ہندوستان
میں گیا تھا پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کے رجوع کرتے وقت سنہ [illegible] ہجری قدسی
میں جب دار الامارۃ کلکتہ کے اندر آپہونچا تب بعض احباب وطنی نے فرمائش کی کہ رسالہ معتبرہ مالابدمنہ
تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول ومنقول قدوۃ العلما زبدۃ الفقہا مفسر
کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان میں ترجمہ کرے تا عوام کو نفع عام
پہونچے پس اس عاجز گنہگار نے نسخۂ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھکر ارشاد احباب خلص کا
بجا لاکر جو مقام وقت طلب تھا اسکو خوب سا واضح کر دیا اور فوائد زائدہ بھی جا بجا لکھ دیے کیونکہ
غرض ترجمہ کرنے سے سمجھانا عوام کا ہے نہ خواص کا اور نام اس ترجمے کا کشف الحاجة رکھا۔ اب
معلوم کرنا چاہیے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے اول کتاب الایمان

فصل پانچوین متفرقات اور آداب معاشرت اور حقوق الناس کے بیان مین تمام کتاب الاحسان
والتقرب خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین واللہ ولی التوفیق وبہ نیل المرام بسم اللہ الرحمن الرحیم
کتاب الایمان کتاب ایمان کے بیان مین حمد اور تعریف خاص اُس خدا کے لیے ہی کہ
آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہی اور تمام شئی اُسکے پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود
اور بقا مین اُسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور وہ اکیلا ہی ذات اور صفات مین اور
کاروبار مین اور کسی شخص کو اُسکے ساتھ کسی کام مین ساجھا نہین اور نہ وجود اُسکا مانند وجود اشیا کے
اور نہ حیات اُسکی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اُسکا مثل علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ دیکھنا اور
ارادہ اور قدرت اور کلام اُسکا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے ہان
حق تعالے کی اُن صفات کے ساتھ مخلوقات کی اُن صفات کو شرکت اسمی ہی نہ حقیقی اور شرکت اسمی کے
یہ معنی ہین جسطرح حق تعالے کو عالم کہتے ہین اسی طرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہین لاکن اُس عالم حقیقی کے علم کے
ساتھ کیا نسبت ہی اس مشت خاک کے علم کو وقس علیہ صفات الباقی اور تمام صفتین اور سب کاروبار
حق تعالے کے بے مانند اور بے مثل ہین یعنی جو اُسکی ذات مین ہین سو کسی کی ذات مین نہین مثلاً اُسکی صفاتون
مین سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص اُسکی ذات کے لیے قدیم ہی اور آگاہی بسیط یعنی
آگاہی شامل ہی جو کہ سارے معلومات ازلی اور ابدی کو اُنکے مناسب احوال اور مخالف احوال کے سمیت
ایک شامل آگاہی آن مین جان لیا اور خاص خاص وقتون مین جو احوال ہر ایک کے گذرتے جاتے ہین
وہ بھی ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلانے وقت مین زندہ ہی اور فلانے وقت مین مر رہا اور اسی طرح عمرو
اور خالد اور بشر وغیرہم کو بھی جانا اور جسطرح سے کہ علم کی صفت شامل ہی ویسا ہی اسی طرح اُسکا کلام بھی شامل ہی
سارے کلام کو کہ تمام کتابین آسمانی ہوئی تفصیل اُس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہ صفت خاص
خاص اُس باری تعالے کی ذات کے لیے ہی اور کسی مخلوق کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کر سکے
لیکن سارے ممکن خواہ جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندے کے کاروبار اختیاری سب کے سب مخلوقات خالق کے ہین
بندہ خالق نہین اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اُس خالق نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ گر رکھا اپنے کام

ف یعنی ظاہر بین کہتے ہین کہ مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت مین کرنے والا اُسکا حق تعالیٰ ہی نہ زید پر زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کردیا اپنے کام کے ثابت کرنے پر چنانچہ پتھر کے ہلنے سے سارے عقلمند ہلانے والے کی طرف عقل دوڑاتے ہین اور جانتے ہین کہ پتھر کی ذات مین لیاقت اس حرکت کی نہین بیشک اُسکے لیے حرکت دینے والا کوئی اور ہی اور اسی طرح وہ عقلا کہ جنکی آنکھین شریعت کے سرمے سے روشن ہوئی ہین وہ جانتے ہین کہ بندے کے افعال اختیاریہ کا خالق حقیقتاً ہی بندہ نہین اسلیے کہ بندہ ممکن ہی اور ایک ممکن اپنے اپنا دوسرا ممکن پیدا نہین کرسکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو افعال مین سے خواہ عرض ہو اعراض مین سے ہان بندے کے اختیاری کامون کے درمیان اور پتھر کی حرکت کے درمیان اس قدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالیٰ نے بندے کو صورت قدرت اور صورت ارادے کی بخشی ہی نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا کرتا ہی تو حق تعالےٰ اُس کام کو پیدا کردیتا ہی اور ظاہر مین لاتا ہی اسلیے کہ عادت حق تعالےٰ کی یون جاری ہی کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کرے آپ اُسکو پیدا کردیوے پس بسبب اس صورت ارادہ اور صورت قدرت کے بندے کو کاسب کہتے ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اسپر ثابت ہوتے ہین اور پتھر کو حق تعالےٰ نے اسقدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی اسلیے اُسکو کاسب بھی نہین کہتے ہین اور نہ وہ مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہی پس پتھر اور حیوان کی حرکت کے فرق پر ایمان لانا واجب ہی اور انکار کرنا اس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف ظاہر عقل کے اور خدا کے سوا کسی کو خالق اشیا کا جاننا بھی کفر ہی اسی واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کے اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی امت مین سے ہی وہ کہتے ہین کہ بندے اپنے فعل کے قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنے افعال کے اور حق تعالےٰ کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہی اور نہ کوئی چیز اُسکے وجود مین حلول کرتی ہی ف حلول کہتے ہین ایک چیز کے ہر جزو مین دوسری چیز کے ہر ہر جزو کا داخل ہونا اور اللہ تعالےٰ نے گھیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کے ساتھ یعنی جو احاطہ مناسب اسکی ذات کو ہی لاکن گھیرنا اُسکا اس طرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجھ کے لائق ہووے اور اللہ تعالیٰ قرب اور معیت اشیا کے ساتھ رکھتا ہی اور اُسکا قرب بھی اس طور پر نہین کہ ہم لوگ سمجھین کسواسطے کہ جو چیز ہماری دریافت کے لائق ہی وہ چیز حق تعالےٰ کی پاک جناب کے شایان سے نہین ہی اور جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف

معلوم کرتے ہیں حق تعالیٰ کی ذات اس سے بھی پاک ہے پس ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان لغت کو کشف سے
ظاہر اور واضح ہوتی ہے وہ شبہ اور مثال ہے نہ ذات پس اسکو نیچے کلمہ لا الٰہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین کے بزرگوں نے
اس طرح پر فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں ہم کہ حق تعالیٰ گھیرنے والا ساری چیزوں کا ہے اور قریب سب کے لیکن معنی احاطہ اور
قرب اور معیت کے ہم نہیں جانتے ہیں کہ کیا ہے وشن تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف
معلوم کرتے ہیں اور جس شی کو معلوم کر ذات باری کی سمجھتے ہیں شان حقیقت و ذات اسکی نہیں ذات اسکی اس سے معلوم
منزہ ہے بلکہ ذات پاک حق تعالیٰ کی لاکھوں پردے کے پیچھے ہے رسائی وہاں تک نہیں اور جو چیز کشف سے ظاہر ہوتی ہے
وہ محض شبہ ہے نہ ذات پس اس شبہ کو نیچے کلمہ لا الٰہ کے چاہیے داخل کرنا ہرگز اس بات کو ذات نہ چاہیے سمجھنا کیونکہ دین کے
بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ذات باری بے شک سب کو گھیرے ہوئے ہے اور سب کے ساتھ ہے اور نزدیک ہے لیکن احاطہ اور قرب احاطہ کے ہم نہیں جانتے ہیں
کہ کیا ہے یعنی اسکی حقیقت ہم کسی طرح دریافت نہیں کر سکتے ہیں کشف سے اور نہ عقل سے اور جس طرح معنی قرب اور احاطے کے
معلوم نہیں اسی طرح معانی ان الفاظ کے بھی معلوم نہیں کہ حدیث اور آیتوں میں الفاظ وارد ہیں یعنی ید یعنی ہاتھ
اسکا اور عرش پر استوا اسکا سو سمجھے لیں اور اترنا اسکا آخر شب میں دنیا کے آسمان پر اور اسی طرح لفظ ید اور وجہ کہ آیات
قرآن کے اندر ناطق ہیں انکے معنی بھی نہیں معلوم لا کیا ایمان ان سب پر چاہیے لانا اور انکو ظاہری معنی پر حمل نہ چاہیے کرنا
اور ان لفظوں کی تاویل میں نہ چاہیے آنا بلکہ انکی تاویل علم الٰہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہ ہو کہ ناحق کو حق جانے تو کیونکہ
خدا کی صفتیں اور کاروبار میں بشر کو بلکہ فرشتوں کو بھی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچھ نصیب نہیں پس سبب
نہ سمجھنے کے انکار کرنا ان آیتوں کا کفر ہے اور نہ تاویل کرنی اسکی جیسا کہ مرادنیا تمثیل یعنی انکار کر سمجھا اس طرح پر کہ خدا کے لیے
نہ ید ہے اور نہ وجہ اور نہ استوا اور نہ احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہے اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوا سے استیلا
اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی پس اس طرح کا انکار کرنا کفر ہے اور اس طرح پر تاویل کر کے مراد اپنی طرف سے
مقرر کر لینا بڑی نادانی ہے بیت دور بینان بارگاہ الست + غیر ازیں پی نبردہ اند کہ ہست + اور ایک قسم دوسری
قرب اور معیت حق تعالیٰ کو ہے کہ پہلی قسم کے ساتھ شراکت اسمیں کسی کے سوا اور کچھ ساجھا نہیں یہ دوسری قسم خاص مؤمنان کو
نصیب ہے یعنی فرشتے اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بھی اس قسم قرب سے بے نصیب نہیں اور یہ قرب مرتبہ
بے نہایت رکھتا ہے اسکے ٹھہرنے کی کوئی حد مقرر نہیں چنانچہ حضرت مولوی روم فرماتے ہیں بیت

اے برادر بے نہایت درگہیست ۞ ہر چہ بروے میرسی بروے مایست ۞ خواہ بھلائی خواہ برائی جو ظاہر مین آوے خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندے سے ظاہر ہووے سب حق تعالیٰ کے ارادے کے ساتھ ہی مگر حق تعالیٰ کفر اور نافرمانی سے راضی نہین بلکہ انپر عذاب مقرر رکھا اور تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی یہ نہ سمجھے کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضامندی اور چیز ہی —

نعت رسول علیہ السلام

اور ہزارون ہزار درود بیشمار تحفہ اوپر انبیا علیہم الصلوۃ و السلام کے کہ اگر وے لوگ بھیجے نہ جاتے تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکھتا اور دین کے علمون مین نہ پہونچتا سارے انبیا برحق ہین اول انکے آدم علیہ السلام ہین اور آخر انکے اور بہتر انسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور انکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سے ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہی اور کتابین آسمانی جو پیغمبرون پر اتری ہین توریت حضرت موسیٰ پر اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفے پر اور صحائف حضرت ابراہیم اور انکے غیرون پر علیہم الصلوۃ و السلام تمام حق ہین سارے انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہیے لانا لاکن ایمان لانے مین نبیون اور کتابون کی گنتی کا لحاظ نہ چاہیے رکھنا کسواسطے کہ گنتی انبیا اور کتابون کی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوئی اور تمام انبیا صغیرہ اور کبیرہ گناہون سے پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے دلیل قطعی کے ساتھ ثابت ہوے انپر ایمان چاہیے لانا اور چاہیے ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین گناہون سے اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف کھانے اور پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کے ہین اور اٹھانے والے عرش کے اور جس کام پر حکم کیے گئے اسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتے باوجود اسکے کہ ساری مخلوق سے بہتر ہین اور مقرب درگاہ الٰہی کے لاکن وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اس مقدمے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے ہین ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدا نے انکو دیا اسقدر جانتے ہین اور اسقدر کا اختیار رکھتے ہین اور وہ لوگ خدا کی ذات اور صفات پر ایمان رکھتے ہین مانند سارے مسلمانون کے اور خدا کی کنہ معلوم کرنے کے باب مین عاجزی اور قصور کے قائل ہین اور بندگی کے حقوق بجا لانے مین بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہین اور خدا نے اس بندگی پر

انکو جو توفیق دی اسکا شکر کرا رہین خدا کے خاص بندے ہین کو خدا کی صفتون مین شریک ٹھہرایا انکو انکی بندگی مین
شریک جانا کفر ہی جسطرح اور کفار ہیون کے انکار سے کافر ہوے اسی طرح نصارا حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوے
اور عرب کے مشرکون نے فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا پیغمبر صلعم کا تھا وہ بھی کافر ہوے اور فرشتون
کو خدا کی صفتون مین شریک نچاہیے کرنا اور غیر انبیا کو جیسے ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نچاہیے کرنا اور
عصمت انبیا اور فرشتون کے سوا اورون کے لیے ثابت نچاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہوون خواہ اہل بیت خواہ اولیا
اور تابعداری نبیون کے قول اور فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی اسپر ایمان چاہیے
لانا اور جو فرمایا اسپر عمل چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا اس سے باز چاہیے رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے قول اور فعل سے سر کے بال برابر خلاف ہو اسکو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا نے خبر دی کہ منکر اور
نکیر کا سوال کرنا قبر مین حق ہی اور عذاب قبر حق ہی خاص کر کافرون کو اور بعض مسلمان گنہگارون کو بھی ہوتا ہی
اور بعد موت کے قیامت کے دن اٹھنا حق ہی اور صور کا پھونکنا مارنے اور جلانے کے لیے حق ہی اور اول صور
مین پھٹ جانا آسمانون کا اور گرپڑنا ستارون کا اور اڑنا پہاڑون کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسرے صور مین
نکل آنا مردون کا قبرون سے اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی
دینی اعضا کی اور تولنا عملون کا ترازو مین اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز زیادہ اور بال سے
باریک زیادہ ہی حق ہی اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گھوڑے تیز رو کے اور بعض آہستہ چلینگے
اور بعض کٹ کر دوزخ مین گرینگے اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیون کی حق ہی اور حوض کوثر حق ہی
پانی اسکا سفید زیادہ دودھ سے اور میٹھا زیادہ شہد سے ہی اور اسکے پاس کوزے ہونگے مانند
ستارون کے جو شخص اسمین سے ایک بار پیویگا اسکے بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالے مختار ہی اگر چاہے گناہ کبیرہ
کو بغیر توبہ کے بخش دیوے اور اگر چاہے صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہی
اسکا حق تعالی موافق وعدے کے بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کے عذاب مین رہینگے اور گنہگار
مسلمان اگر دوزخ مین پڑینگے تو آخر کار خواہ جلدی خواہ دیر سے بیشک نکلینگے اور بہشت مین داخل ہوویںگے
اور بعد اسکے بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین ہوتا ہی اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہی

اور جو اقسام عذاب کے دوزخ کے ہین یعنی سانپ او بچھو اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹے اور
جیسے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عذابون کا ذکر فرمایا اور قرآن اوسپر ناطق ہے سب حق ہین اور جو اقسام
بہشت کی نعمتون کے ہین یعنی کھانا پینا اور حور اور مکانات مصفا اور غیر انکے یہ بھی حق ہین اور بہشت کی
نعمتون مین سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے کہ سارے مسلمان حق تعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کے دیکھینگے
لاکن نہ کوئی کیفیت اوسکی ہوگی نہ کوئی مثال ہوگی تحقیق اسکی یون ہے کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہین تو اوسکے
ساتھ دوسری چیز بھی دکھائی دیتی ہے اوس سبب سے مقابلہ اور ظرف اور دوسرے خصوصیات عقل کی نظر مین یہ سارے
لحاظ ہوتے ہین اور اللہ تعالی کے دیکھنے مین سب چیزین محو ہو جاوینگی اور حق تعالے کے ساتھ دوسری کوئی چیز اصلا
دکھائی نہ دیگی اس سبب سے لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہوگا یہ خلاصہ ہے تقریر تفسیر
عزیزیہ کا بیان ایمان کا اور ایمان عبارت ہے تصدیق کرنا دل سے رغبت کے ساتھ اور اقرار زبانی کے ساتھ
لاکن اقرار زبانی ضرورت کے وقت ساقط ہوتا ہے تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ دل سے سچے اعتقاد سے رسول کو
اور احکام شرع کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اسکا نام ایمان ہے اور جو فقط
اقرار زبانی ہو اور تصدیق قلبی نہو تو اوسکو ایمان نہین کہتے ہین اور جو دل مین یقین ہو اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت
کے لیے تو اوسکو ایمان کہتے ہین مثلاً کسی شخص کو کافر زور سے کلمہ کفر کا کہلاوے اور وہ نہ کہے تو یقینا مارا جاوے
تو اس صورت ناچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جاوے تو بھی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سب عادل تھے کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس علی الفور تائب ہوا اور بخشا
گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین صحابیون کی تعریف سے بھری ہین اور قرآن مین یہ بھی ہے کہ وہ
سب آپس مین پیار اور بڑا پیار رکھتے تھے اور کافرون کے مقابلہ اور انکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص
عقیدہ رکھتا ہے کہ صحابہ آپس مین بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص انکے ساتھ
بغض اور خفگی رکھتا ہے قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے لیغیظ بہم الکفار تاکہ
غصے مین ڈالے بسبب انکے کافرون کو صحابہ یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کے
تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کے سوا ایمان کے اور متواترات چیزون پر ایمان لانا

ممکن نہوگا وجہ ممکن نہونے کی یہ ہے کہ قرآن کے سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہ ساری ہم سب لوگون کو
صحابیون کے وسیلے سے پہونچین پس اگر آیت صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات
انکی امت کے نزدیک ہرگز قابل سند کے نہونگی جب روایات انکی قابل سند کے نہوئین تو قرآن کا اترنا
رسول علیہ السلام پر اور اسکا برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سے ثابت ہوا
کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سارے اصحاب سے افضل ہین بعد انکے عمر رضی اللہ عنہ اور سارے صحابہ نے ابو بکر کو
افضل جانکر انکی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکر کے حکم سے عمر کی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکر کے بعد عمر کی افضلیت
پر اجماع ہوا اور عمر کے بعد تین دن صحابہ نے آپس مین مشورہ کیا پھر عثمان کو افضل جانکر انکی خلافت پر اجماع کیا
اور بیعت کی اور عثمان کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کے جو مدینہ مین تھے سب نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کے ساتھ بیعت کی جن نے علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ قصہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمانی کسی صحابہ پر نچاہیے
کرنی اور انکی آپس کی لڑائی اور قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابہ کے ساتھ اعتقاد اور
محبت چاہیے رکھنی یہی عقیدہ اہل حق کا ہے یعنی اہل سنت اور جماعت کا فصل در اہتمام نماز کی کوشش
کرنے کے بیان مین اول عقیدہ درست کرنا چاہیے اور عقیدہ درست کرنے کے بعد بدنی عبادتون مین سب سے
عمدہ عبادت نماز ہے صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پیوند درمیان بندہ کے
اور درمیان کفر کے ترک نماز ہے یعنی ترک نماز کفر مین پہونچاتا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی
بریدہ سے اور بریدہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہمارے اور درمیان آدمی کے نماز ہے جو
شخص نماز ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابی الدرداء نے
کہ وصیت کی مجکو میرے دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک مت کر خدا کے ساتھ کسی کو اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے اور
نافرمانی مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو کہ نکل جا اپنی عورت اور اولاد اور مال سے اور نماز فرض قصدا
ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصدا ترک کرتا ہے ذمہ خدا کا اوس سے چھوٹ جاتا ہے یعنی کسی حال پر حق تعالی
اسکی حمایت نہین کرتا ہے اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے روایت کی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور عمرو نے
نبی علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کریگا اوسکو نور اور حجت اور نجات ہوگی دن قیامت کے اور جو شخص

محافظت نکریگا نہ اوسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور
ابی بن خلف کے ساتھ اور ترمذی نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کوئی ایسی چیز کو نہین جانتے تھے کہ اوسکا چھوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنی نماز چھوڑ دینے جانتے تھے
کہ ترک کرنے والا اوسکا کافر ہوا بسبب ان حدیثون کے امام حنبل رح فقط ایک نماز ترک کرنے والے کو کافر
جانتے ہین اور امام شافعی رح اسکو حکم قتل کا کرتے ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم رح کے اوس شخص کو ہمیشہ
قید رکھنا واجب ہے جبتک توبہ نہ کرے واللہ اعلم پس چاہیے جاننا کہ نماز کے لیے شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب
ذکر کیے جاوینگے اور نماز کے شرائط مین سے ہے پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاک کرنا مکان
اور کپڑے کا پس چاہیے کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکھین کتاب الطہارۃ اوسمین دس فصلین ہین فصل پہلی
وضو کے بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین فرض ہین پہلی دھونا منہ کا ماتھے کے بالونسے ٹھڈی کے نیچے تک اور
دونون کانون تک دوسرے دھونا دونون ہاتھ کا دونون کہنی سمیت تیسرے مسح کرنا چوتھائی حصہ سر کا چوتھے
دھونا دونون پاؤن کا ٹخنون سمیت اگر داڑھی گھنی ہووے تو پہونچانا پانی کا داڑھی کے بالونکے نیچے ضرور نہین اگر ان
چار اعضا سے ناخن کے برابر بھی سوکھا رہجائے تو وضو درست نہوگا اور نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور احمد رح
رحمہم اللہ کے نیت اور ترتیب بھی وضو مین فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے ایک عضو سوکھنے کے قبل دوسرے
کا دھونا بھی فرض ہے اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے بسم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک مین ڈالنا بھی فرض ہے اور احمد اور
مالک رح کے نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے کہ یہ سب افعال ادا کیے جاوین اور یہ سب
افعال نزدیک امام اعظم رح کے سنت ہین مسئلہ سنت وضو مین وہ ہے کہ پہلے دونون ہاتھ پہونچون تک تین بار
دھووے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تین بار پانی منہ مین ڈالے اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک مین ڈالے اور ناک
جھاڑے اور تین بار تمام منہ دھووے اور تین تین بار دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھووے اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کرے
اور دونون کانون کو بھی سر کے ساتھ مسح کرے اوسکے لیے نیا پانی لینا شرط نہین اور اگر پاؤن مین موزہ ہووے
اور پورے وضو کے بعد موزہ پہنا گیا ہو تو مقیم کو چاہیے کہ حدث کی وقت سے ایک رات اور ایک دن تک موزہ پانو سے
نہ نکالے اوس موزہ پر مسح کرتا رہے اور مسافر کو چاہیے کہ حدث کی وقت سے تین رات اور تین دن تک موزہ پانو سے نہ نکالے اور مسح کرتا رہے

کرتا ہے ف حدث کے وقت سے مسح کی مدت مقرر کرنے کی مثال یوں ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کے وقت وضو
کر کے موزہ پہنا اور اسکا وضو اس دن کی مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کے مسح کی
مدت اس مغرب سے لیکر دوسرے دن کی مغرب تک شمار ہے اور جو صبح کا وضو کر کے موزہ پہنا تھا اور اوسی وضو سے
اُس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پھٹا ہو اس طرح پر کہ چلنے میں تین انگلی کے برابر
پانوں ظاہر ہوتا ہے تو مسح کرنا اس موزے پر درست نہوگا اگر ایک شخص با وضو ہو اسنے ایک موزے کو پانوں
اُس حد تک نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزے کی پنڈلی میں آیا یا موزے کے مسح کی مدت تمام ہوئی تو
ان دونوں صورتوں میں موزے نکالکر دونوں پانوں کو دھووے اور دوہرانا تمام وضو کا ضرور نہیں مگر نزدیک
مالک رحمہ اللہ کے اعادہ وضو کا ضرور ہے اور ہاتھ کی تین انگلی کے برابر موزے کا مسح کرنا فرض ہے پانوں کی پیٹھ پر اور سنت
مسح میں وہ ہے کہ پانچوں انگلیاں ہاتھ کی پانوں کی انگلیوں کے سروں سے پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمد کے
فرض ہے اور اسمیں احتیاط ہے اور پورے وضو کے بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ گواہی دیتا ہوں میں اسبات کی کہ کسی کی
بندگی نہیں سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہے اسکا شریک کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے
اُسکے ہیں اور رسول اوسکے بار خدایا کر دے تو مجکو توبہ کرنے والوں میں اور کر دے تو مجکو پاک لوگوں میں پاکی بولتا ہوں
تیری اے اللہ اور مشغول ہوں تیری تعریف میں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود
مگر تو اور بخشش مانگتا ہوں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑھے تحیۃ الوضو کی

فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں جو چیز آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے وہ چیز
وضو توڑنے والی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سے نکلکے اگر اس مکان تک بہے کہ جسکا
دھونا غسل اور وضو میں لازم ہوتا ہے تو وضو ٹوٹ جاویگا ف جان تو کہ نجاست بدن کے اندر سے نکلکر
بعد اوسکے بہنا بھی شرط ہے اسلیے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ بہے تو اس صورت میں وہ نجاست وضو نہ توڑیگی
مثلاً لہو کہ زخم کے سر سے پر آ گیا اور نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط اسمیں یہ ہے کہ بہنا اس

نجاست کا ایسے مکان پر ہووے کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہی خواہ غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین
تب وضو توڑنے والی ہوگی اور اگر نجاست بدن سے نکل کر بہے لاکن اُس مکان پر نہ پہونچے کہ جسکا دھونا فرض
ہوتا ہی غسل یا وضو مین یا اُس مکان پر پہونچے کہ جسکا دھونا فرض نہین ہوتا ہی تو اُس صورت مین بھی وہ نجاست باہر آنے والی
وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکھ مین خون نکل آیا لاکن آنکھ کے باہر نہ بہا تو اُس خون کے نکلنے سے وضو نہ ٹوٹیگا اسلیے کہ
اندر آنکھ کے دھونا نہ غسل مین فرض ہی اور نہ وضو مین اور قی منہ بھر کر نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہی خواہ وہ قی کھانا ہو خواہ پت
خواہ لہو جما ہوا سوا بلغم کے اور نزدیک ابی یوسف کے اگر بلغم پیٹ سے منہ بھر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جاوے اور اگر
لہو تھوک سمیت نکل آوے اور تھوک کا رنگ سرخ کر دیوے تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تھوک کا رنگ زرد کر دیوے
تو نہ توڑیگا اور اگر تھوڑی تھوڑی قی کئی بار کی لیں اگر ایک متلی کے سبب سے کی ہی تو ابو یوسف رح کے نزدیک یہ ہی
کہ وہ قی جمع کیجاوے ف اگر جمع کرنے کے بعد منہ بھر ہی تو اُس سے وضو ٹوٹیگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور
نزدیک امام محمد رح کے یہ ہی کہ اگر مجلس متحد ہی یعنی ایک مجلس ہی تو وہ قی جمع کیجاوے ف یعنی نزدیک امام محمد رح کے
اتحاد مجلس کا معتبر ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار قی کی ہی تو اُسکو بعد جمع کرنے کے دیکھنا چاہیے
کہ اگر وہ منہ بھر ہی تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوے خواہ
کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اس طرح پر کہ اگر تکیہ نکالا جاوے تو گر پڑے اور سو جانا کھڑے یا بیٹھے
بغیر تکیے کے رکوع یا سجدے مین ناقض وضو کا نہین لاکن رکوع اور سجدہ سنت کے طور پر ہونا شرط ہی ف
یعنی اُسمین پیٹ ران سے دور رہے اور دونوں بازو زمین سے دور رہین اور اگر ایسا نہووے بلکہ اسکے
برعکس ہووے تو اس رکوع اور سجدے مین سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور بالغ نمازی کے قہقہے کی ہنسی وضو
توڑتی ہی رکوع اور سجدے والی نماز مین اور دیوانگی اور مستی اور بیہوشی سے ہر حال مین وضو ٹوٹتا ہی یعنی حالت
نماز مین بھی اور اُسکے غیر مین بھی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی ف مباشرت فاحشہ اُسکو کہتے مین کہ مرد
اور عورت دونوں ننگے ہووین اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے لگجاوے پر دخول نہووے اور
عضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتھ لگانے سے نزدیک امام اعظم رح کے وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے اماموں کے
ٹوٹتا ہی اور اونٹ کے گوشت کھانے سے نزدیک امام احمد رح کے وضو ٹوٹتا ہی اور بچنا ان سب سے بہتر ہی

فصل تیسری غسل کے بیان مین فرض غسل مین تین هین ایک تو تمام بدن کا دهونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا
ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین وہ ہر کہ اول ہاتھ دهووے بعد اسکے وضو کرے لیکن اگر پانی جمنے کی
جگہ مین نہاوے تو پاؤن بعد نہانے کے دهولیوے اور تین بار سارے بدن کو دهووے اور عورت پر فرض ہر
پانی پہونچانا گندهے ہوے بالون کی جڑ مین اور کهولنا بالون کا فرض نہین اور اگر مرد کے سر پر بال ہوون تو
کهولنا انکا اور سب جڑ تک دهونا انکا فرض ہی فصل چوتهی غسل واجب کرنے والی چیزون کے بیان مین تین چیزین غسل واجب
کرنے والی ہین ایک ختنہ سے وطی ہو واجب کرتی ہی غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل مین خواہ دبر مین اگرچہ منی نہ نکلا
دوسرے انمین سے نکلنا منی کا کود کر شہوت کے ساتھ جاگتے مین نکلے خواہ نیند مین نہ واجب ہوئے کے غسل اور
نہین تو ناہی بغیر انزال کے اور اگر منی شہوت کے ساتھ کود کر خارج ہووے تو غسل واجب ہوگا لیکن منی جسوقت اپنے
مکان سے جدا ہووے اسوقت شہوت ہونا شرط ہی پس اگر منی اپنے مکان سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی اور اسنے ذکر کو
پکڑ لیا شہوت جاتی رہی بعد چهوڑنے کے نکل پڑی تو اس صورت مین بهی غسل واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کے
منی اپنے مکان سے جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام اعظم رح کے نزدیک غسل واجب نہوگا تیسرے انمین سے حیض اور
نفاس ہی جب موقوف ہوئین یہ دونون تب غسل واجب ہووے مسئلہ کمتر مدت حیض کی تین دن ہین اور اکثر مدت
اسکی دس دن لیں اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کے سوا وہ لہو حیض کا ہی اور اکثر مدت نفاس کی
چالیس روز ہی اور اس سے کمتر کی مدت نہین پس ان چالیس روز کے درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفید کے
وہ لہو نفاس مین شمار ہوگا اور حیض کے دنون مین جو خون تین دن سے کم ہو یا دس دن سے زیادہ وہ خون حیض کا نہین ملکہ
بیماری ہی نماز اور روزہ کا مانع نہین ہوتا اور اسی طرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سے بڑهجاوے وہ بهی ان
دونون کو مانع نہین سمجهینگا اور اگر کسی عورت کو اپنی عادت سے زیادہ ہو جاوے تو دس دن تک مرض کہا جائیگا
اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سے بڑهینگے سوا تنے دن مرض کے ہین اور جو عادت تهی سو قائم
رہیگی مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چهہ روز کی تهی اسنے خلاف عادت کے دس دن تک لہو دیکها
اس صورت مین عادت سے بڑهکر جو چار دن لہو دیکها وہ بهی گنتی مین حیض کے ہووے اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو
دیکها تو اس صورت مین عادت کے بعد جو سات دن بڑهے وہ استحاضہ مین شمار ہونگے حیض مین اور عادت

جو اُسکی تھی سو قائم رہی اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سے سوا ہو سو وہ بیماری کا لہو ہوگی ف مثلاً ایک
نو برس کی عورت نے پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکھا پس دس دن حیض کے ٹھہرے اور چار دن استحاضہ کے
طہر کی مدت پندرہ دن سے کم نہیں ہوتی اور جب طہر اس سے کم ہوا اور وہ طہر حیض کے اندر پایا جاوے تو وہ بھی حیض
گنا جاویگا نہ طہر میں ف مثلاً کسی عورت کو ہر مہینہ میں حیض کی عادت دس دن کی تھی جب اُسکی عادت آپہونچی
تب اُسنے ایک دن خون دیکھا بعد اُسکے آٹھ دن تک پاک رہی پھر دسویں دن لہو دیکھا اس صورت میں جو بیچ میں
آٹھ دن پاک رہی وہ بھی حیض میں شمار ہونگے اسلیے کہ یہ طہر متخلل کم ہے پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ
اس عورت نے ایک دن خون دیکھا بعد اسکے چودہ روز پاک رہی پھر سولھویں دن خون دیکھا تو اس صورت میں اول کے
دس دن حیض میں شمار ہونگے اور اخیر کے چھ روز پاکی میں یہ دونوں موافق مذہب امام ابی یوسف رح کے ہیں
اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہے حیض اور نفاس سے نماز معاف ہو جاتی ہے اور روزے کو بھی وہ دونوں مانع
ہوتے ہیں پر اُسکا قضا کرنا ہوتا ہے اور وطی حیض اور نفاس میں حرام ہے نہ استحاضہ میں اور حیض اگر دس دن سے کم
موقوف ہو جاوے تو عورت کے نہانے بدون وطی درست نہوگی مگر اس صورت میں درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونے
حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جاوے اور دس دن گذرنے کے بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کے بھی وطی درست ہے
اور اکثر اماموں کے نزدیک اس صورت میں بھی بغیر غسل کے وطی درست نہیں مسئلہ بے وضو کو قرآن چھونا درست
نہیں اور بغیر ہاتھ لگائے پڑھنا درست ہے اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چھونا درست ہے نہ پڑھنا
اور اُنکو مسجد میں جانا اور کعبے کا طواف کرنا بھی درست نہیں

فصل پانچویں نجاسات کے بیان میں

پیشاب جانور ماکول اللحم اور گھوڑے کا اور بیٹ چڑیے غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیفہ ہے جو چوتھائی
کپڑے سے کم میں بھر جاوے تو معاف ہے نماز اُس کپڑے پر جائز ہوگی لاکن اگر تھوڑے پانی میں
گریگی تو پانی پلید کر دیگی اور بنخال چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہے سواے مرغ اور بط کے ف ماکول اللحم
کہتے ہیں اُن جانوروں کو کہ جنکا گوشت حلال ہے اور غیر ماکول اللحم اُنکو کہتے ہیں کہ جنکا گوشت
حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدھے اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گو آدمی کا
اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایوں کا نجاست غلیظہ ہے اور جانور کا بہنے والا لہو بھی نجاست غلیظہ ہے

اور شراب اور منی بھی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہے ایک پتلی دوسری گاڑھی پتلی میں روپے کی
مقدار یعنی ہتھیلی کے غار برابر اور گاڑھی میں ساڑھے چار ماشے کے اندازہ معاف ہے لاکن
تھوڑے پانی کو اسقدر بھی ناپاک کرتی ہے اور جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور حلال جانوروں کا اور پسینا
ان سب کا اور پسینا گدھے اور خچر کا پاک ہے اور جھوٹا بلی اور چوہے اور گھر میں رہنے والے جانور
کا اور پنجہ گیر چڑیوں کا مکروہ ہے اور جھوٹا کتے اور سور اور پھاڑنے والے چوپائے اور سوا انکے اور
حرام گوشت والے جانوروں کا نجس ہے اور پیشاب کی چھینٹیں اگر سوئی کے سر کے مانند پڑ جاویں تو
معاف ہیں فصل چھٹی نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان میں جان تو کہ نجاست حکمی سے پاکی
حاصل نہیں ہوتی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اترا ہو یا زمین سے نکلا مانند پانی دریا اور کنوئیں
اور چشمے کے یا مطلب ہے کہ درخت یا پھل کے پانی سے جیسے پانی تربوز یا کیلے کا اس سے پاکی حاصل نہیں ہوتی
اور اگر پانی میں کوئی پاک چیز گر جاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے تو وضو اس سے درست ہے مگر
جب اس پانی کو گاڑھا کر دے یا جز اسکا پانی کے برابر یا پانی سے زیادہ ہو جاوے چنانچہ آدھ سیر گلاب
آدھ سیر پانی میں مل گیا یا پانی کا نام باقی نہ رہا مثلاً نام اسکا شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہو گیا تو ان
صورتوں میں وضو اور غسل اس پانی سے بالاتفاق جائز نہ ہوگا اور نجس کپڑے وغیرہ کا اس سے دھونا جائز ہے
امام اعظم رح کے نزدیک اور نزدیک امام شافعی رح اور محمد رح اور غیر ان دونوں کے جائز نہیں فصل ساتویں
نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان میں جو منی گاڑھی خشک کپڑے پر لگ جاوے تو کھرچنے سے
کپڑا پاک ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ مسح کرنے سے پاک ہوتی ہیں اور نجس زمین اگر خشک ہو جاوے اور اثر
نجاست کا اس سے اٹھ جاوے تو نماز اس پر درست ہو جاویگی نہ تیمم اور یہی حکم ہے اینٹ کے فرش کا
اور درخت اور دیوار اور گھاس غیر کٹی ہوئی کا واقف یعنے یہ چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں جب نجاست
خشک ہو کر اثر مٹ جاتی رہے اور کاٹی ہوئی گھاس بغیر دھونے کے پاک نہیں ہوتی ہے اور جس چیز میں نجاست
نظر آنے والی ہو اس نجاست کا جسم دھو جانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم رح کے پاک ہو جاتی ہے
اور نزدیک بعضے کے ختم ہونے جسم دور ہونے کے بعد اس چیز کو تین دفعہ چاہیے دھونا

اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اگر ہو سکے اور اگر نہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرے ٹپکنے تک اور نجاست غیر دکھائی
دینے والی کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دھونا اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اور گوبر اگر جل کر راکھ ہو نزدیک
امام محمد رح کے پاک ہو جاتا ہے نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور گدھا اگر نمک کی کھان مین گر کر نمک ہو جاوے
تو نزدیک امام محمد رح کے پاک ہوتا ہے اور کھال مردار کی سنوارنے سے پاک ہوتی ہے **فصل آٹھوین**
پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان مین ان دونون پانی مین نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ہے اور
نہ وہ پانی نجاست غیر مرئی پر بہنے سے ناپاک ہوتا ہے مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اسمین ظاہر ہو
تو نجس ہوگا اور اگر کتا جاری پانی کی نہر مین بیٹھ جائے یا کوئی مردار اسمین گر جاے یا قریب پرنالے کے نجاست
پڑی ہو اور مینھ کا پانی اُس چھت کے پرنالے سے بہہ رہا ہو ان صورتون مین اگر اکثر پانی کتے اور نجاست کا
ملا ہوا بہہ رہا ہے تو نجس ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہے اور تھوڑا سا پانی تھوڑی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہے
اور پانی قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہے اور ہر مشک مقدار سو رطل کے ہے نزدیک اکثر امام کے آب کثیر ہے
فت وزن ایک رطل کا چھتیس روپیہ برابر ہوتا ہے دہلی کے سکہ سے چنانچہ صدقہ فطر کی فصل مین بیان اسکا
آویگا پس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہیے اور رطلون کو اور نزدیک امام اعظم رح کے آب کثیر اسکو کہتے ہین
کہ ایک طرف کے پانی ہلانے سے دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلے علما نے اس طرح پر اندازہ کیا کہ جس پانی کا
چارون طرف دس دس گز ہو وے وہ آب کثیر ہے **فصل نوین** کنوین کے بیان مین اگر کوئی جانور کنوین مین
گر کر مر جائے پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اُس کنوین کا نکالنا ضرور ہے اور اگر نہ پھولا اور
نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اسمین تین صورتین ہین اگر جانور بڑا ہے مثل بلی کے یا اُس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا
چاہیے اور اگر تین جانور اوسط مرتبے کے گر جائین جب بھی [illegible] ہے اور اگر جانور چھوٹا ہے مانند
چوہے اور گوریہ کے تو بیس ڈول کھینچنا چاہیے تیس تک اور کبوتر اور اسکے مانند کے مرنے سے
چالیس ڈول نکالنا واجب ہے ساٹھ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک کبوتر کا حکم ہے واللہ اعلم
فصل دسوین تیمم کے بیان مین اگر مصلی پانی پر قادر نہو اس سبب سے کہ پانی ایک کوس کے فرق
پر ہے اور کوس چار ہزار قدم کا یا اُسکے پاس پانی موجود ہے لاکن بیماری پیدا ہونے کی یا صحت مین

دیر لگنے کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کے لعاث پر دشمن یا پھاڑ کھانے والا جانور بیٹھا ہی یا
پاس پانی ہی پر ڈرتا ہی کہ اگر اُس پانی سے وضو کرے تو آپ پیاسا رہ جاوے یا کنوان پاس ہی پر ڈول یا
رسی میسر نہین ان سب صورتون مین اُسے جائز ہی کہ وضو اور غسل کے عوض تیمم کرلے زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو
خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ پتھر خواہ کوئلا خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہوون اول نیت تیمم کی کرکے پھر
دونون ہاتھ زمین پر مارکے ایک مرتبہ تمام منھ پر ملے اور پھر زمین پر مارکے دونون ہاتھون کہنیون سمیت ملے
یہی چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منھ سے کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا پس اگر
ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اُسے ہلاوے اور خلال انگلیون مین کرے اور وقت سے قبل تیمم کرلینا درست ہی اور ایک
تیمم سے کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جائز ہین اور جب پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اُسکا باطل ہوگا اور نماز کے
اندر اگر قادر ہوا تو نماز اُسکی ٹوٹ گئی اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اور کپڑا اُسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ
پانی کے استعمال پر قدرت نہین رکھتا ہی تو اُسکو اُس ناپاکی سمیت نماز پڑھنی جائز ہی بشرطیکہ ستر ڈھانکنے
کی قدر کپڑا پاک اُسے میسر نہو مسئلہ اگر وضو کے اعضا مین سے ایک عضو مین مرض ہو کہ پانی پہونچانے مین
اُس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑھتا ہی تو اُسکو جائز ہی کہ اُس عضو پر مسح کرے اور دوسرے اعضا کو دھووے
اور اگر وضو کے اعضا مین سے اکثر اعضا مین زخم یا مرض ہو کہ دھونا اُن اعضا کا ضرر کرتا ہی تو اس صورت مین
تیمم کرے کتاب الصلوٰۃ اسمین پندرہ فصلین ہین فصل پہلی نماز کے وقتون کے بیان مین وقت
آنے سے نماز فرض ہوتی ہی مسلمان عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو اُسپر مسئلہ نماز کا
وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی رہجائے اور اُسوقت مین کوئی کافر مسلمان ہوجاوے یا لڑکا بلوغ کو پہونچے یا دیوانہ
ہوش مین آوے تو اُنپر نماز اُسوقت کی فرض ہوگی ف دوسرے وقت اُس نماز کی قضا اُنپر لازم ہوگی اور اگر نماز کے
آخیر وقت مین عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اُس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی رہے کہ اُسمین نہانا اور
تحریمہ کرنا ہو سکتا ہی تو اُسوقت کی نماز اُسپر فرض ہوگی اور اگر وقت مین اسقدر وسعت نہین ہی تو نماز اُس وقت
کی اُسپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کے نکلنے سے شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارہ نظر آنے
باقی رہتا ہی اور ظہر کا وقت بعد دوپہر کے شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک سایہ ہر چیزون کا برابر اُن چیزون کے

ہوتا ہی سایۂ اصلی کے سوا یعنی اُس برابر ہونے میں سایۂ اصلی کو حساب میں نہیں شمار کرتے ہیں یہ قول امام
ابی یوسف رح اور امام محمد رح اور باقی علما کا ہی اور امام اعظم رح کی ایک روایت بھی اس قول کے موافق ہی اور دوسری روایت
مفتی بہ امام اعظم سے یہ ہی کہ جبتک سایہ ہر چیز کا دو چند اُسکے ہووے سوا سایۂ اصلی کے تب تک ظہر کا وقت باقی رہیگا
ہاتھ سے نہ جاویگا اور سایۂ اصلی کو دو ڈیڑھ قدم کا ہوتا ہی ساون میں اور اُسکے قبل اور بعد ایک قدم بڑھتا جاتا ہی
چار تک بعد اُسکے دو دو قدم ور قدم ساتوان حصہ ہوتا ہی ہر چیز کا اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کے
موافق خواہ ثانی قول کے موافق تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہی اور آفتاب کی زردی آنے تک کافی وقت رہتا ہی اور
بعد اُسکے وقت کراہت کا ہی سورج ڈوبنے تک اور اُسوقت مکروہ ہیں اُس دن کی عصر ساتھ کراہت تحریمی کے جائز اور دوسری
نماز فرض اور نفل جائز نہیں اور بعد غروب سورج کے مغرب کا وقت آجاتا ہی سرخی ڈوبنے تک وقت اُسکا رہتا ہی نزدیک
اکثر علما کے اور نزدیک امام اعظم رح کے دو قول ہیں ایک قول موافق انہیں اکثر کے ہی اور دوسرا قول اُنکا یہ ہی کہ سپیدی کے
ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور ستارہ ظاہر ہونے تک پیچھے نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تحریمی ہی اور مغرب کا وقت تمام
ہونے کے بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہی خواہ اول قول کے بعد ہو خواہ ثانی قول کے بعد آدھی رات تک رہتا ہی نزدیک
جمہور کے اور نزدیک امام اعظم رح کے صبح صادق کے نکلنے تک رہتا ہی کراہت تحریمی کے ساتھ اور وقت وتر کا عشا کے بعد
صبح صادق نکلنے تک رہتا ہی اور دیر کرنی نماز ظہر کی گرمی میں اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہی اور اجالا
کرنا فجر کے وقت کو اُس حد تک کہ قرأت مسنون کے ساتھ نماز ادا کر سکے اور بعد ادا کرنے کے اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو
خواہ نماز میں پھر ساتھ قرأت مسنون کے یعنی ساتھ چالیس آیت کے نماز ادا کر سکے یہ مستحب ہی اور جسدن ابر ہو نمازوں میں دیکھ
فقیر کے جلدی کرنی بہت بہتر ہی مگر جس حال میں منتظر جماعت کے لیے ہووے تو جلدی نکرے اور سورج نکلتے وقت اور دوپہر کو اور
سورج ڈوبتے وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازے کی بھی بہت منع ہی لاکن نماز عصر اُس دن کی قضا
کے ڈوبتے وقت جائز ہی بشرطیکہ غروب شروع ہونے کے قبل نیت باندھ لی ہو اور جب فجر کا وقت شروع ہو تو اُسوقت سنت
فجر کی سنت اور نماز قضا کے سوا اور نفلیں پڑھنی مکروہ ہیں اور بعد عصر اور قبل مغرب کے بھی یہی حکم ہی مسئلہ
ادا اور قضا نماز کے واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہی اور صفت اذان کی مشہور ہی وقت یعنی اذان کہنے کے وقت
منھ طرف قبلے کے کرے اور باقی دونوں انگلیاں شہادت کی دونوں کان میں کہے اور جب حی علی الصلوٰۃ

کہے تب منھ داہنی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے تب بائیں طرف اور فجر کے وقت حی علی الفلاح کے بعد
الصلوٰة خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے اور مسافر کو اذان ترک کرنی
مکروہ ہے اور جو شخص گھر میں نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اسکو کفایت ہے **فصل دوسری نماز کی شرطوں**
کے بیان میں شرطیں نماز کی چھ ہیں پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سے چنانچہ
اوپر گذر چکا بیان ان دونوں کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑے کا تیسری شرط پاک ہونا جائے نماز کا چوتھی
شرط منھ کرنا قبلے کی طرف پانچویں شرط ستر ڈھانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک اور لونڈی کو
پیٹ اور پیٹھ کا ڈھانکنا زیادہ ہے مرد سے اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے منھ اور دونوں ہاتھ اور
پاؤں کی ہتھیلی کے سوا مسئلہ جن اعضا کا ڈھانکنا انکا فرض ہے خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر انہیں سے
کھلجاے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال عورت کے سر سے لٹکتے رہتے ہیں وہ علیحدہ اعضا میں شمار ہیں انکی بھی
چوتھائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ کتاب نوازل میں لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی ستر میں داخل ہے
ابن ہمام نے کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز سے پڑھیگی تو نماز اسکی فاسد ہوگی مسئلہ جسکو ستر ڈھانکنے
کے لیے کپڑا میسر نہو تو اسکو بغیر کپڑے کے بھی نماز پڑھنی جائز ہے مسئلہ اگر نمازی کو جہت کعبے کی معلوم نہو
تو جسطرف اسکا دل گواہی دے اسی طرف سوچ کر نماز پڑھ لیوے اور بغیر سوچ کے اسکی نماز درست نہوگی
مسئلہ جو شخص قبلے کی طرف منھ نکر سکے دشمن کے ڈر سے خواہ مرض کے سبب سے تو اسکو درست ہے کہ جدھر اسے
طاقت ہو ادھر نماز پڑھے مسئلہ نفل نماز شہر کے باہر سواری پر درست ہے سواری جسطرف جاے اس طرف جاوے
مضائقہ نہیں مسئلہ چھٹی شرط ان شرائط میں سے نیت کرنی نماز کی ہے پس نفل اور سنت اور تراویح کے لیے مطلق نیت
درست ہے مثلاً دل میں یوں قصد کرے کہ نماز اللہ کی ادا کرتا ہوں اور نام لے سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور
فرض اور وتر کے واسطے تحریمہ کے وقت نیت کا تعین کرنا اور سمجھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہوں یا عصر کی فرض ہے
اور مقتدی پر فرض ہے اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور رکعتوں کے شمار کی نیت فرض نہیں ہے ف یہ چھ
فرض نماز سے خارج ہیں کس واسطے کہ طہارت بدن کپڑے اور جگہ کی اور چیز ہے اور نماز اور چیز ایک دوسرے میں داخل نہیں
ان یہ چھ چیزیں نماز کی شرط ہیں کہ بدون انکے نماز صحیح نہیں ہوتی ہے اور جو چیز شرط ہوتی ہے وہ باہر ہوتی ہے

فصل تیسری نماز کے ارکان کے بیان مین ف یعنی اُن فرضون کے بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات فرض ہین اندر نماز کے ایک اُنمین سے تحریمہ باندھنا لاکن تحریمہ کے لیے پاکی بدن اور ستر عورت اور منہ طرف قبلے کے ہونا شرط ہی جسطرح باقی ارکان مین بھی شرط ہی ف باقی ارکان سے قیام اور قراءت اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ اخیرہ اور دوسرا فرض اُنمین سے قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کے بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین چار چار کے بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کے بعد اور نفل مین دو کے بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح کے نماز سے خارج ہونا کسی کام کے ساتھ اسکی فرضیت امام اعظم رح کے سوا اور کے نزدیک نہین اور چوتھا فرض کھڑا ہونا ہر رکعت مین پانچوان فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض قراءت پڑھنی لاکن قراءت نزدیک امام شافعی رح اور امام احمد رح کے فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے پانچون وقتون مین دو رکعت کے اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعتون اور نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدے مین یہ سب فرض ہین نزدیک ابی یوسف رح کے اور اکثر علما کے نزدیک فرض نہین ف رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کا نام قومہ ہی اور دونون سجدے کے بیچ مین بیٹھنے کا نام جلسہ اور امام اعظم رح کے نزدیک قراءت ایک آیت کی فرض ہی اور ابی یوسف رح اور محمد رح کے نزدیک تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیت کے برابر ہوا اور نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے سورۂ فاتحہ پڑھنی فرض ہی اور بسم اللہ بھی اُسمین شامل ہی اسلیے کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین سے ایک آیت ہی ان دونون کے نزدیک اور سجدے مین پیشانی اور ناک رکھنی فرض ہی اور ضرورت مین ان دونون مین سے ایک پر اکتفا کرنا بھی جائز ہی اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک سجدے مین ماتھا اور ناک اور ہتھیلی دونون ہاتھ کی اور دونون گھٹنے اور انگلیان دونون پاؤن کی رکھنی فرض ہی اور نماز کے ارکان مین ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہی ف یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہی مثلاً رکوع اسمین ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہی پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلے رکوع مین گیا پھر جب یاد آیا رکوع سے سیدھا ہو کر سورت پڑھی اب اُسپر فرض ہوا کہ پھر رکوع کرے اور اگر رکوع نکیا تو نماز اُسکی فاسد ہوئی کسواسطے کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر کسی نے ایک رکعت مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گیا پھر دوسری رکعت مین اُس سجدے کی قضا اور سجدہ سہو کر لیا تو اس صورت مین

نماز فاسد نہوگی ف اس صورت مین جو فوت ہونے کی یہ ہی کہ سجدہ علیحدہ رکن غیر مکرر ہے نہیں بلکہ رکن مکرر ہی
کیونکہ اسلئے کہ سجدہ ہر رکعت مین مکرر آتا ہی اور جو رکن مکرر آتا ہی اُنمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہی اور واجب ترک
ہونے سے نماز فاسد نہین ہوتی ہی ہان سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی پس ترتیب خلاف کرنے کے سبب سجدہ سہو کا
وہ بجالایا تب اُسکی نماز کامل ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا نکرتا تب بھی نماز جائز ہو جاتی پر نقصان کے ساتھ
اور ابن ہمام نے حاکم کی کتاب کافی سے نقل کی ہی کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قراءت اور رکوع دونون کیے
اور سجدہ نکیا پھر کھڑے ہوکر قراءت پڑھی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونون صورتون مین
ایک رکعت ہونے کی وجہ یہ ہی کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین رکوع پس پہلی صورت کا
رکوع اور پچھلی صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسی طرح پر اگر اول رکوع کیا پھر کھڑے ہوکر قراءت
پڑھی اور رکوع اور سجدے کیے تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسی طرح اگر پہلا سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر قراءت پڑھی
اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اُسکے کھڑے ہوکر قراءت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب ایک رکعت ہوئی
اور اسی طرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور دوسری مین بھی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین
سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب بھی ایک رکعت ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کر لینا چاہیے
پہلی دو صورت کی وجہ مذکورہ پر اور قعدہ اولیٰ کرنا اور اُسمین اور آخری قعدے مین التحیات پڑھنی فرض
ہی نزدیک امام احمد رح کے نہ اُنکے غیر کے نزدیک مگر نزدیک امام اعظم رح کے یہ تینون واجب ہین اور آخری قعدے مین التحیات
کے بعد درود پڑھنا فرض ہی نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے اور سلام پھیرنا بھی فرض ہی نزدیک امام
شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے نہ نزدیک امام اعظم رح کے بلکہ اُنکے نزدیک واجب ہی اور رکوع اور سجدے مین
سر جھکاتے وقت اور ان دونون سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہنی اور رکوع مین سُبحان ربی العظیم
ایک مرتبہ کہنا اور سجدے مین سُبحان ربی الاعلیٰ ایک بار کہنا اور رکوع سے سیدھے ہوتے وقت
سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور دونون سجدے کے بیچ مین بیٹھکر رب اغفر لی کہنا یہ سارے امور
فرض ہین امام احمد رح کے نزدیک نہ اُنکے غیر کے نزدیک لیکن اگر بھول کر یہ سارے امور یا اُنمین سے کوئی امر
ترک کریگا تو نماز فاسد نہوگی امام احمد رح کے نزدیک بھی اور قراءت پڑھنی مقتدی پر فرض ہی نزدیک

امام شافعی رحمہ کے اور انکے غیر کے نزدیک بالکہ نزدیک امام اعظم رحمہ کے مقتدی پر حرام ہی قراءت پڑھنی ق سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک ہی پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہی پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قبول کیا اللہ نے واسطے اُسکے جسنے تعریف کی اُسکی رَبِّ اغْفِرْلِیْ اے رب میرے بخش مجکو

فصل چوتھی نماز کے واجبون کے بیان مین امام اعظم رحمہ کے نزدیک پندرہ چیزین واجب ہین الحمد پڑھنی دوسرے الحمد کے ساتھ پوری سورت یا ایک آیت بڑی یا تین آیت چھوٹی نفل اور وتر کی ہر رکعت مین اور فرض کی دو رکعت مین ملانی تیسرے اگر چار رکعت فرض ہو تو پہلی دو رکعت مین قراءت مقرر کرنی چوتھے قیام اور رکوع اور سجدے مین ترتیب کی نظر رکھنی ف یعنی ہر فرض اور واجب کو اُسکے مقام پر ادا کرنا پانچوین رکوع اور سجدے مین ایک تسبیح کے قدر قرار پکڑنا چھٹے سیدھا کھڑا ہونا رکوع کے بعد ساتوین سیدھا اُٹھنا دونون سجدے کے بیچ فتاویٰ قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر نمازی رکوع سے سجدے مین گیا بدون قومہ کرنے کے تو نماز اُسکی ابو حنیفہ رحمہ اور محمد رحمہ کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اُسپر واجب ہوگا آٹھوین قعدہ اولی نوین التحیات پڑھنی اُسمین دسوین پے در پے ارکان ادا کرنے ہین اگر ایک رکعت مین دو رکوع کیے یا تین سجدے کیے یا پہلے التحیات کے بعد درود پڑھا اور تیسری رکعت کے قیام مین دیر لگی تو ان تینون صورتون مین سجدہ سہو کا لازم آویگا ف وجہ سجدہ سہو لازم آنے کی یہ ہی کہ پہلی صورت مین دوسرے رکوع کے سبب سجدہ کرنے مین دیر لگی اور دوسری صورت مین تیسرے سجدے کے سبب کھڑے ہونے مین دیر لگی اور تیسری صورت مین درود پڑھنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام مین دیر لگی پس تینون صورتون مین ارکان کے پے در پے ادا ہونے مین خلل واقع ہوا اسلیے سجدہ سہو لازم آیا گیارھوین التحیات پڑھنی یعنی آخری قعدے مین بارھوین قراءت پکار کے پڑھنی امام کو دو رکعت مین فجر اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونون عیدون کے اور آہستہ پڑھنی ظہر اور عصر اور دن کی نفلون مین تیرھوین باہر ہونا نماز سے لفظ سلام کہکر چودھوین دعائے قنوت پڑھنی وتر مین پندرھوین دونون عیدون کی نماز مین چھ چھ تکبیرین کہنی اور امام اعظم رحمہ کے نزدیک فرض اور چیز ہین اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہی اور واجب ترک کرنے سے بھول کر سجدہ سہو واجب ہوتا ہی پس اگر کسی نے بھول کر ... سجدہ سہو کر لیا

تو نماز درست ہوئی اور اگر سجدہ سہو نکیا تو واجب ہی کہ نماز پھر پڑھے اور اگر واجب قصداً ترک کیا تو اس
صورت مین بھی اعادہ نماز کا واجب ہی ف اور جو پھیرے نماز نہ پڑھی تو فرض اُتر گیا پر واجب کے ترک سے گناہ
سر پر رہا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی ف یعنی وہ لوگ اسی فرض کو فرض بھی کہتے ہین
اور واجب بھی جن چیزون کو امام اعظم واجب کہتے ہین اُنکے نزدیک اُنہین سے فرض ہین اور بعض سنت
مگر وہ لوگ فرماتے ہین کہ سجدہ سہو بعضے فرض کے ترک کرنے سے بھی لازم آتا ہی اور بعضی سنت کے
ترک سے بھی ف مراد ان فرضون اور سنتون سے وہ فرض اور سنتین ہین کہ جنکو امام اعظم واجب کہتے ہین
اور وہ لوگ اُنہین سے بعض کو فرض ٹھہراتے ہین اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب فصل پانچوین
سجدہ سہو کے بیان مین مسئلہ سجدہ سہو کا طریق یہ ہی کہ آخری قعدے مین التحیات کے بعد داہنے طرف
سلام پھیر کے دو سجدے کرے بعد اُسکے پھر التحیات اور درود اور دعا پڑھکر دونون طرف سلام پھیرے
اور اگر سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہی اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بھول کر چھوڑ دے
تو ایک بار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہی اور اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اُسمین امام کی
تابعداری بجالاوے اگرچہ جسوقت امام نے سہو کیا تھا اُسوقت اُس سہو مین وہ شریک نہ تھا اور اگر
مسبوق نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز پڑھنے مین سہو کیا تو پھر سجدہ کر لیوے ف
مسبوق اُسکو کہتے ہین کہ جسکی کچھ نماز ہاتھ سے گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑھ چکے
تب وہ آکر ملا ہو مسئلہ پانچون وقت کی نمازون مین جماعت فرض ہی نزدیک امام احمد کے لیکن نماز
منفرد کی بھی درست کہتے ہین اور داؤد رحمہ اللہ کے نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہین اور شافعی رحمہ اللہ
کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہی ف یعنی محلے کی مسجد مین اگر بعضے لوگ جماعت قائم کر لین تو اور لوگون کے
ذمے سے جماعت کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہی نہ فرضیت فرض کی اور ابوحنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کے
نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہی قریب واجب کے اور جماعت تمام ہو جانے کا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجود
اسکے کہ سب سنتون سے تاکید اسکی زیادہ ہی اُسکو بھی چھوڑ دیوے اور شہر کے لوگ اگر ترک جماعت کی عادت
کرین تو اُنسے لڑائی چاہیے کرنی جب تک کہ جماعت قائم نکرین مسئلہ صرف عورتون کی جماعت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے

نزدیک مکروہ ہی اور اماموں کے نزدیک درست ہی مسئلہ امامت کے لیے سب سے بہتر وہ شخص ہی کہ جو اچھی
قرأت جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات سے
واقف ہو بعد قاری کے عالم بہتر ہی اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونے کے قدر قرآن پڑھ جانتا ہو اور اکثر
علما کے نزدیک قاری سے عالم بہتر ہی فائدہ یعنی نرے قاری سے البتہ عالم بہتر ہی اور جو قاری واقف ہو
نماز کے احکام سے تو ویسا قاری بیشک اور بے شبہہ نرے عالم سے بہتر ہی اور امامت فاسق کی مکروہ ہی
پر اُسکے پیچھے نماز جائز ہو گی اور پڑھے ہوے بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہیں
اور فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے بھی درست نہیں اور کسی اُمی نے ایک قاری
ایک امی کی امامت کی تو نماز تینوں کی باطل ہوئی اور بے وضو کے پیچھے نماز درست نہیں اور امام کی نماز
فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہی اور کھڑے ہونے والے کی نماز بیٹھنے والے کے پیچھے اور
وضو کرنے والے کی نماز تیمم کرنے والے کے پیچھے درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنے والے کی نماز اشارے سے
پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مسئلہ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو جاوے اور
دو مقتدی یا زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہووین اور اگر کسی نے صف کے پیچھے اکیلے
نماز پڑھی تو نماز اُسکی مکروہ ہو گی اور نزدیک امام احمدؒ کے نماز اُسکی درست نہ ہو گی اور اگر مقتدی امام سے
آگے بڑھ جاویگا تو نماز اُسکی باطل ہو گی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نماز مرد کی اپنے گھر مین پڑھنے سے ثواب ایک نماز
کا رکھتی ہی اور نماز مرد کی محلے کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ مسجد مین ثواب پانسو نماز
کا اور نماز مرد کی اس ہی مسجد مین یعنی مدینے کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی خانہ
کعبے مین ثواب لاکھ نماز کا رکھتی ہی فصل چھٹی سنت کے طریق پر نماز پڑھنے کے بیان مین طریق
سنت کا وہ ہی کہ فرضوں مین اذان اور تکبیر کہی جاوے اور نزدیک حی علی الصلوٰۃ کے امام کھڑا ہووے
اور نزدیک قد قامت کے تکبیر تحریمہ کی کرکے نیت کرے اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اُٹھاوے اور مقتدی
امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور عورت

دونون ہاتھ کندھے تک اُٹھا کر سینے پر داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے بعد اسکے امام اور مقتدی اور اکیلا پڑھے
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ آہستہ ترجمہ
پاک ہے تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی
تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے بعد اُسکے امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ پڑھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان رانده
ہوئے سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے اور مسبوق کو
جسقدر امام کے ساتھ نماز نہین ملی اُسکے ادا کرنے کے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی
چاہیے نہ مقتدی یعنی مقتدی امام کے پیچھے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے اسواسطے کہ اعوذ باللہ اور
بسم اللہ تابع قرات کے ہین اور قرات پڑھنی مقتدی کو نہین ہے بلکہ فقط امام کو ہے اور مسبوق کو قرات
پڑھنی ہوتی ہے اُسقدر مین کہ امام کے ساتھ اُسکو نہین ملی بعد اُسکے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھے پھر
امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہے آہستہ پس امام اور اکیلا پڑھنے والا سورہ ملاوین اور سنت
یہ ہے کہ مقیم چین کی حالت مین فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج
تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے بروج سے لم یکن تک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سے آخر
قرآن تک ف سورہ حجرات سے بروج تک کی سورتون کو طوال مفصل کہتے ہین اور بروج سے لم یکن تک سورتون کو
اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتون کو قصار مفصل لاکن اس طور پر لازم پکڑنا سنت نہین کیونکہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھی اور کبھی مغرب کی نماز مین سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ والمرسلات پڑھی اور اگر سب مقتدی یکایک
ہورین اور لمبی قرات کی خواہش رکھتے ہون تو امام کو جائز ہے کہ قرات دراز پڑھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
فجر کی ایک رکعت مین سورہ بقر پڑھی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت مین سورہ
اعراف پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑھتے تھے لاکن امام کو مقتدیون
کے احوال پر نظر رکھنی ضرور ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بار عشا کی نماز مین سورہ بقر پڑھی

ایک مقتدی نے پیغمبر علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ مگر تو
فتنہ اور بلا اور گناہ مین ڈالتا ہی ف یعنی قرأت اسقدر دراز پڑھتے ہو کہ لوگ نماز چھوڑتے ہین اور گناہگار
ہوتے ہین مثل سبح اسم اور والشمس اور اُنکے مانند پڑھا کر غرض یہ ہی کہ مقتدیون کے احوال پر نظر کرنی بہت ہی
ضروری اور جمعہ کے دن صبح کی نماز مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھی اور مقتدی
چپ ہو کر امام کی قرأت کی طرف متوجہ رہی اور نفل نمازون مین رغبت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی اور
معافی چاہنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہی جب قرأت سے فراغت ہو تو
اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جاوے اور رکوع مین جانے کے اور رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت دونون ہاتھ اُٹھانا
نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے سنت نہین لیکن اکثر فقہا اور محدثین اُسکو سنت ثابت کرتے ہین اور رکوع مین دونون
گھٹنون کو دونون ہاتھ سے مضبوط پکڑے اور انگلیون کو کھلی رکھے اور سر اور پیٹھ کو چوتڑ کے ساتھ برابر کرے اور جسقدر
قرأت مین دیر کی اُسکے مناسب رکوع مین بھی دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ یا سات بار کہے یعنی
رعایت طاق کی رکھے اور ادنٰے مرتبہ تین بار ہی اور مقتدی امام کے بعد رکوع اور سجدے مین جاوے اور مقتدی کو
امام کے آگے رکوع اور سجدے مین جانا حرام ہی پہلے امام سر اُٹھاوے بعد اُسکے مقتدی اور سر اُٹھاتے وقت
نزدیک امام اعظم کے امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور اکیلا پڑھنے والا دونون کہے اور
نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد کے امام بھی دونون کہے بعد اُسکے تکبیر کہتے ہوئے سجدے مین جاوین پہلے
دونون گھٹنے رکھین بعد اُسکے دونون ہاتھ پھر ناک اور ماتھا دونون ہاتھ کے بیچ مین رکھین اور انگلیان دونون
ہاتھ کی ملا کر کعبے کی طرف رکھین اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور پانون کو زمین سے
دور رکھین اور عورتین ان سبکو ملا رکھین قیام اور رکوع کے مناسب سجدے مین دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
تین یا پانچ یا سات بار پڑھے اور بہتر یہ ہی کہ تین بار پڑھے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بعد اُسکے اللہ اکبر
کہتا ہوا سر اُٹھاوے اور قرار کے ساتھ بیٹھکر دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ
وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکھا مجکو اور روزی دے
مجکو اور بلند کر مرتبہ میرا اور غنی کر مجکو روایت کی اسکو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد

اسلئے اللہ اکبر کہلے پھر سجدہ کرے مانند پہلے کے اور [illegible] ۔ [illegible]
اُٹھے اول منھ لب۔ اُسکے دونون ہاتھ بعد اُسکے دونون گھٹنے اُٹھاکر کھڑا ہووے اور دوسری رکعت
پہلی کی طرح پر پڑھے لاکن اسمین ثنا اور اعوذ نہ پڑھے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب بایان پاؤن
بچھادے اور اسپر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا رکھے اور انگلیان دونون پاؤن کی قبلے کی طرف رکھے اور
دونون ہاتھ کو دونون زانو پر رکھے اور داہنے ہاتھ کی خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچ کی انگلی اور
ابہام کو ملاکر حلقہ کرے اور شہادت کی انگلی کھلی رکھے اور التحیات پڑھے اور اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پڑھنے کے وقت اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چارون امام
کی روایتون سے ثابت ہے لاکن مشہور مذہب امام اعظم کا وہ ہے کہ اشارہ نہ کرے مختار یہ ہے کہ
اشارہ کرے اسلیے کہ بہت فقہا اور محدثون سے ثابت ہوا اور انگلیان دونون ہاتھ کی کعبے کی طرف
متوجہ رکھے اور پہلے قعدے مین تشہد سے زیادہ نہ پڑھے اور پیچھے تشہد کے اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت
کے لیے اٹھے اور اُس اُٹھنے مین دونون ہاتھ اُٹھانا بہت عالم کے نزدیک سنت ہے نہ نزدیک ابوحنیفہ
اور شافعی کے اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ سمیت پڑھے پھر جب چارون رکعت سے فارغ
تب قعدہ اخیرہ کرے جسطرح پر قعدہ اولے کیا تھا اور اسمین بعد تشہد کے درود پڑھے اللّٰھم صل علی محمد
و علی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علی محمد و
علی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت
پر اور اوپر تابعداروں کے حضرت محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اُتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعدارون محمد کے جیسے کہ برکت اُتاری
تونے اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کے جو دعا
مشابہ ساتھ الفاظ قرآن کے ہووے پڑھے اور جو دعائین حدیث سے نقل کی گئین وہ بہترین خصوصا
یہ دعا اللّٰھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم و اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک
من فتنۃ المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا و الممات اللّٰھم انی اعوذ بک من المأثم

وَالْمَغْرَمِ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ
تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کانے دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ
تیرے زندگانی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ اور قرض سے اور
عورت دونون جلسے مین بائین چوتڑ پر بیٹھے اور دونون پانون داہنی طرف سے نکال دیوے اور جب دعا
پڑھ چکے تب سلام پھیرے دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کرے ف یعنی دل مین قصد کرے کہ مین
فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون اور فرشتون کی کرے اور مقتدی نیت امام اور قوم اور
فرشتون کی اور چاہیے کہ نماز حضور دل اور تواضع کے ساتھ پڑھے اور سجدے کی جگہ نظر رکھے اور بعد سلام کے
آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور کلمہ لا الٰہ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھے نہین معبود
مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

فصل ساتوین نماز کے حدث کے بیان مین اگر نماز مین حدث لاحق ہووے تو وضو کرے اور اسی پر
نماز بنا کرے ف یعنی وضو اگر آپ سے ٹوٹ جاوے تو وضو کرے اور اسی نماز کو پوری کرے جس مقام مین حدث
ہوا اسی مقام سے پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اسکو پھر شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہے اور اگر امام ہو تو
خلیفہ پکڑے بعد اسکے وضو کر کے مقتدیون مین داخل ہو جاوے اور اگر مقتدی ہو تو وضو کر کے پھر اس مکان مین
آوے جہان سے گیا تھا اور اس عرصے مین جو کچھ امام پڑھ چکا ہو اول اسکو ادا کرے بغیر قرأت کے پھر امام
کے ساتھ شریک ہو جاوے اور اگر امام نماز سے فارغ ہو تو مقتدی مختار ہے اگر چاہے پہلے مکان مین پھر آوے
اور اگر چاہے جس مکان مین وضو کیا اسی مکان مین نماز پوری کرے اور اگر قصداً حدث کریگا تو نماز فاسد ہوگی
بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین پاگل ہوا یا احتلام ہوا یا کھلکھلا کے ہنسا یا نجاست مانع کرنے والی نماز
کی اسپر پڑی یا کوئی زخم لہو بہنے والا اسکو پہونچا یا وضو ٹوٹنے کے گمان پر مسجد سے نکل آیا پیچھے اسکے ظاہر ہوا
کہ وضو نہین ٹوٹا تھا یا مسجد کے سوا کسی اور جگہ مین نماز پڑھتا تھا اس جگہ وضو ٹوٹنے کے گمان سے
صف سے الگ ہوا بعد اسکے معلوم ہوا کہ حدث نہین ہوا تھا ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جائز نہوگی

اور نماز سجدۂ سہو سے باہر نہیں ہوا لوٹا لے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد حدث ہو تو وضو
کر لیوے اور سلام پھیرے اور اگر التحیات کے بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظم کے نماز اسکی تمام ہوئی
ف وجہ تمام ہونے کی یہ ہے کہ نمازی کو کوئی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے نزدیک امام اعظم کے پس قصداً
حدث کرنا بعد تشہد کے یہ بھی ایک فعل ہے اور اگر التحیات کے بعد تیمم کرنے والا پانی پر قادر ہوا یا امی نے کوئی
سورۃ سیکھی یا ننگا کپڑے پر قادر ہوا یا اشارے سے پڑھنے والا رکوع اور سجدے پر قادر ہوا یا مسح موزے کی
تمام ہوئی یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پاؤں سے نکالا یا صاحب ترتیب کو قضا یاد آئی اگلے کی فعل میں ذکر صاحب
کا آتا ہے یا قاری نے امی کو خلیفہ کیا یا فجر کی نماز میں آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز میں التحیات کے بعد عصر کا وقت
داخل ہوا یا صاحب عذر کو مثل سلس البول وغیرہ والے کو عذر جاتا رہا یا زخم اچھا ہو کر اسکی پٹی گر پڑی ان سب صورتوں میں
نزدیک امام اعظم کے نماز باطل ہوئی اس سبب کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سے فعل کے ساتھ فرض تھا اور وہ فعل پایا نہیں گیا
ان صورتوں میں کیونکہ یہ امور مذکورہ اسکے اختیار سے نہیں پس اگر کوئی امر انھیں میں سے التحیات کے بعد حادث ہو جاوے
تو گویا کہ بیچ نماز میں ہوا اسلیے نماز اسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کے باطل نہیں ہوئی تشہد کے
باعث سے کہ انکے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کے ساتھ باہر ہونا فرض نہیں ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر
انھیں میں سے حادث ہو جاویگا تو نماز سے خارج ہونا ثابت ہوگا مسئلہ اگر امام کو حدث ہوا اسنے مسبوق کو خلیفہ
کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کرکے پھر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک قوم کے ساتھ سلام پھیرے مسبوق بعد اسکے
کھڑا ہو کر اپنی نماز تمام کرے ف مدرک اسکو کہتے ہیں کہ جسنے تمام نماز امام کے ساتھ پڑھی ہو مسئلہ اگر رکوع یا
سجدے میں حدث ہو وضو کے بعد جب بنا کریگا تب اس رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے اور اگر رکوع اور
سجدے میں یاد آیا کہ پہلی رکعت میں ایک سجدہ یا سجدۂ تلاوت کا فوت ہوا تھا اس سجدے کو قضا کرے لاکن دوہرانا
اس سجدے کا مستحب ہے واجب نہیں اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہے تو وہی مرد خلیفہ ہوگا بدون
تعین کرنے کے اور اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونوں کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہے تو اس صورت
میں بھی یہی حکم ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکے کو خلیفہ نکیا ہو مسئلہ
اگر امام قراءت سے بند ہو جاوے تو اسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قراءت نماز جائز ہونے کی قدر نہ پڑھی ہو مسئلہ

اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پایا اُس رکن مین داخل ہو جاوے اگر رکوع مین پایا تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی بعد اسکے جسوقت امام اپنی نماز سے فراغت کرے تو اُسوقت مسبوق جسقدر نماز اُسکی فوت ہوئی اُسکو پڑھ لیوے اور مسبوق کی نماز قرأت کے حق مین اول نماز کا حکم رکھتی ہے اور بیٹھنے کے حق مین آخر نماز کا حکم ف یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ ملے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑھے جسطرح اول نماز مین پڑھتے ہین بعد اسکے الحمد اور سورہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھکر قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد سورہ سمیت پڑھکر قعدہ اولی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد سورہ سمیت پڑھکے قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے مسئلہ مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہین نزدیک ابو حنیفہ رح کے مگر شافعی رح اسکو جائز رکھتے ہین ف یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق جب اپنی فوتی نماز کو قضا پڑھتا ہو تو اُسوقت اگر کسی نے اُسکے پیچھے اقتدا کیا تو اُس مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے جائز ہوگی مسئلہ اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھولکر تیسری رکعت کے لیے اُٹھا اور قعدہ اولی نکیا تو جبتک کہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ جاوے اس صورت مین سجدہ سہو نہ اسپر ہوگا اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جاوے نہ بیٹھے بیٹھیگا تو نماز فاسد ہوگی اور بعضوں کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہے پر سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو جبتک پانچوین رکعت کے واسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جاوے اور قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر پانچوین رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اسکی باطل ہوئی اب اگر چاہے چھٹی رکعت پڑھکر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھے اُس جگہ قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے اس صورت مین چار رکعت نفل ہوگی اور ایک رکعت باطل ہوگی

فصل آٹھوین وقتیہ نماز کی قضا پڑھنے کے بیان مین اگر نماز کا وقت فوت ہو جائے تو قضا پڑھے اذان و تکبیر کے ساتھ نماز ادا کے پس اگر قضا جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرأت پکار کے پڑھنی واجب ہے اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے مسئلہ قضا اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہے اور فرض اور وتر مین بھی نزدیک

امام اعظم رح کے پس باوجود قضا یاد ہونے کے اگر نماز وقتیہ پڑھیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پھر اگر فائتہ کی نماز
پڑھی اور پھر وقتیہ کی ادا کرنے کے آگے تو پہلا وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگئی اور اگر فائتہ کی قضا پڑھنے کے آگے
پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہ سب وقتیہ فاسد ہوئین ساتھ فساد موقوف کے پس اگر بعد اسکے وقتیہ چھٹی پہلے ادا کرنے فائتہ کے
پڑھی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظم رح کے نزدیک صاحبین رح کے ف تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جو شخص
صاحب ترتیب ہووے اُسکو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کے ساتھ پڑھنی فرض ہے صاحب ترتیب اسکو کہتے ہین
کہ جس شخص کی نماز چھ سے کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھ ہوئین
تو وہ صاحب ترتیب نہ رہا پس جبتک صاحب ترتیب ہے تب تک اُسپر فرض ہے کہ اول قضا نماز پڑھ لیوے
اُسکے بعد وقتیہ پڑھے اور اگر قضا یاد رکھ کے وقتیہ پڑھیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی
اُسکی اُسکو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی تو یہ وقتیہ فاسد ہوگئی لاکن فساد اسکا موقوف ہے یعنی اگر اُس
وقتیہ کے پیچھے ایک لخت اور چھ وقتیہ پڑھتا گیا اور اُس فوتی کو اُنکے بیچ مین نہ پڑھا تو یہ سب وقتیہ صحیح
ہوئین اور فساد وقتیہ اول کا بھی اُٹھ گیا اور اگر اُسنے ایسا نکیا بلکہ فوتی کو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی
پھر دوسرے وقت مین وقتیہ سے پہلے اُس فوتی کو پڑھا تو اس صورت مین وقتیہ کی فرضیت
باطل ہوئی یعنی فرض نہ رہا نفل ہوگئی مسئلہ اگر عشا بھول کر بے وضو پڑھ لے اور سنت اور وتر کو
وضو کے ساتھ پڑھے تو عشا کے ساتھ سنت پھر پڑھے اور وتر نہ پڑھے نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین
کے وتر بھی پڑھے مسئلہ ترتیب ساقط ہوتی ہے تین چیز کے سبب ایک تو وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونے کے
سبب دوسرے بھول جانے کے سبب تیسرے جسوقت اُسکے ذمہ چھ یا زیادہ چھ سے نماز فائتہ ہوئین خواہ نئی
ہوئین خواہ پرانی اُسکے سبب ف مثلاً کسی نے چھ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز ان چھ سے
یاد رکھ کے پڑھ اُسنے پڑھ لی تو بھی درست ہے پس جسوقت فوتی نمازین ادا کر چکیگا تو ترتیب پھر عود
کریگی اور اگر چھ یا زیادہ چھ سے فوت ہوئین اور کئی نمازین انمین سے قضا پڑھین یہانتک کہ
کم چھ سے باقی رہین تو نزدیک بعض کے اس صورت مین ترتیب رجوع کریگی اور فتویٰ اُس قول پر ہے کہ
ترتیب رجوع نکریگی جبتک تمام ادا نہو گی فصل اُنچیزون مین نماز فساد کرنے والی اور مکروہ کرنے والی

چیزون کے بیان مین کلام اگرچہ سہواً کرے تو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہی اور اسی طرح سوال کرنا اُس چیز کا کہ جو چیز آدمیون سے بھی مانگنا ہو سکے ف مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کے ساتھ میرا نکاح کردے اور نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشانی سے اُف کہنا اور ساتھ آواز کے رونا درد یا مصیبت سے نہ بہشت اور دوزخ کے ذکر سے ف یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر سنکر رونے سے نماز فاسد نہین ہوتی ہی اور کھنکھارنا بے عذر اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا اور خوشخبری کا جواب الحمد للہ کے ساتھ دینا اور بُری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھ اور خبر تعجب کا جواب سبحان اللہ یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے ساتھ دینا یہ امور نماز کو فاسد کرتے ہین اور اگر اپنے امام کے سوا اور کو بتا دے تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اپنے امام کو بتانے سے فاسد نہین ہوتی ہی اور سلام کرنا قصداً اور جواب دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہ دونون نماز کو فاسد کرتے ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھکر پڑھنا اور کھانا پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور عمل کثیر وہ ہی کہ اُس کام مین دونون ہاتھ لگانے کی حاجت ہو اور نزدیک بعض کے عمل کثیر وہ ہی کہ اُس کام کے کرنے والے کو دیکھنے والا جانے کہ یہ شخص نماز مین نہین اور بعض نے کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل کثیر ہی اور اگر نجاست پر سجدہ کیا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اُسکے تمام ہونے کے قبل دوسری نماز شروع کی نئے تحریمہ سے تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اُس پہلی نماز کو پھر نئے تحریمہ کے ساتھ شروع کی تو باطل نہوگی اور جو کھانا کہ دانت مین لگا تھا اگر اُسکو زبان سے نکال کر کھا لیا پس اگر وہ چنے سے کم ہی تو نماز فاسد ہوگی اور اگر چنے کے برابر ہی تو فاسد ہوگی اور اگر کسی کتاب پر نظر کی اور معنی اُسکے دریافت کیے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دُکان پر نماز پڑھتا ہی اور اُسکے سامنے سے کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانے والا عورت یا گدھا ہو یا کتا ہو لیکن اگر قطعہ مذکور میں چلا گیا تو جانے والا گنہگار ہوگا مگر جسوقت کہ دُکان بلند ہو اس طور پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پانون کے برابر ہو تو گناہگار نہوگا اور سنت وہ ہی کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک لکڑی کھڑی کرے ایک ہاتھ کی لمبی اور ایک انگلی کے برابر موٹی اور اپنے قریب داہنے یا بائین ابرو کے برابر کھڑی کرے اور سترہ سامنے

رکھ دینا یا زمین پر سے کھینچنا فائدہ نہیں رکھتا ہی اور امام کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر سترہ نہو
تو نمازی گذرنے والے کو اشارے سے یا تسبیح کہکر گذرنے سے دفع کرے نہ دونوں سے دفع یعنی
یون نکرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے مسئلہ اگر دو تہ والے کپڑے پر نماز پڑھی اور اسکے
استر کی تہ نجس تھی اس صورت مین اگر دونون تہ سی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سی ہوئی
ہین تو صحیح نہوگی اور ایسے ہی ایسے کپڑے پر نماز پڑھی اور ایک طرف اسکا نجس ہی تو نماز جائز ہوگی
پاک کی جانب ہلانے سے ناپاک کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا ایسا ہو کہ ایک طرف اسکا پہن کر
نماز پڑھتا ہی اور جس طرف نجس ہی وہ زمین پر پڑا ہی اس صورت مین اگر مصلی کے ہلنے سے نجس
کی جانب ہلتا ہی تو نماز درست نہوگی اور اگر نہین ہلتا ہی تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہی کپڑے
یا بدن کے ساتھ نماز مین کھیلنا اگر یہ عمل قلیل ہی اور اگر کثیر ہی تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہی کنکریان
سجدے کی جگہ سے ہٹانا مگر جس صورت مین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایکبار یا دوبار ہٹا دے اور اگر تین بار
ہٹاویگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی انگلیون کو ملکر اور کھینچکر چٹخانا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور داہنی یا بائین
طرف منھ لانا بدون سینہ پھیرنے کے کعبے کی طرف سے اور اگر سینہ پھیر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی
اقعا یعنی دونون زانو کھڑے کرکے اور دونون ہاتھ زمین مین رکھکے چوتڑ پر کتے کی بیٹھک بیٹھنا اور دونو
باہون کو سجدے مین زمین پر بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا اور فرض مین بے عذر چار زانو بیٹھنا
اور کپڑے کو مٹی لگنے کے احتیاط سے سمیٹنا اور سدل یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈالکر دونون کنارے کو
بدون ملانے کے لٹکا دینا اور جمہائی لینی چاہیے کہ جمہائی کو دفع کرے اور کھانسی کو جہانتک ہوسکے دفع
کرے اور انگڑانا یعنی بدن کو سستی دفع کرنے کے لیے کھینچنا اور آنکھیں بند رکھنی بلکہ چاہیے کہ
نظر سجدے کی جگہ رکھے اور سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گرہ دیکر نماز پڑھے بلکہ سنت یہ ہی کہ اگر
سر پر بال ہوون تو بالون کو چھوڑ دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین اور نماز ننگے سر پڑھنی مگر عاجزی
اور انکساری کے لیے مضائقہ نہیں اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتھ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کے
یہ مکروہ نہیں ہی اور امام اکیلا مسجد کے طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہوین یا امام تنہا اونچے پر ہو

اور سارے لوگ نیچے اور صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ اسکے کہ صف مین جگہ ہی اور اگر صف مین جگہ نہو تو ایک آدمی کو صف سے کھینچکر اپنے ساتھ صف کر لیوے اور پہننا اُس کپڑے کا کہ جسمین تصویر آدمی یا جانور کی ہووے یا تصویر سر پر یا سامنے منھ کے یا دہنے یا بائین ہاتھ کی طرف ہووے اور اگر نیچے قدم یا پیچھے بیٹھکے ہووے تو مضائقہ نہین اور تصویر درخت اور اسکی مانند کی اور اسی طرح تصویر سر کٹی ہوئی مضائقہ نہین اور مارنا سانپ اور بچھو کا نماز مین مکروہ نہین اور مکروہ نہین ہی کہ امام مسجد مین کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے اور مکروہ نہین ہی نماز پڑھنی اُس آدمی کی پیٹھ کی طرف کہ بات کرتا ہی اور کلام اللہ کی طرف یا تلوار لٹکی ہوئی یا شمع یا چراغ کی طرف فصل دسوین بیمار کی نماز کے بیان مین اگر بیمار کھڑا ہونے کی طاقت نہ رکھے یا مرض بڑھنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھکر پڑھے اور رکوع اور سجدہ بجا لاوے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہو اور کھڑے ہونے کی طاقت ہو تو نزدیک امام اعظم کے فتویٰ یہہ ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنی اُسکے لیے بہتر ہی کھڑے ہو کر پڑھنے سے پس بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کرے اور اشارہ سجدہ کا بہت جھکا کر کرے رکوع کے اشارے سے اور اگر کھڑے ہو کر سر کے اشارے سے نماز پڑھیگا تو بھی درست ہی اور نزدیک فقیر کے یہہ ہی کہ کھڑے ہونے پر طاقت ہوتے ہوئے کھڑا ہونا ترک نکرے اور اگر کھڑے ہونے پر اور رکوع اور سجدے پر طاقت نہین رکھتا ہی تو بیٹھکر اشارے سے پڑھے اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو چت لیٹے اور دونون پانون کعبے کی طرف کرے یا کروٹ لیٹے اور منھ قبلے کی جانب کرے سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کے اشارے سے ممکن نہو تو نماز موقوف رکھے جبتک طاقت اشارے کی حاصل ہووے اور اگر اس عرصے مین مر گیا تو گنہگار نہوگا اور اگر نماز کے بیچ مین بیمار ہو جاوے تو جس طرح ہو سکے اپنی طاقت کے نماز کو تمام کرلے اور اگر بیمار بیٹھکر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جاوے اور اُس نماز کو پوری کرے اور نزدیک امام محمدؒ کے نماز سر سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کے ساتھ پڑھتا تھا اور نماز کے بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا اس صورت مین بالاتفاق نماز سر سے شروع کرے اور جو شخص بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات اور ایک دن تک تو نماز اُس ایک رات اور ایک دن کی قضا کرے اور اگر ایک

رات اور ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ گذر جائے قضا واجب ہوگی اور بروایت مدت [illegible]
چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تب تک قضا واجب ہوگی فصل گیارھوین مسافر کی نماز کے بیان مین جو کوئی
چار ہزار قدم کا کوس ہوتا ہے ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے
نکل کر شہر کی عمارتون سے باہر ہووے تو اُس شخص کو چاہیے کہ چار رکعت والی فرض مین دو رکعت پڑھے
اور اگر اُسنے چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی مگر یہان دو
رکعت فرض ہوئی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا کرنے کے سبب گنہگار ہوا اگر بھولکر ایسا کیا
تو سجدہ سہو کر لیوے کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہ بیٹھا تو فرض اُسکا باطل ہوا
چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو کر لیوے مسافر کو جبتک اپنے اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی
شہر یا گاؤن مین پندرہ یا زیادہ پندرہ دن سے رہنے کا قصد نہ کریگا تب تک اُسکو حکم قصر کا رہیگا اور
میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین ہے جو کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتے ہین اور کسی جگہ اقامت نہین
کرتے ہین گر دس پانچ روز تو اُن لوگون کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھین قصر نکرین ہان جسوقت
ایک بار اڑتالیس کوس چلنے کا ارادہ کرین تو اُسوقت قصر پڑھین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کے
پیچھے اقتدا کیا تو چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد یعنی قضا مین
مسافر کو مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا
درست ہے جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہوکر دو رکعت اور پڑھ لیوے مسافر کو
قضا پڑھنے مین مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابعداری کے سبب سے
فرض چار رکعت ہوجاتی ہے اور وقت کے بعد مسافر کا فرض [illegible] نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا مین بھی اقتدا درست ہے
بشرطیکہ دونون کا فرض ایک ہو مثلا عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر پر درست
ہوگی جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہوکر باقی پڑھ لیوے اور وطن کی دو قسمین ہین ایک
وطن اصلی دوسری وطن اقامت اور وطن اصلی فقط وطن اصلی ہی سے باطل ہوتا ہے اور وطن اقامت وطن اقامت اور وطن اصلی
و سفر کے سبب سے باطل ہوتا ہے مثلا ایک مسافر نے کسی شہر مین اقامت کی نیت کی پھر چند روز کے بعد وہان
سے کسی اور شہر مین جاکر مقیم ہوا یا وطن اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوئی جب

وہان دوبارہ آویگا تو بدون نیت اقامت کے مقیم نہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہووے اُسکو سفر مین چار رکعت پڑھے اور سفر مین جو قضا ہووے اُسکو گھر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری یا قزاقی کے لیے جو سفر کرتے ہین اُسمین تینون امامون کے نزدیک قصر نماز مین منع ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے قصر نماز مین اور افطار روزے مین جائز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہی نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہی نہ لشکر کی اور نیت مولی کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہی نہ جورو کی

فصل بارھوین جمعہ کی نماز کے بیان مین

جمعہ کی صحت کے واسطے چھ چیزین شرط ہین جب وہ چھ پائی جاوینگی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑھنے والے کے ذمے سے ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنا کیا گیا شہر کے لوگون کی حاجت کے لیے مثلاً مردے دفنانے یا لشکر جمع کرنے کے لیے پس نزدیک امام اعظم رح کے دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی اور اکثر امامون کے دیہاتون مین درست ہی شہر کے کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ یا اُسکے نائب کا تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا چوتھی شرط خطبہ پڑھنا لاکن نزدیک امام اعظم رح کے ایک تسبیح کے برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین رح کے فرض وہ ہی کہ ذکر دراز ہو اور دو خطبے پڑھنا اس طور پر کہ شامل ہووین حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانون کی نصیحت پر اور اپنے نفس اور مسلمانون کی استغفار پر سنت ہی اور ترک اُنکا مکروہ ہی پانچوین شرط جماعت اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیے نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے اور نزدیک ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے تین آدمی سوا امام کے نزدیک ابی یوسف رح کے دو آدمی سوا امام کے اگر نماز کے درمیان سے جماعت کے لوگ بھاگ جاوین تو امام اور باقی رہنے والون کا جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سرے سے شروع کرین اور فوت ہونے جمعہ کا اُس صورت مین ہی کہ تمام آدمی امام کے سجدہ کرنے کے قبل بھاگ جاوین اور اگر سارے نہ بھاگین امام کے سوا تین آدمی رہجاوین یا امام کے سجدہ کرنے کے بعد سب بھاگین تو ان دونون صورت مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیے جمعہ تمام کرے چھٹی شرط اذن عام یعنی کسی کو نروکے **مسئلہ** جمعہ لڑکے اور غلام اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور یہی طرح اندھے پر بھی نزدیک امام اعظم رح کے اگرچہ اُسکو لیجانے والا میسر ہووے اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رض کے اگر لیجانے والا میسر ہی تو اندھے پر جمعہ واجب ہی اور اگر میسر نہو تو نہین اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے غلام پر جمعہ واجب ہی **مسئلہ** اگر غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعہ کا ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اُنسے ساقط ہوگی

اور جو شخص شہر کے باہر رہتا ہے اگر اذان جمعہ کی سنتا ہے تو اسپر لازم ہے جمعہ مین حاضر ہونا مسئلہ اور بیمار اور مسافر
کو اگر جمعہ مین امام ٹھہراوین تو درست ہے اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کے اندر نماز جمعہ کی پڑھی اور مقیم انمین کوئی نا
تھا تو نزدیک امام اعظم رح کے جمعہ انکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی اور احمد رح کے درست نہین جبتک چالیس آدمی مقیم اور
تندرست انمین ہووین مسئلہ ایک بے عذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑھی تو ادا ہوگی کراہت تحریمہ کے
ساتھ پھر اگر وہ جمعہ کے واسطے چلا اور امام ابتک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز جمعہ ملے تو
بہتر اور اگر نہ ملے تو ظہر پھر پڑھے اور نزدیک صاحبین رح کے اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگے تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور
اور قیدی کو جمعہ کے دن نماز ظہر کی جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہے مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ مین التحیات
یا سجدہ سہو کے اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی تمام کرے
اور نزدیک محمد رح کے اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اسی تحریمہ پر تمام کرے مسئلہ
جب جمعہ کے پہلے اذان کہی جاوے تب جانا اسکی طرف واجب ہوتا ہے اور اسوقت خرید و فروخت حرام
ہوتا ہے اور جب امام منبر پر چڑھے خطبہ پڑھنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑھنی منع ہے جبتک خطبے سے فارغ
ہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اسکے روبرو کہی جاوے اور لوگ امام کی طرف متوجہ
رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکے تکبیر کہے مسئلہ جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنی سنت ہے
اور ایک روایت مین سبح اسم اور ہل اتاک پڑھنی سنت ہے مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہ درست ہے
اور امام اعظم رح کی ایک روایت مین سوا ایک جگہ کے جائز نہین اور امام ابی یوسف رح سے روایت ہے کہ اگر
شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اسکی دونون طرف جمعہ پڑھنا درست ہے فصل تیرہوین واجب نمازون کے
بیان مین اکثر اماموں کے نزدیک پانچون وقت کے فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک
امام اعظم رح کے نماز وتر کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الضحی کی بھی اور اورون کے نزدیک یہ تینون سنت
موکدہ ہین ف نماز کے واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ امام اعظم رح کے سوا اور اماموں کے نزدیک
فرض اور واجب ایک چیز ہے اور وتر مین تین رکعت ہین نزدیک امام اعظم رح کے ایک سلام کے ساتھ اور
تینون رکعت مین الحمد اور سورہ پڑھے اور تیسری رکعت مین قرات کے بعد رکوع کے قبل قنوت پڑھا کرے

تمام سال اور نزدیک شافعی کے رمضان کے آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑھے اور نزدیک اکثر
اماموں کے رکوع کے بعد قومے مین پڑھنی سنت ہی اور قنوت فجر کی نماز مین پڑھنی بدعت ہی
اور نزدیک شافعی کے سنت ہی اور مستحب ہی کہ وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد پڑھے مسئلہ نماز عید کی شرطیں وجوب اور
ادا کی مانند نماز جمعے کے ہین یعنی جن شرطون سے نماز جمعے کی واجب ہوتی ہی اور ادا ہوتی ہی
انھین شرطون سے نماز عید کی بھی واجب ہوتی ہی اور ادا ہوتی ہی مگر فرق یہ ہی کہ عید مین خطبہ شرط نہین
بلکہ سنت ہی کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑھے مانند جمعے کے اور انمین مناسب اُس دن کے احکام صدقہ فطر
یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کی بیان کرے مسئلہ عید الفطر کے دن سنت وہ ہی کہ پہلے
کچھ کھاوے اور صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو
لگاوے اور تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر پکار کے نہ کہے اور جب سورج بلند ہوا اسقدر کہ
آنکھ اُسکے دیکھنے مین جھلملاوے اُسوقت دوپہر کے قبل تک دونون عید کی نماز کا وقت ہی اور جب نماز عید کا
پڑھنے لگے تو تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ اُٹھاوے اور
تکبیرون کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری رکعت مین قرأت کے پیچھے رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے
ساتھ دونون ہاتھ اُٹھاوے بعد اُسکے تکبیر رکوع کی کہے یہ چھ تکبیرین و تکبیر رکوع کی نماز عیدین مین واجب ہین
اگر یہ فوت ہوئین تو سجدہ سہو لازم آویگا اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دونون عید
کی نماز اگر کسی نے امام کے ساتھ نپائی تو پھر اُسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر کے سبب نماز عید الفطر کی امام
اور قوم سے فوت ہوجائے تو دوسرے دن اُسکو ادا کرین نہ بعد اُسکے اور عید اضحی کی نماز بارھوین تک
بھی جائز ہی اور نماز عید اضحی کی مانند نماز عید الفطر کے ہی مگر فرق اتنا ہی کہ عید اضحی مین مستحب ہی کہ قبل
نماز کے کچھ نکھاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت مین سے کھاوے اور قبل نماز کے کھانا بھی مکروہ
نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کے درست نہین اور عید اضحی مین تکبیر عیدگاہ کی راہ مین پکار کے کہتا جاوے
مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کے بعد جب جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے مقیم پر بہتر ہے

واجب ہے اور نوین ذی الحجہ کی صبح سے دسوین کی عصر تک امام اعظم کے نزدیک اور نزدیک
صاحبین کے تیرھوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کے
پیچھے اقتدا کرین تو انپر تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کے ساتھ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود بندگی
کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے ہے ساری خوبی اور اگر امام ترک کرے
تو بھی مقتدی ترک نکرے فصل چودھوین نفلون کے بیان مین فجر کی نماز کے قبل سنت دو رکعت ہے
سورہ کافرون اور قل ہو اللہ احد مین پڑھے اور نماز ظہر اور جمعہ کے قبل چار رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے
اور بعد ظہر کے دو رکعت ہین اور بعد جمعہ کے چار رکعت اور نزدیک ابی یوسف کے بعد جمعہ کے چھ رکعتین ہین
مستحب ہے کہ ظہر کے بعد چار رکعت پڑھے دو سلام کے ساتھ اور نماز عصر کے قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑھنی
مستحب ہے اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہے اور بعد اسکے چھ رکعتین اور مستحب ہین کہ انکو صلوۃ الاوابین
کہتے ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کے بعد بیس رکعتین پڑھنی آئی ہین اور قبل عشا کے
چار رکعت مستحب ہین اور بعد عشا کے دو رکعت سنت اور چار رکعت اور مستحب ہے اور بعد وتر کے دو رکعت
بیٹھکر پڑھنی مستحب ہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت الارض اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑھے
نماز تہجد کی سنت مؤکدہ ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہین فرمائی اور اگر کبھی فوت ہو جاتی
تو بارہ رکعت دن کو پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سے کم نہین آئی اور بارہ رکعت
زیادہ بھی ثابت نہین ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھتے تھے سنت اسی طرح پر ہے
جسکو اپنے نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑھے کہ یہ بہتر ہے اور اگر اعتماد نہو تو
سونے کے قبل پڑھ لیوے کہ اسمین احتیاط ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی وتر سمیت تہجد سات رکعت
پڑھی اور کبھی نو رکعت اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو رکعت اور
کبھی چار چار رکعت اور کبھی سب کی سب ایک سلام کے ساتھ اور کبھی دو دو رکعت تازہ وضو اور مسواک کے ساتھ
[illegible]ی اور بعد ہر دو رکعت کے سو گئے اور پھر جاگے اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتے تھے یہانتک کہ دونون پانؤن مبارک

سورج جاتے اور پھٹ جاتے تھے اور کبھی چار رکعت پڑھی پہلی رکعت مین سورۂ بقر دوسری مین سورۂ
آل عمران تیسری مین سورۂ نسا چوتھی مین سورہ مائدہ پڑھی اور جسقدر قیام فرمایا اُسی قدر رکوع اور اسی قدر
قومہ اور اُسی قدر سجدہ اور اسی قدر جلسہ ادا فرمایا اور کبھی ایک رکعت مین یہ چارون سورے جمع فرمائے
تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہی کہ ہر روز
اسقدر پڑھے کہ ہمیشہ پڑھ سکے ایک مہینے مین ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین
ختم فرماتے تھے اور اول رات مین تین سورہ پڑھتے تھے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اور سورہ نسا اور دوسری
رات مین پانچ سورہ پھر سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکھتے ہین ف
مراد ف سے سورۂ فاتحہ اور میم سے سورہ مائدہ اور یے سے سورۂ یونس اور بے سے سورۂ بنی اسرائیل اور
شین سے سورۂ شعرا اور واو سے سورہ والصافات اور قاف سے سورۂ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے
ساتھ پڑھے ف ترتیل کے معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑھنا اور حروف اور مد اور تشدید کو بخوبی ادا
کرنا اور وعدہ اور وعید کے مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہی کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھکر سورج نکلنے
تک ذکر مین مشغول رہے جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑھے ثواب پاوے حج اور ایک عمرے کا
پاویگا اور اگر چار رکعت پڑھیگا تو حق تعالے فرماتا ہی کہ اُس دن کے آخر تک اُسکی مرادون کے لیے
مین بس ہون یعنی ساری پوری کرونگا اور اس نماز کو نماز اشراق کی کہتے ہین نماز چاشت کا بیان یون ہی کہ
جب سورج گرم ہو جائے تب دوپہر کے قبل چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑھنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی گئی ہی اور دوپہر ڈھلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت نفل پڑھنی حدیث سے ثابت ہوئی ف وظائف النبی
مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ابتداے نبوت سے آخر عمر تک یہ چار رکعتین ساتھ ایک سلام کے پڑھا کیا
کرتے تھے اور قرأت اُسمین لمبی پڑھا کرتے تھے اور جب تازہ وضو کرے تب دو رکعت تحیۃ الوضو
کی پڑھنی سنت ہی اور جسوقت مسجد مین داخل ہو اُسوقت دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھنی سنت ہی
اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک ذکر الٰہی مین مشغول رہنا سنت ہی مسئلہ نفل مین جماعت مکروہ
ہی مگر رمضان مین سنت ہی کہ ہر رات عشا کے بعد بیس رکعت جماعت سے پڑھے دس سلام کے ساتھ اور

ہر رکعت مین دس آیۃ پڑھے کہ تمام رمضان مین قرآن ختم ہو جاوے اور قوم کی سستی کے سبب اس سے کم
نکرے اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننے کی ہو تو تمام رمضان مین دو یا تین بار ختم کرے اور ہر چار رکعت کے بعد
چار رکعت کے اندازہ بیٹھے اور ذکر مین مشغول رہے اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہی اور بعد تراویح کے وتر جماعت کے
ساتھ پڑھے اور رمضان کے سوا اور دنون مین وتر جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہی نماز استخارہ کا بیان یون ہی
کہ اگر کوئی کام آگے آوے تو سنت ہی کہ استخارہ کرے اس طریق سے کہ پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل
پڑھے اور بعد اسکے حمد اور درود پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ
بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ
لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ
کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ یا اللہ تحقیق مین بھلائی مانگتا ہون تجھسے اس کام مین تیرے علم کی مدد کے ساتھ
اور قدرت مانگتا ہون تجھسے بھلائی حاصل ہونے پر تیری قدرت کے وسیلے کے ساتھ اور مانگتا ہون تجھسے
مراد اپنی تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہی ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکھتا ہون
کسی چیز پر اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننے والا ہی چھپی ہوئی باتون کو یا اللہ جو
تو جانتا ہی کہ بیشک یہ کام بہتر ہی میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور میری زندگانی اور میرے انجام
کار مین پس حکم کر اور موجود کر اسکو میرے لیے اور آسان کر اسکو میرے لیے پھر برکت ہووے
میرے لیے اسمین اور جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہ کام برا ہی میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور زندگانی
اور میرے انجام کار مین پس پھیر اسکو مجھسے اور پھیر مجکو اس سے اور حکم کر اور موجود کر میرے لیے نیکی
جہان کہین ہووے پھر راضی کر مجکو ساتھ اسکے نماز توبہ کا بیان یون ہی کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووے
تو چاہیے کہ جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور جو گناہ
کر چکا ہی اسپر پشیمان ہووے اور دل مین قصد کرے کہ آیندہ گناہ پھر اختیار نہین کرینگے ہم

نماز حاجت کا بیان یون ہی کہ اگر کسی کو کوئی حاجت آ لگا وے تو وہ وضو کرے اور دو رکعت نماز
پڑھے اور تعریف خدا کی کرے اور درود رسول پر بھیجکر یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا
اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ نہین کوئی معبود مگر اللہ علم والا بزرگ پاک ہی
اللہ مالک عرش بڑے کا تمام تعریف ہی اللہ کے لیے جو پالنے والا سارے جہان کا مانگتا ہون مین
تجھسے خصلتین اچھی کہ واجب کرنے والی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجھسے کامون کو کہ لازم
کرنے والے ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی
ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اسکو
اور نہ چھوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کر دیوے تو اسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی
حاجتون سے کہ وہ تیرے نزدیک اچھی ہو وے مگر جاری کر دے تو اسکو اے بہت مہربان
مہربانون کے صلوٰۃ التسبیح کا بیان یون ہی کہ صلوٰۃ التسبیح تمام چھوٹے بڑے گناہون
کی مغفرت کے لیے ہی خواہ وہ گناہ خطا ہو خواہ قصداً خواہ پردے مین خواہ ظاہر مین حدیث شریف مین
آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی طریقہ اسکا یون ہی کہ چار رکعت
نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد قرأت کے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
پڑھے اور رکوع مین دس بار اور قومہ مین دس بار اور جلسے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین
دس بار اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت مین پچھتر بار کہ چارون مین
تین سو بار ہوتے ہین پڑھے اور اگر ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرے نہین تو ہفتے مین ایک بار یا
مہینے مین ایک بار یا برس مین ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار پڑھے اور بہتر یہ ہی کہ چار رکعت مین چار
سورہ مسبحات مین سے پڑھے اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ حشر

اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ اعلی نماز سورج گہن کا بیان یون ہی
کہ جب سورج گہن لگے تو سنت ہی کہ جمعہ پڑھانے والا امام دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور ہر رکعت
مین ایک رکوع کرے مثل اور نمازون کے اور قرأت لمبی پڑھے لاکن آہستہ پڑھے اور نزدیک صاحبین کے
پکار کے پڑھے اور نماز کے پیچھے ذکر مین مشغول رہے جبتک آفتاب صاف ہو جائے اور اگر جماعت نہو تو
اکیلا پڑھے خواہ دو رکعت پڑھے خواہ چار رکعت اور اسی طرح چاند کے گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور
انکے مانند مین پڑھے نماز استسقا کا بیان یون ہی کہ پانی کے لیے رسول علیہ السلام نے کبھی فقط دعا
مانگی اور کبھی جمعے کے خطبے مین دعا کی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لیے باہر گئے اور فقط استغفار
کیا اسی واسطے امام اعظم کے نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑھنی سنت مؤکدہ نہین ہی بلکہ کہا ہی کہ
بیٹھ کے طلب دعا اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑھے تو درست ہی لیکن صحیح روایت مین نبی علیہ
السلام سے ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی اسی واسطے امام ابو یوسف اور محمد اور باقی
علمانے کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کے ساتھ عیدگاہ مین جاوے اور کفار ساتھ نہووین پس امام جماعت کے ساتھ
دو رکعت نماز پڑھے اور قرأت پکار کے پڑھے اور نماز کے بعد مانند عید کے دو خطبے پڑھے اور استغفار کرے اور دعا
استسقا کی حدیث کی دعاؤن مین سے پڑھے اللّٰھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا
غیر اٰجل [illegible] اللّٰھم اسق عبادک وبھائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت اور مانند
اسکے یا اللہ برسا ہم پر مینہ فریاد کو پہونچنے والا بہت زراعت کرنے والا نفع دینے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی برسنے
والا نہ دیر کرنے والا یا اللہ پانی دے اپنے بندون کو اور جانورون کو اُتار رحمت اپنی اور زندہ کر شہر
مردہ اپنے کو اور امام چادر اپنی پھیر دے نہ قوم اور چادر پھیرانے کا طریق یون ہی کہ دایان سرا بائین طرف
ہو جاوے اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر مسئلہ نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا
پھر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کر لیوے اور نزدیک امام ابی یوسف کے اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلے قعدے
مین پیشتر فاسد کیا تو چار رکعت قضا کرے اور مبسوط مین اختلاف ہی اس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑھی چارون مین قرأت
ترک کی یا پچھلی دو مین [illegible] ایک مین پڑھی [illegible] ان دونون صورت مین نزدیک امام اعظم اور محمد کے دو رکعت قضا

ہے اور نزدیک ابی یوسف رح کے چار رکعت اور اگر پہلے دو رکعت ترک کی اخیر کی دو مین سے فقط ایک مین پڑھے
پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام اعظم و محمد رح کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسف کے چار رکعت
اور اگر پہلی دو رکعت مین یا آخری دو رکعت مین قرأت کی یا پہلی دو مین سے ایک مین یا پچھلی دو مین سے ایک مین ترک
کی تو ان چارون صورتون مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی دو رکعت مین سے ایک مین قرأت کی اور تینون
مین نہ کی یا پہلی دو مین سے ایک مین کی اور آخری دو مین سے ایک مین کی ان دونون صورتون مین نزدیک محمد رح کے
دو رکعت قضا کریگا اور نزدیک شیخین کے یعنے امام اعظم اور ابی یوسف کے چار رکعت اور قعدہ اولے ترک کرنے سے نزدیک
امام محمد کے نماز باطل ہوتی ہے اور نزدیک شیخین رح کے باطل نہین ہوتی لیکن سجدہ سہو کر لیوے اگر ایک عورت نے نذر کی کہ کل
نماز نفل پڑھونگی مین یا روزہ رکھونگی پس حائض ہوئی تو اسپر قضا لازم آویگی مسئلہ نفل بدون عذر کے بیٹھکر پڑھنی بھی
جائز ہے کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ساتھ اور اگر کھڑا ہوکر شروع کیا اور بیٹھکے تمام کیا تو بھی درست ہے مگر مکروہ
ہے لاکن عذر مین مکروہ نہین اور عذر کے سبب دیوار مین تکیہ لگاکر نفل پڑھنی جائز ہے مسئلہ شہر کے باہر سواری
پر نفل پڑھنی درست ہے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے جس طرف سواری جاوے اگر سواری پر شروع کیا
بعد اسکے زمین پر اترا تو اسی نماز کو رکوع اور سجدے کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے
سرے سے شروع کرے اور اگر زمین پر شروع کیا اور بعد اسکے سوار ہوا تو نماز اسکی فاسد ہوئی اس صورت مین
بنانکرے بالاتفاق فصل ستیرھوین سجدہ تلاوت کے بیان مین سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے جسنے
آیت سجدہ پڑھی اسپر یا جسنے سنی اسپر اگرچہ قصد سننے کا نہین رکھتا تھا اور امام کے پڑھنے سے مقتدی
پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہین ہوتا ہے نہ مقتدی پر اور نہ امام پر
ہان جو شخص نماز مین داخل نہین اسنے سنا تو اسپر واجب ہوتا ہے مسئلہ اگر نماز کے خارج کسی نے آیت
سجدے کی پڑھی اور نمازی نے سن لی تو نمازی نماز کے بعد سجدہ کر لیوے اگر نماز کے اندر سجدہ کریگا تو
درست نہوگا لاکن نماز باطل نہوگی مسئلہ اگر امام نے آیت سجدے کی پڑھی اور ایک شخص نماز مین داخل نتھا
اسنے آیت سنی بعد اسکے اس امام کے پیچھے اسنے اقتدا کیا پس اگر امام کے سجدہ کرنے کے آگے اقتدا کیا ہے
تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اس رکعت مین داخل ہوا تو ہرگز سجدہ نکرے

یعنے نہ نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے اور اگر دوسری رکعت مین داخل ہوا تو بعد نماز کے سجدہ کر لیوے اتنا
اُس شخص کے کہ جسنے اقتدا نہین کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز مین رہ جاوے تو نماز کے بعد اُسکی قضا
نہین ف یعنی واجب تھا ادا کرنا اُسکا نماز مین اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کے اُسکو قضا نکرے کیونکہ یہ
ہی قضا کرنا نماز کے بعد لاکن وہ شخص گنہگار ہوا سو توبہ کرے اور بیار ہوا مین مسئلہ اگر کسی نے آیت
سجدے کی خارج نماز کے پڑھی اور سجدہ نکیا بعد اُسکے نماز مین شروع کیا اور اُسی آیت کو پھر پڑھے تو ایک سجدہ
کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اُسکے نماز مین شروع کیا اور پھر اُسی آیت کو پڑھے تو پھر سجدہ کرے مسئلہ
اگر ایک شخص نے ایک مجلس مین ایک آیت سجدے کی کئی بار پڑھی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر دوسری
آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر مجلس پڑھنے والے کی واحد ہی اور سننے والے کی
متعدد تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ آویگا اور سننے والے پر متعدد اور اگر مجلس سننے والے کی واحد ہی اور
پڑھنے والے کی متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہی اور پڑھنے والے پر متعدد مسئلہ کیفیت سجدہ کرنے کی
یہ ہی کہ نماز کی شرطون کے ساتھ یعنے طہارت بدن وغیرہ کے ساتھ اللہ اکبر کہکر سجدے مین جاوے
اور تسبیحات پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر سجدے سے سر اُٹھاوے اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت
مین نہین مسئلہ مکروہ ہی کہ تمام سورہ پڑھے اور آیت سجدے کی چھوڑ دے اور اگر آیت سجدے کی
پڑھے اور ساری سورہ چھوڑ دے تو مکروہ نہین مگر سجدے کی آیت کے ساتھ دو ایک آیت اور ملانی بہتر ہی
اور بہتر وہ ہی کہ آیت سجدے کی آہستہ پڑھے تاکہ سننے والے پر سجدہ واجب نہووے کتاب الجنائز
جنازے کے بیان مین موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جس چیز مین وصیت کرنی واجب ہی اس وصیت نامہ کو
ساتھ رکھنا مستحب ہی بلکہ جسوقت گمان موت کا غالب ہو اُسوقت واجب ہی حدیث مین آیا کہ جو شخص ہر روز
بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا مسئلہ جب مسلمان مرنے کے قریب ہووے تو کلمہ شہادت کا
اُسکے پاس پڑھا جاوے ف یعنے پڑھ پڑھ کے اُسکو سناوین کہ وہ سنے اور سمجھے اُسکو نہ کہین کہ تو بھی پڑھ
اور سورہ یٰسین اُسکے سر کے پاس پڑھی جاوے اور جب مر چکے منھ بند کیا جاوے اور آنکھین بھی اور
دفنانے مین جلدی کیجاوے مسئلہ جب نہلانا چاہین تب عود جلا کے اول تختے کو تین بار خوشبو کرین

اور میت کا ستر چھپا کر اور سارے بدن سے کپڑے اُتار کے اُس تختے پر لاوین اول نجاست حقیقی بدن سے
پاک کیجاوے بعد اسکے بدون کلی کرلنے اور ناک مین پانی ڈالنے کے وضو کروایا جاوے ف درمختار مین
لکھا ہی کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت مین مرے تب مضمضہ اور استنشاق کروایا جاویگا بالاتفاق اور
اُنکے سوا اورون کو ایک ٹکڑا کپڑا تر کرکے ہونٹھ اور منھ اور حلق پاک کیا جاوے بعد اسکے اُس پانی سے نہلایا جاوے
کہ جسمین تھوڑی بیری کی پتی یا مانند اسکے ڈال کے جوش کیا گیا ہو اور اُسکی داڑھی اور سر کے بالون کو
گل خیرو یا اسکے مانند کے ساتھ دھووین اسکے بعد اول بائین کروٹ لٹا کر داہنی طرف دھووین پھر داہنی
کروٹ لٹا کر بائین طرف دھووین اور تکیہ لگا کے بٹھا کر اسکے پیٹ کو نرم نرم ملین اگر کچھ نکلے تو اسکو
پاک کرین دوہرانا غسل کا ضرور نہین پیچھے اسکے کپڑے سے بدن خشک کرکے خوشبو سر اور داڑھی پر
اور کافور سجدے کی جگہ پر مل دیوین اور کفن پہناوین مردے کو تین کپڑے سنت ہین بقول ابو حنیفہ
کے ایک کفنی کہ آدھی پنڈلی تک ہووے اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو تین چادرین کفن کی دی گئین پیراہن اُسمین نہ تھا اور دستار باندھنا بدعت
ہی اور اگر تین کپڑے میسر نہوون تو دو کفایت ہی اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر مین دفن
کیے گئے جب سر چھپاتے تھے تو پاؤن ننگے ہوتے تھے اور جب پاؤن چھپاتے تھے تو سر ننگا ہوتا تھا
آخر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اُس چادر کو سر کی طرف کھینچ لیا اور پاؤن پر گھاس
ڈال دی اور عورت کو دو کپڑے زیادہ دیے جاتے ہین ایک دامنی کہ سر کے بال اُس سے لپیٹ کر
سینے پر رکھتے ہین ف وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہی اور دوسرا سینہ بند کہ بغل سے
ٹخنون تک ہوتا ہی ف وہ تین گز کا لمبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہی اور اگر پانچ کپڑے میسر
نہووین تو تین کفن کفایت ہی اور ضرورت کے وقت جو بہم پہونچے اور مسلمان میت کو غسل دینا اور کفن
کو کرنا اور جنازے کی نماز پڑھنی اور دفنانا فرض کفایہ ہی ف کفایہ اُسکو کہتے ہین کہ جو بعض لوگ
ادا کرین تو سب چھوٹ جائین اور اگر کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہوون اور باغی اور ڈاکو کو نہلانے اور کفنانے
کے نماز جنازے کی درست نہین ف جب کفنانے کا قصد کرین تو پہلے لفافہ بچھا کر اُسپر ازار بچھاوین

پھر بخورات جلاکے تین بار کفنون کو خوشبو کرین اور عطر لگاوین پس میت کو کفنی پہناکے ازار اور لفافہ
پر لٹاکر منھہ اور داڑھی پر اُسکے خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سے لپیٹین پھر داہنی طرف سے اور پھر
لفافہ کو لپیٹین اور اگر عورت ہووے تو سینہ بند اُسکا لفافہ اور ازار کے بیچ مین رکھین بعد اُسکے کفنی پہناکر
اُسکے پیچھے داہنی سر پر رکھکر بالون کو دو حصہ کرکے داہنی سے لپیٹ کر کے سینے کے دونون طرف کفنی پر رکھین
بعد اُسکے اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پھر لفافے کو اور جنازے کی امامت کے لیے بادشاہ اول ہے بعد اُسکے
قاضی پھر محلے کا امام پھر ولی اقرب یعنی سب اقربا مین جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا
پھر بھائی پھر بھتیجا وعلی ہذا القیاس لاکن میت کا باپ امامت کے لیے بہتر ہے اُسکے بیٹے سے اور نماز جنازے کی
چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللہم پڑھے آخر تک اور نزدیک امام اعظمؒ کے جنازے کی نماز مین الحمد
پڑھنی جائز نہین اور اکثر عالم جائز رکھتے ہین اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے اور تیسری کے بعد میت اور مسلمانون
کے واسطے دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاہِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا
اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا
اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا اللہ بخش تو ہمارے زندون اور ہمارے مردون کو اور
ہمارے چھوٹون اور ہمارے بڑون کو اور ہمارے مردون اور ہماری عورتون کو اور ہمارے حاضرون اور ہمارے غائبون کو
یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے پس زندہ رکھ اُسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار تو اسکو ایمان پر
یا اللہ نہ محروم کر تو ہم لوگون کو اُسکے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہم لوگون کو بعد اُسکے اور لڑکے کے جنازے پر یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اُسکو ہمارے لیے
آگے پہنچنے والا منزل مین اور اسباب تیار کرنے والا اور کرے تو اسکو ہمارے لیے اجر اور توشہ آخرت کا اور
کرے تو اُسکو ہمارے لیے شفاعت کرنے والا اور مقبول ہوجاوے تیری جناب مین شفاعت اُسکی اور
اگر لڑکی ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً
وَّمُشَفَّعَۃً اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہووے پس جس وقت
امام دوسری تکبیر کہے اُسوقت امام کے ہمراہ تکبیر کہکر داخل نماز کے ہوجاوے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد

پہلی تکبیر کو قضا کرلیوے اور نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اُس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور
نہیں مانند اُس شخص کے کہ امام کے تحریمہ کے وقت حاضر تھا اور امام کے ساتھ اُسنے تکبیر تحریمہ کی نہ کہی بلکہ جب
امام تکبیر کہہ چکا تب وہ تکبیر کہکر نماز میں داخل ہوا پس جیسے اس شخص کو دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور
نہیں تہا اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اُسکو بھی تکبیر کہکر داخل ہونا چاہیے انتظار کرنا
دوسری تکبیر کا ضرور نہیں اور نماز جنازے کی گھوڑے کی سواری پر پڑھنی درست نہیں اور نماز جنازے کی
مسجد میں پڑھنی مکروہ ہے اور نماز جنازے کی میت غائب پر پڑھنی اور جو عضو کہ کم آدھے بدن سے ہووے
اُسپر پڑھنی درست نہیں اور لڑکا پیدا ہو کر اگر آواز کرنے کے بعد مر گیا تو اُسپر نماز پڑھی جاویگی اور اگر آواز
نہیں کی تو نماز نہ پڑھی جاوے ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے پکڑا آیا یعنی ماں باپ اُسکے یا اُسکے ماں باپ
کے ساتھ پکڑا آیا اور اُسکے ماں باپ دونوں میں سے ایک مسلمان ہے یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہے پس اگر
وہ دار الاسلام میں مر جاویگا تو اُسپر نماز پڑھی جاویگی ف یعنی اُسکی کئی صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ
لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے اکیلا دار الاسلام میں پکڑا آیا بعد اُسکے مر گیا تو اُسپر نماز پڑھی جاویگی دوسری صورت یہ ہے
کہ اگر وہ ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور اُسکے ماں باپ دونوں میں سے ایک مسلمان ہے پھر وہ لڑکا ناسمجھ دار الاسلام میں
مر گیا تو اس صورت میں بھی اُسپر نماز پڑھی جاویگی تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور ماں باپ
دونوں اُسکے کافر ہیں لیکن وہ لڑکا آپ عقلمند ہے اور مسلمان پھر وہ دار الاسلام میں مر گیا تو اُس صورت میں
بھی اُسپر نماز پڑھی جاویگی اور سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اُٹھاویں اور جلدی چلیں لیکن نہ دوڑیں اور
ہمراہی جنازے کے پیچھے چلیں اور جب تک جنازہ زمین پر رکھا نجاوے تب تک نہ بیٹھیں اور سنت ہے کہ قبر بغلی
کیجاوے اور میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوے اور وقت رکھنے کے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
کہا جاوے اور مُنہ کعبے کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانے کے پردہ کیجاوے اور کچی اینٹ یا بانس قبر میں
رکھکر اُسپر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کوہان اونٹ کے کیجاوے اور پکی اینٹ اور لکڑی رکھنی اور چونہ اور گچ
قبر میں کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیا کی قبروں پر مکانات گنبد بنایا کرتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور جو کچھ
اس قسم کے کام کیا کرتے ہیں یہ سب کام حرام ہیں یا مکروہ اور بغیر پڑھے نماز جنازے کے اگر میت دفن

کیا جاوے تو اسکی قبر پر نماز جنازے کی پڑھی جاوے تین دن تک اور بعد تین دن کے قبر پر نماز پڑھنی درست
نہین نزدیک امام اعظمؒ کے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کے بعد جنگ
کے شہیدون پر نماز جنازے کی پڑھی شاید کہ یہ پڑھنا خاص شہیدون کے لیے تھا اسلیے کہ بدن اُنکا ریزہ ریزہ
نہین ہوتا ہی **فصل پہلی شہید کے بیان مین** جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا یا لڑائی کی
جگہ مین مرا ہوا ملا اور اُسپر قتل کا نشان موجود ہی یا اُسکو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اُسکے مارنے سے
اُس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تھا یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض
یا نفاس والی نہووے اور وہ شخص مرنے کے آگے کھانے یا پینے یا علاج کرنے یا خرید و فروخت یا وصیت
کرنے سے فائدہ حاصل کرنے والا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونے کے ایک نماز کا وقت اُسپر گذرا ہو تب وہ شخص
شہید کہلاویگا اُسکو غسل نہ چاہیے دینا اور اُسکے بدن کے کپڑے کے ساتھ اُسکو دفن چاہیے کرنا لیکن
اُسپر نماز چاہیے پڑھنی اور اگر یہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سے مارا گیا ہو اگرچہ ثواب شہادت کا
پاویگا لیکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا اور اُسپر نماز پڑھی جاویگی ف تفصیل اس
اجمال کی یون ہی کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مارا لیکن ظلم سے نہین مارا بلکہ خطا سے مارا یعنی تیر چھوڑا
شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان پر تو اس صورت مین اُس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول
شہید نہ کہلاویگا اور اسی طرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب
یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارے جاوینگے شہید نہ کہلاوینگے اگرچہ ثواب شہادت کا دیے جاوینگے
اور اسی طرح جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اُٹھا لائے بعد اُٹھا لانے کے اُسنے کچھ کھایا پیا یا کچھ بیچا
یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اُسپر گذر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ ثواب شہید کا
اسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اُسپر نماز پڑھیں اور اگر قزاق
یا باغی مارا جاوے تو غسل دیا جاوے نماز اُسپر نہ پڑھیں **فصل دوسری ماتم کے بیان مین** اگر کسی عورت
کا خاوند مرجاوے تو اس عورت پر واجب ہی سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت کے دنون مین اور سوگ
یہ ہی کہ زینت نکرے اور کپڑا رنگدار اور زعفرانی نہ پہنے اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کا نکرے مگر کوئی

عذر کے سبب ان چیزوں کو استعمال کرے تو مضائقہ نہیں اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر دن کو اگر
ضرورت کے لیے نکلے تو رات کو اُس گھر میں تمام کرے ہاں جس صورت میں کوئی بزور گھر سے نکال دیوے یا
گھر گرا پڑتا ہی یا خوف کرتی ہی اُس گھر میں اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورتوں میں اُس گھر سے نکل جانا
مضائقہ نہیں اور خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا میں سے مر جاوے تو اُسکے لیے تین دن
تک سوگ کرنا جائز ہی اور زیادہ تین دن سے حرام ہی مسئلہ میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہی
اور رونے میں آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پھاڑنا اور سر اور منھ پر ہاتھ مارنا حرام ہی
اکثر صحیح حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہی اُسکے اہل کے نوحہ کرنے کے
سبب سے اور اس بات میں عالموں کے اقوال مختلف ہیں ف بعض قائل ہیں اس بات کے کہ میت
پر عذاب کیا جاتا ہی اُسکے اہل کے بیان کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہیں اور جو حدیثیں اس بات میں
وارد ہیں اُن حدیثوں کو وہ لوگ تاویل کرتے ہیں اور مختار نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ میت اگر اپنی حالت زندگی
میں بیان کرنے کی عادت رکھتا تھا یا بیان کرنے پر وصیت کر گیا تھا یا بیان پر راضی رہتا تھا یا جانتا تھا
کہ میرے اہل مجھپر بیان کرینگے اور اُنکو وہ منع نکر گیا تو ان صورتوں میں اُسپر عذاب کیا جاویگا اُسکے اہل کے
بیان کرنے کے سبب اور اگر وہ زندگی میں عادت بیان کی نہیں رکھتا تھا اور نہ وہ وصیت کر گیا اور نہ وہ
اُسپر راضی رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھپر نوحہ کرینگے تو اُسپر عذاب نکیا جاویگا مسئلہ سنت
یہ ہی کہ مصیبت میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے اور صبر کرے اور میت کے گھر والوں کے لیے
مصیبت کے دن کھانا بھیجنا سنت ہی فصل تیسری قبروں کی زیارت کے بیان میں قبروں کی
زیارت کرنی مردوں کو درست ہی نہ عورتوں کو اور سنت یہ ہی کہ قبرستان میں جا کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ
الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ سلام ہی تمپر اے رہنے والو
قبروں کے مسلمانوں اور مومنوں میں سے تم ہم سے پہلے پہونچے اور ہم تمہارے پیچھے پہونچنے والے ہیں اور

تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تمھارے ساتھ ملینگے رحم کرے اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچھلون پر
یعنی مُردون اور زندون پر مانگتے ہین ہم اللہ تعالے سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت بخشے
اللہ ہمکو اور تمکو اور رحم کرے اللہ ہمپر اور تمپر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی ہے جو کوئی قبرستان مین گذرے اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھ کے مُردون کو بخشے تو
دیا جاویگا مُردے کی گنتی کے برابر اُسکو ثواب دیا جاویگا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورہ تکاثر پڑھکر ثواب اُن کا مُردون کو بخشیگا تو مُردے اُسکے
شفاعت کرنے والے ہونگے اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی سورہ یٰس
قبرستان مین پڑھتا ہے حقتعالے مُردون سے عذاب تخفیف کرتا ہے اور پڑھنے والے کو بھی مُردون کی گنتی کے برابر ثواب ملتا ہے
اور اکثر علماء محققین اس قول پر ہین کہ اگر کوئی مُردے کو ثواب نماز یا روزے یا صدقے یا دوسری عبادت مالی
یا بدنی کا بخش دیوے تو پہونچتا ہے مسئلہ انبیا اور اولیا کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنا اور مراد اُنھون سے
مانگنی اور نذر اُنکے لیے قبول کرنی حرام ہے بلکہ ان چیزون مین سے بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر مین پہونچاتی ہین
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فعلون کے کرنے والون پر لعنت کی ہے اور ان امرون سے منع فرمایا اور کہا
میری قبر کو بتسامت کرو یعنی جس طرح کفار بتون کو سجدہ کرتے ہین اسی طرح میری قبر کو سجدہ نکیا کرو

کتاب الزکوٰۃ

اسلام کے رکنون مین سے ایک رکن زکوٰۃ ہے جب عرب کی بعض قومون نے رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد چاہا
کہ زکوٰۃ نہ دیوین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنسے قصد جہاد کا فرمایا اور اس قول پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص
زکوٰۃ دینا واجب نہین جانتا ہے وہ کافر ہوا ہے کیونکہ سب ماننے والا اتفاق ہے یعنی جو شخص اعتقاد رکھتا ہے کہ زکوٰۃ دینا
مالدار پر واجب نہین ہے ایسا شخص کافر ہوا بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب ہے لاکن
باوجود واجب جاننے کے زکوٰۃ دیتا نہین ایسا شخص بڑا گناہگار ہے مگر نہ کافر مسئلہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسلمان
آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب سوا ضروری کاروبار اور قرض سے
بچی ہوئی ہو اور وہ نصاب قابل بڑھنے کے ہووے اور اُسپر ایک برس پورا گذرا ہو اور نصاب کے

مالک ہونے کے بعد سال تمام ہونے کے قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی ادا کریگا تو بھی ادا ہوگی
اور ایک نصاب کے مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوٰۃ ادا کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اُن نصابوں کا مالک ہوا
تو بھی ادا کرنا جائز ہوگا پس نابالغ اور دیوانے کے مال میں زکوٰۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور نزدیک
امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے واجب ہوگی کہ لڑکے اور دیوانے کی طرف سے اسکا ولی ادا کرے مسئلہ
مال ضمار میں یعنی جو مال کہ گم ہو گیا یا دریا میں گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اُسپر گواہ نہوں یا جنگل میں
دفن کیا اور مکان اُسکا بھول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہے اور اُسپر گواہ نہوں
یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جسکی فریاد دوسرے کے پاس نہیں لیجا سکتے ہیں ایسے شخص نے ظلم سے لیلیا پس
اسطرح کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں یعنی اگر یہ مال پھر ہاتھ میں آویگا تو بھی پچھلے دنوں کی زکوٰۃ واجب نہوگی
اور اگر اقرار کرنے والے پر قرض ہووے اگرچہ وہ اقرار کرنے والا مفلس ہے یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہے اوسپر
گواہ ہوں یا قاضی جانتا ہو یا گھر میں مال دفن کیا ہے اور مکان اُسکا بھول گیا پس اسطرح کا مال جب ہاتھ میں
آویگا تب زکوٰۃ اُسکی واجب ہوگی بابت پچھلے دنوں کے مسئلہ قرض جسوقت وصول ہوگا تو اُسوقت زکوٰۃ
اُسکی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہے تو جسوقت وہ قرض ہاتھ میں
آویگا اُسوقت چالیس درم میں سے ایک درم زکوٰۃ دینی ہوگی ف مثلاً ایک گھوڑا تجارت کا بیچا پس
جسوقت قیمت گھوڑے کی ہاتھ میں آویگی اُسوقت چالیس درم میں سے ایک درم زکوٰۃ دینی واجب
ہوگی اسمیں سال گذرنے کی شرط نہیں اور اگر قرض بابت تجارت کے نہیں ہے بلکہ بدل مال کے ہے
مانند قرض یا تاوان مغصوب کے تو اس صورت میں بھی نصاب قبض کرنے کے بعد زکوٰۃ دینی واجب
ہوگی ف مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسی کا غصب کیا اور وہ گھوڑا اُس غاصب کے ہاتھ میں ہلاک ہوا بعد
اُسکے اُس گھوڑے کی قیمت غاصب سے گھوڑے کے مالک کے ہاتھ لگی پس جسوقت وہ قیمت اُسکے ہاتھ
میں آئی اُسوقت چالیس درم میں سے ایک درم زکوٰۃ دینی واجب ہوگی اسمیں بھی سال گذرنے کی شرط نہیں
اور اگر قرض تجارت کا بدل نہیں ہے اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہے مہر اور خلع اور اُسکے
مانند کا تو اُسکے نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اُسپر تمام ہوگا تب زکوٰۃ دینا ہوگی نزدیک

امام اعظم رح کے ف مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نے مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال اُسکے
ہاتھ مین آیا لیس یہ مال اگر بقدر نصاب کے ہے تو بمجرد قبض کرنے کے زکوۃ اُسپر واجب نہوگی جب تک
اُس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین رح کے اس صورت مین بھی بمجرد قبض
کرنے نصاب کے زکوۃ واجب ہوگی سال تمام ہونے کی شرط نہین ہان اگر جزو قرض بدل دیت یا بدل خلع یا
اور بدل کتابت کا ہے تو اُس قرض مین بمجرد قبض کرنے نصاب کے زکوۃ دینی واجب نہوگی نزدیک کسی کے
بلکہ نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اُسپر گذریگا تب زکوۃ دینی ہوگی مسئلہ زکوۃ ادا کرنے کے
لیے نیت شرط ہے خواہ ادا کرتے وقت نیت ادا کی کرے خواہ زکوۃ کی قدر اوس مال سے جدا کرتے وقت نیت کرے
مسئلہ اگر سارا مال صدقہ دیا اور نیت زکوۃ کی نہ کی تو بھی زکوۃ ساقط ہو جائیگی اور اگر بعض مال صدقہ کیا تو
نزدیک ابی یوسف رح کے کچھ ساقط نہوگی اور نزدیک محمد رح کے جسقدر صدقہ کیا اسقدر کی زکوۃ ساقط ہوگی
مسئلہ اگر شروع سال اور آخیر سال مین نصاب کامل تھی اور درمیان سال مین کم ہوگئی تھی تو بھی زکوۃ
تمام سال کی واجب ہوگی سال کے درمیان کا نقصان معتبر نہین مسئلہ مال بڑھنے والا کہ جسمین زکوۃ
واجب ہوتی ہے وہ مال تین قسم ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا اور چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا تیر یا زیور یا
برتن سونے اور چاندی کے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہے کہ ساڑھے سات تولے ہوتے ہین اور
نصاب چاندی کی دوسو درہم ہین دہلی کے سکے سے چھپن روپے بھر وزن اُنکا ہوتا ہے اور سونے کی
نصاب مین سے زکوۃ کے فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہے اور اسی طرح چاندی کی نصاب مین سے بھی
اور اگر سونا نصاب سے کم ہو اور اسی طرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ دونون کو
باعتبار قیمت کے ایک جنس کرکے نصاب پوری کیجاوے اور قیمت کرنے مین فائدہ فقیرون کا نگاہ رکھا جاوے یعنی
جس ایام مین سونے کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہووے تو اُس ایام مین چاندی کو سونے کی قیمت لگاوین اور جس
ایام مین چاندی کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہو تو اُس ایام مین سونے کو چاندی کی قیمت لگاوین اور نزدیک صاحبین کے
یہ ہے کہ ساتھ اعتبار اجزا کے نصاب پوری کیجاوے نہ باعتبار قیمت کے ف یعنی سونا اور چاندی دونون کے جزو
اگر برابر ہین تو دونون کو ملا کر نصاب پوری کیجائیگی اور اگر جزو دونون کے برابر نہین ہین تو نصاب باعتبار

قیمت کی پوری نکیجائیگی پس اگر سونا دس مثقال ہو اور چاندی سو درم تو نزدیک تینون کے زکوۃ واجب ہوگی اور اگر سو درم
چاندی اور پانچ مثقال سونا ہو اور قیمت پانچ مثقال سونے کی برابر سو درم چاندی کے ہو تو زکوۃ نزدیک امام اعظم رح
کے واجب ہوگی نہ نزدیک صاحبین رح کے جو سونا اور چاندی کھوٹا ہو اگر کھوٹا پن اسکا کم ہو تو حکم سونے
اور چاندی کا حکم خالص کا ہو اور اگر کھوٹا پن اسکا غالب ہو تو حکم اسکا حکم اسباب کا ہو قسم دوسری
مال نامی مین سے مال تجارت کا ہو جو مال کہ تجارت کی نیت سے مول لیا ہو اسمین زکوۃ واجب ہوتی ہو
اور اگر کسی نے کسیکو مال بخشا یا اسکے لیے وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتھ آیا یا خلع یا قصاص کے
عیلے مین مال ہاتھ آیا اور اس مال کی مالک ہوتے وقت نیت تجارت کی کی تو نزدیک ابی یوسف کے
اس مال مین زکوۃ واجب ہوگی نہ نزدیک محمد کے اور اگر میراث مین مال ہاتھ آیا اگرچہ مورث نے مرتے وقت
نیت تجارت کی کی تھی تو بھی وہ مال تجارت کا نہوگا اور زکوۃ اسمین واجب نہوگی مسئلہ اگر ایک غلام
تجارت کے لیے مول لیا بعد اسکے اسکو خادم کیا پس غلام مال تجارت کا نرہا اور جو لونڈی غلام واسطے خدمت کے
مول لیے گئے اور بعد اسکے انمین نیت تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال تجارت کے نہونگے
جبتک وہ بیچے نجائینگے مسئلہ مال تجارت کا سونے اور چاندی کے ساتھ یعنی ان دونون مین سے جسمین فایدہ
فقیرون کا ہو وسے اسکے ساتھ قیمت کیے پس جب دونون قسم مین سے جسکی لگانے پر وہ مال پہونچے
تو چالیسوان حصہ اس مال مین سے زکوۃ ادا کرے قسم تیسری مال نامی مین سے چرنے والے جانور ہین یعنی اونٹ
اور گائین اور بکریان نر و مادہ ملے ہوئے اور اسی طرح گلے گھوڑے کے کہ آدھے برس سے زیادہ میدان مین
چراکرتے ہین انمین زکوۃ واجب ہو اور میدان کے چرنے والے جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر
مین زکوۃ انمین واجب ہوتی ہو اسکی تفصیل بہت طول کھینچتی ہو اور ان ملکون مین یہ سب مال زکوۃ
واجب ہونے کی مقدار مین نہین پہونچتے ہین اسواسطے ان چیزون کی زکوۃ کے مسئلے ذکر نہین کیے گئے
اور اسی طرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہین کیے گئے اس سبب سے کہ ان ملکون مین عشری نہین ہی
اور مسئلے عشر لینے والون کے بھی جو شاہراہون پر بیٹھتے ہین بیان نہین کیے گئے ف مسائل سوائم کے اگرچہ
مصنف رحمہ اللہ نے بالکل ذکر نہین کیے لیکن یہ عاجز بطور اختصار کے ذکر کرتا ہو تاکہ لوگ مسائل سے آگاہ

ہوویں مسئلہ جان تو کہ جسکے پاس پانچ اونٹ حاجت اصلی سے زیادہ ہوں اور وہ اونٹ اکثر سال
جنگل میں چرتے رہیں ہوں اور برس اوپر گذرے تو ان پانچ اونٹ میں ایک بکری زکوٰۃ دیوے پس اسی طرح
ہر پانچ میں ایک بکری دیا کرے جب پچیس کو پہونچے پینتیس تک پس انمیں ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی
دیوے پھر جسوقت چھتیس کو پہونچے پینتالیس تک پس انمیں ایک بنت لبون یعنی دو برس کی دیوے اور
جسوقت چھیالیس کو پہونچے ساٹھ تک پس انمیں حقہ یعنی تین برس کی اونٹنی کہ قابل جفت کرنے اونٹ کے
ہو دیوے پھر جسوقت اکسٹھ کو پہونچے پچھتر تک پس انمیں جذعہ یعنی چار برس کی اونٹنی کہ پانچویں برس میں
لگی ہو دیوے اور جسوقت چھہتر کو پہونچے نوے تک پس انمیں دو بنت لبون دو برس کی دیوے اور جسوقت
اکانوے کو پہونچے ایک سو بیس تک پس انمیں تین تین برس کی دو اونٹنیاں کہ قابل جفت کرنے اونٹ کے
ہوویں دیوے اور جسوقت زیادہ ہوں ایک سو بیس سے تو حساب سر نو سے شروع کیا جاوے یعنی
ایک سو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہوں تو ایک سو بیس کی تین تین برس کی دو اونٹنیاں اور پانچ کی ایک
بکری دیوے اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری دیا کرے جب پچیس ہووے ہوویں پینتیس تک پھر انمیں
ایک بوتی یا دو برس روز کی دیوے پس بموجب ترتیب پہلی کے حساب کیا جاوے مسئلہ اور
تیس گاے بیلوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب تیس پورے ہوں اور برس اوپر گذرے تو ایک تبیع
یعنی بچھڑا یا بچھڑا برس دن سے زیادہ دو برس سے کم کی دیوے اور جب چالیس ہوں تو ایک مسنہ یعنی
دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوے جب ساٹھ ہوں تو دو تبیع دیوے اور
جب ستر ہوں تو ایک مسنہ اور ایک تبیع دیوے اور جب اسی ہوں تو دو مسنہ دیوے اور جب نوے
ہوں تو تین تبیع دیوے اور جب سو ہوویں تو دو تبیع اور ایک مسنہ دیوے اسی طور سے ہر تیس
میں تبیع اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے گاے بھینس کی زکوٰۃ ایک طور ہے اور نر مادہ
دونوں دینا درست ہے اور اونٹ میں سوا مادہ کے نر دینا نہیں آیا مسئلہ چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں
جب چالیس پوری ہوں اور برس اوپر گذرے تو ایک بکری زکوٰۃ دیوے ایک سو بیس تک جب ایک سو
اکیس ہوں تو دو بکری زکوٰۃ دیوے دو سو تک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو تین بکری دیوے

ہر سیکڑے میں ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور ہے زکوۃ میں چاہے بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے سب جانور گن کے زکوۃ دیوے مسئلہ جو گھوڑے اور گھوڑیاں اکثر سال جنگل میں چرتی ہوں اور وہ تجارت کے لیے نہوں پس اُنمیں زکوۃ نہیں ہے امام شافعی اور صاحبین اور غیرہم کے نزدیک اور امام اعظم رح کے نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوں تو زکوۃ دینی چاہیے فی راس ایک دینار دیوے یا اُسکی قیمت مقرر کرکے دو سو درہموں میں سے پانچ درہم دیوے لیکن فتاوی میں لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نے کہیں سونا یا چاندی یا تانبا یا انکے مانند جنگل میں پایا تو پانچواں حصہ اُس سے حاکم لیوے اور چار حصے اُس پانیوالے کو دیوے اگر وہ زمین کسی کی ملک نہووے اور اگر وہ کسی کی ملک میں ہے تو ایک حصہ حاکم لیوے اور چار حصے زمین والے کو حوالے کرے پانیوالے کو کچھ نہ ملیگا اور اگر اپنے گھر میں پایا تو نزدیک امام اعظم کے اُسمیں پانچواں حصہ حاکم کو دینا واجب نہیں اور نزدیک صاحبین کے واجب ہے اور اگر اپنی کھیتی کی زمین میں پایا اُسمیں دو روایتیں ہیں ایک روایت میں ہے کہ پانچواں حصہ حاکم کو نہ دے اور ایک میں ہے کہ دیوے مسئلہ اگر مال گاڑا ہوا پایا اگر اُسمیں نشان اسلام کا ہے مانند سکہ اسلام کے تو اُسکا حکم گرے ہوے مال کا ہے اُسکے مالک کو تلاش کرکے پہونچانا چاہیے اور اگر اُسمیں نشان کفر کا ہے پانچواں حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانیوالے کو دیوے

فصل پہلی زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ کے بیان میں زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ وہ فقیر ہے کہ نصاب سے کم مال کا مالک ہو اور وہ مسکین ہے کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہے کہ مال کتابت کے ادا کرنے میں محتاج ہے اور قرضدار ہے کہ وہ مالک نصاب کے مال کا ہے لاکن نصاب اُسکے قرض سے کم ہے اور غازی ہے کہ اسباب غزا کا نہیں رکھتا ہے اور وہ آدمی ہے کہ مال وطن میں رکھتا ہے اور وہ سفر میں ہے وطن سے دور اور مال ساتھ نہیں رکھتا ہے پس اگر چاہے ان جماعت میں سے ایک جماعت کو دیوے یا چاہے ان سبکو دے ف یعنی مثلاً اگر چاہے فقط فقیروں کی جماعت کو تقسیم کر دیوے یا چاہے ہر فرقے کے لوگوں کو تقسیم کر دیوے دونوں وجہ سے درست ہے لاکن زکوۃ دینے والا مال زکوۃ کا اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کو اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنے غلام اور مدبر اور مکاتب

اور ام ولد کو نہ دیوے اور اُس غلام کو نہ دیوے کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نہ دیوے اور سید
اور سید کے غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ نفل کا مضایقہ نہین کہ ادب سے اُنکی خدمتون مین گذرانے
اور مسجد کے بنانے مین اور میت کے قرض ادا کرنے مین خرچ نہ کرے اور دولتمند کے غلام اور دولتمند کے
چھوٹے لڑکے کو نہ دیوے مسئلہ اگر زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ گمان کر کے زکوۃ دی بعد اُسکے معلوم
ہوا کہ زکوۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا ماں باپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینے والے کو
پھر زکوۃ دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک ابی یوسف کے پھر دینی لازم ہے مسئلہ
مستحب ہے کہ ایک فقیر کو اسقدر دیوے کہ اُس دن محتاج سوال کا نہو مسئلہ نصاب کے اندازہ
یا نصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے مین مال زکوۃ کا بھیجنا مکروہ
ہے مگر جسوقت یگانہ اُسکا دوسرے شہر مین ہو یا وہان کے لوگ بڑے محتاج ہون تو درست ہے مسئلہ
جس شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اُسکو سوال کرنا نچاہیے فصل دوسری صدقہ فطر کے
بیان مین صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا ہو اور زیادہ ہو قرض اور
ضرورت حاجتون سے اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین پس جو شخص اسطرح کی نصاب کا
مالک ہوگا اُسپر صدقہ لینا حرام ہے صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے
دیوے اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووے اور اگر مالک نصاب کی ہووے تو اُنکے مال سے دیوے
اور اپنے خدمتی غلامون کی طرف سے دیوے اگرچہ غلام مدبر ہو اور تجارتی غلامون کی طرف سے
نہ دیوے اور ام ولد کی طرف سے دیوے نہ اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور اپنے غلام مکاتب
کی طرف سے اور بھاگے ہوئے غلام کی طرف سے مگر پھر آنے کے بعد اُسکی طرف سے دیوے
اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم کے صدقہ فطر اُن
غلامون کا کسی پر واجب نہوگا مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید کے دن کی فجر طلوع
ہونے کے ساتھ پس جو آدمی عید کی صبح سے آگے مر گیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا
اُسپر واجب نہوگا اور عید سے آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ

کی وقت نکالنے کے آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اُسکے جب چاہیے قضا کرے

مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کے آٹے یا گیہون کے ستو سے آدھا صاع ہی اور

خرمے یا جو سے ایک صاع اور کشمش مین آدھا صاع ہی گیہون کے مانند نزدیک امام اعظم کے اور

نزدیک صاحبین کے ایک صاع ہی مانند جو کے اور صاع ایک ظرف ہی کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ

مانند اُنکے ہی اُسمین سماتا ہوا اور نزدیک ابی یوسف کے صاع وہ ظرف ہی کہ جسمین پانچ اور تہائی رطل

سماوے اور رطل بیس استار کا ہوتا ہی ہر استار ساڑھے چار مثقال کا ہی پس وزن ایک

رطل کا دہلی کے سکے سے چھتیس روپے کے برابر ہوتا ہی اور صدقہ فطر مین غلے کے عوض اُسکی

قیمت دینی بھی جائز ہی **فصل تیسری** صدقہ نفل کے بیان مین صدقہ نفل مان باپ اور اقربا اور

یتیمون اور ہمسایہ اور سوال کرنے والون اور اُنکے غیرون کو دیوے کسواسطے کہ حق تعالیٰ کے کلام سے

اُنکو دینا ثابت ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ

فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللہَ بِہٖ عَلِیْمٌ

پوچھتے ہین تجھ سے کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدہ کی سو مان باپ کو اور نزدیک والون کو اور

یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ کے مسافرون کو دو اور جو کروگے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہی ف

لوگون نے پوچھا تھا کہ مالون میں سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہی فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر

ٹھکانے پر خرچ ہو تو ثواب زیادہ ہی لاکن بہتر یہ ہی کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقہ اور واجبی

حقوق سے زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام مین خرچ نکرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد

ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تھے اور اپنی ذات پاک کے لیے کچھ جمع نہین کرتے تھے جو کچھ میسر

ہوتا خدا کی راہ مین دیتے تھے اور فرماتے تھے اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنے خرچ کر

یا بلال جو کچھ کہ رکھے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا مت رکھ اور مال کو بیہودہ خرچ نکرے کہ بیہودہ

خرچ کرنے والے کو حق تعالیٰ جل شانہ نے شیطان کا بھائی فرمایا اور خرچ بیہودہ وہ ہی کہ اُسمین نہ ثواب ہو

اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کے حق سے زیادہ کرنی منع ہی مسئلہ صدقہ نفل مین سے

سوائے بنی ہاشم کو دیوے اسواسطے کہ زکوٰۃ انکو لینی حرام ہی اور رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کرکے انکی خدمتون مین تواضع اور تعظیم کے ساتھ گذرانے مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہی نہ حربی کو مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن سنت موکدہ ہی لبعد اسکے مستحب

کتاب الصوم

روزے کے بیان مین اسلام کے ارکانون مین سے تیسرا رکن روزے رمضان مبارک کے مہینے کے ہین اور روزہ فرض قطعی ہی ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانے اسکا سو کافر ہی اور جو بغیر عذر کے اسکو ترک کرے تو بڑا گنہگار ہی اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہی ثواب اسکا دس گنے سے سات سو چند تک حق تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لیے ہی اور مین آپ روزے کی جزا ہون مسئلہ روزہ ادا ہونے کی شرط نیت ہی یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہوگا اور حیض اور نفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہی کہ حیض اور نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہوگا مسئلہ روزہ چھ قسم پر ہی ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین کا پانچوان روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل پس نزدیک امام اعظم کے رمضان کا روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت فرض وقت اور ساتھ نیت نفل کے ادا ہوتا ہی فرق مطلق نیت کی صورت یہ ہی کہ جی مین کہے کہ مین نے نیت روزے کی کی اور نیت فرض وقت کی صورت یون ہی کہ جی مین کہے کہ مین نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے کی نیت کی اور صورت نیت نفل کی اسطرح ہی کہ دل مین کہے کہ مین نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفارے کی کی پس وہ نیت کرنے والا اگر مقیم اور صحیح سالم ہی تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہی اور اسنے قضا یا کفارے کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین کے اگر مریض یا مسافر ہی تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے روزہ رمضان کے لیے بھی تعیین کرنی نیت فرض وقت کی ضرور ہی اور نذر معین نزدیک امام اعظم کے جسطرح ساتھ نیت نذر کے ادا ہوتا ہی اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت

نفل سے بھی ادا ہوتا ہی اور اگر اُس نذر معین مین دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا
نہ وہ نذر معین اور نزدیک اکثر امامون کے نذر معین بغیر تعیین کرنے نیت کے نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جس طرح
نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہی اسطرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہی بالاتفاق اور نذر غیر معین
اور قضا اور کفارہ مین نیت تعیین کرنی شرط ہی بالاتفاق مسئلہ روزے کی نیت کا وقت بعد سورج
ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہی اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہین مگر نفل روزے مین دوپہر کے
قبل تک درست ہی نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اور نزدیک مالکؒ کے صبح کے بعد نفل کی نیت
بھی درست نہین اور نزدیک امام اعظمؒ کے روزے رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت
دوپہر کے قبل تک درست ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونے کے وقت
بالاتفاق درست نہین اور نزدیک تینون امامون کے رمضان کے تیسون روزے کے لیے ہر رات
الگ الگ نیت کرنی شرط ہی اور امام مالکؒ کے نزدیک سارے رمضان کے واسطے پہلی رات کی ایک
نیت کفایت ہی اگر رمضان کے مہینے کی اول رات مین تیس روزے کی نیت کسی نے کی اور درمیان
رمضان کے اُسے جنون ہوا اور کئی دن اُسی جنون مین گذر گئے اور کوئی چیز روزہ توڑنے والی
اُسمین اُس سے ظاہر نہین آئی تو نزدیک امام مالکؒ کے روزے اُسکے صحیح ہوسکے اور نزدیک تینون
امامون کے جنون کے دنون کے روزے قضا کرے ہو اسلیے کہ اُنمین نیت فوت ہوئی اور اگر سارے مہینے
رمضان کے باولا رہا تو روزے ساقط ہوئے قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان مین ایک ساعت بھی
باولے کو افاقہ ہوا تو پچھلے دنون کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہونے کے وقت دیوانہ ہوا یا بعد بلوغ
کے ہوا مسئلہ رمضان کے مہینے مین چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس دن تمام ہونے سے روزہ رکھنا
واجب ہوتا ہی اور اگر آسمان مین مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کیلیے ایک مرد یا ایک
عورت عادل کی گواہی کفایت ہی خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسی طرح شوال کے
چاند کے لیے دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کے ساتھ
شرط ہی اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے

مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیس دن کو چاند نہ دیکھا گیا تو
افطار کرنا جائز نہوگا اور اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گئے تو افطار جائز
ہوگا اگرچہ چاند دکھائی نہ دے مسئلہ اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور
قاضی نے گواہی اُسکی قبول نہ کی تو دونوں صورت میں واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار
کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ مسئلہ شک کے دن یعنی تیسویں شعبان کو جب چاند دکھائی نہ دے
اور مطلع صاف نہو تو روزہ نہ رکھے مگر نفل کی نیت سے مضایقہ نہیں اگر وہ دن عادی نفل روزے
کے موافق پڑ جائے ف یعنی ایک شخص کی عادت ہے کہ ہر پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا ہے اتفاقاً
وہ تاریخ شک کی اُسی دن واقع ہوئی تو اُسکو اُس دن روزہ رکھنا منع نہیں اور اگر ایسا نہو تو خواص
روزہ رکھیں ف جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہوں وہ رکھیں اور نیت اُس دن کی ایسا
کہ نیت نفل کی کرے نہ غیر اُسکے اور عوام دوپہر کے بعد افطار کریں نزدیک امام اعظم کے اور اُس دن رمضان
کی نیت یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ
رکھنا مکروہ ہے اور تردد کی صورت یوں ہے کہ جی میں کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے
اور اگر دن رمضان کا نہیں ہے تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہے یا نفل کا لاکن ہر تقدیر جس نیت کے
ساتھ روزہ رکھیگا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم کے
فصل پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنے والی چیزوں کے بیان میں اگر کسی نے رمضان کے روزے میں
جماع کیا یا جماع کیا گیا قصداً قبل یا دبر میں یا کھایا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا اور روزہ اُسکا فاسد ہوا
اُسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردہ آزاد کرے اور اگر میسر نہو تو پے در پے دو مہینے روزہ رکھے کہ اُنمیں
رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہوں اور اگر اُن مہینے کے بیچ میں کوئی روزہ فوت ہو جاوے خواہ عذر
خواہ بغیر عذر سے تو روزہ پھر سرے سے شروع کرے مگر حیض اور نفاس کی ضرورت میں افطار کرنا مضایقہ
نہیں اور اگر مثلاً بسبب پیری کے طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلاوے
لاکن جن ساٹھ آدمیوں کو صبح کو کھلاوے انھیں کو پھر شام کو کھلاوے یا ہر ایک کو غلہ صدقہ فطر کے

قدر دیوے اور نزدیک شافعیؒ کے اور احمدؒ کے بدون وطی کے کفارہ واجب نہین ہوتا ہی اور قضا
یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ
واجب ہوتا ہی اگر اُسی وجہ پر ایک رمضان مین دو یا کئی روزے توڑے تو اس صورت مین اگر اول کے
کفارہ دینے کے بعد دوسرا توڑا تو دوسرے کے لیے کفارہ علیحدہ دیوے اور اسی طرح قیاس کرے تیسرے
اور چوتھے مین اور بعد اسکے اگر اول کا کفارہ نہین دیا یہانتک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سب کے واسطے
ایک کفارہ کفایت ہی اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک دونون تقدیر مین ہر روزے کے لیے
الگ الگ کفارہ چاہیے اور اگر دو رمضان مین دو روزے فاسد کیے اور اول روزے کا کفارہ
نہین دیا تو اس صورت مین بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سے افطار کیا ف
مثلاً کلی کرنے مین بدون قصد کے حلق مین پانی اُتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع خواہ
اور کسی چیز کے ساتھ یا حقنہ کیا گیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا ڈالی گئی
پس وہ دوا اُسکے دماغ یا پیٹ مین پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہین نگل گیا یا
قصداً مُنھ بھر قے کی یا ابتداً کھانا سحری کا کھایا اور پیچھے معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج ڈوبنے کے خیال
سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نتھا یا بھول کر کھانا کھایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا بعد اُسکے پھر قصداً
کھایا یا سوتے آدمی کے حلق مین کسی نے پانی ڈالا یا عورت سوتی ہین یا دیوانگی یا بیہوشی کے حال مین
وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے رمضان مین روزے کی
نیت کی اور نہ نیت افطار کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اُس سے ظاہر نہین آئی تو اس صورت مین
بھی قضا واجب ہی نہ کفارہ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نکی اور کھانا کھایا تو نزدیک امام اعظمؒ کے
کفارہ واجب نہوگا اور نزدیک صاحبینؒ کے واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اس حال مین کھانا
کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکھنے کے
ساتھ شہوت ہو کر انزال ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسی کی کرنی اور پچھنے لگانا اور
بغیر قصد کے قے کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی قے کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین بھی روزہ

فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام اعظم رح کے روزہ فاسد
نہوگا اور نزدیک ابی یوسف رح کے فاسد ہوگا اور اگر مرد عورت یا چارپائے کے ساتھ قبل اور دبر کے
سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سے بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا ان صورتون مین اگر
انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا اور اگر کھانے مین سے کچھ دانتون مین باقی
رہا اسکو ہاتھ سے نکال کر کھایا تو روزہ ٹوٹ جاویگا پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے نکال کر
کھایا پس اگر وہ چنے کے برابر ہے تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت کم ہے تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا
ثابت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منھ مین کھکر چبایا تو فاسد نہوگا اور قے منھ بھر اگر منھ مین آئی پھر اسکو
قصداً نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور تھوڑی قے منھ مین آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر
منھ بھر بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد رح کے اور اگر تھوڑی قے
قصداً نگل جاوے تو نزدیک محمد رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور مکروہ ہے روزے مین چکھنا یا
چبانا کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لیے کھانا چبا کر دینا ضرورت کی صورت مین جائز ہے اور کلی کرنا
اور ناک مین پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ تنزیہی
ہے نزدیک امام اعظم رح کے اسواسطے کہ یہ امور بے صبری پر دلالت کرتے ہین اور نزدیک ابی یوسف رح کے مکروہ
تحریمی ہے مسئلہ روزہ دار اگر رات کو ناپاک ہوا اور اسی حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اسکا نہ ٹوٹیگا لیکن
مستحب یہ ہے کہ صبح نکلنے کے آگے غسل کرے مسئلہ علما متفق ہین اس بات پر کہ روزے مین جھوٹھ
کہنے یا غیبت کسی کی کرنے یا کسی کو برا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہے اور نزدیک اوزاعی
رحمہ اللہ کے روزہ اسکا فاسد ہوتا ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے ترک کیا جھوٹھ بولنا
اور گناہ کا کام پس حق تعالے محتاج اسکے روزے کا نہین یعنے روزہ اسکا مقبول نہین مسئلہ اگر
کوئی شخص کھانا کھاتا تھا یا وطی کر رہا تھا اسوقت فجر ہوگئی پس فجر ہوتے ہی اسنے کھانا منھ سے ڈال دیا
اور ذکر جماع کرنے سے کھینچ لیا اس صورت مین نزدیک جمہور کے روزہ اسکا صحیح ہوگا اور نزدیک مالک رح کے باطل
ہوگا مسئلہ جس مریض کو روزہ رکھنے مین مرض بڑھنے کا ڈر ہو اسکو افطار کرنا جائز ہے اور مسافر کو

جنکی تفسیر اوپر گذر چکی انکو بھی جائز ہیں اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنے والا نہو تو اسکو بہتر ہی کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اسکو مضر ہو تو اسکو افطار کرنا بہتر ہی اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پہونچاوے تو اس حال مین افطار کرنا واجب ہی اگر اس حال مین روزہ رہیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیارون اور مسافرون نے افطار کیے تھے اگر اس مرض اور سفر کے حال مین وہ مر گئے تو قضا اپر واجب نہوگی اور اگر بیمار چنگے ہونے کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مر گئے تو جتنے دن مرض سے اچھے ہوکے اور مسافرت سے مقیم ہوکے جیتے رہے اُتنے دنون کے روزے اُنپر واجب ہوینگے اور جب اُنھون نے قضا نہ کیے تو اُنکے ولی پر واجب ہی کہ اُنکے تہائی مال سے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کا کھانا صدقہ فطر کے اندازے پر دیوے لیکن یہ صدقہ دینا ولی پر اُسوقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتے وقت صدقہ دینے کو کہکر مرے ہون اور بدون کہنے کے ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سے احسان کرے تو درست ہی **مسئلہ** قضا رمضان کا اگر چاہے یکلخت ادا کرے اور اگر چاہے متفرق رکھے اگر سال بھر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اس دوسرے رمضان کے روزے ادا کرے بعد اُسکے پچھلے رمضان کے روزے قضا کرے اور اس صورت مین کچھ صدقہ اُسپر واجب نہوگا **مسئلہ** جو نہایت بڈھا بطاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہی وہ افطار کرے اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کے برابر کھانا دیوے پھر اگر طاقت روزے کی آجائے قضا اُسپر واجب ہوگا **مسئلہ** حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا خوف کرے تو افطار کرلے پھر قضا کرے اُسپر صدقہ واجب نہوگا

فصل دوسری نفل روزے کے بیان مین نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہی مگر جن دنون مین روزہ رکھنا منع ہی اُن دنون مین شروع کرنے سے بھی واجب نہین ہوتا ہی **ف** یعنی عید الفطر اور عید اضحیٰ اور ذی الحجہ کی گیارھوین یا بارھوین تیرھوین کو منع ہی اور نفل روزہ بغیر عذر کے توڑنا درست نہین اور عذر کے ساتھ درست ہی اور ضیافت بھی عذر ہی اُسمین افطار کرلیوے بعد اُسکے قضا کرے **مسئلہ** اگر رمضان کے دنون مین سے کسی دن مین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک

ہوئی یا بیمار نے تندرستی پائی پس اُن سب پر واجب ہی کہ جسقدر دن باقی ہین اُسمین کھانا پینا موقوف کرین لڑکے اور نومسلم نے اگر ... موقوف ... اُن دونون پر قضا واجب نہوگی مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید اضحی کے دو دن اور ایام تشریق کے دنون مین روزہ رکھنا حرام ہی اُن دنون مین روزہ شروع کرنے سے بھی واجب نہین ہوتا لاکن اگر کسی نے نذر کیا کہ مین اُن دو دن مین روزہ رکھونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکھنے کا تو دونون صورت مین اُن دنون مین افطار کرے اور اگر روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا لاکن نذر اُسکے ذمے سے ساقط ہوجائیگی اور قضا اُسپر نہ آویگی ف حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص رمضان کے بعد شوال مین چھ روزے رکھیگا گویا کہ اُسنے تمام سال روزہ رکھا بعض علمانے کہا کہ شوال مین چھ روزے عید الفطر سے ملاکر نہ رکھے ف یعنی یون نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرکے عید کی ساتوین کو تمام کرے بلکہ متفرق رکھے اسلیے کہ مشابہ نصاریٰ کے ساتھ نہووے اور اسی مشابہت کے سبب علمانے ملانے کو مکروہ رکھا ہی اور فتویٰ یہ ہی کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزہ رکھتے تھے اور لیکن حدیثون مین آیا ہی کہ نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا منع آیا ہی اس سبب سے کہ ایسا نہو کہ ناطاقتی رمضان کے روزون کو مانع ہوجاوے مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکھنا سنت ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم روزے ایام بیض کے کبھی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو رکھتے تھے اور کبھی شروع چاند مین اکٹھے تین روزے رکھتے تھے اور کبھی آخر چاند مین اور کبھی ہر دسوین کو ایک ایک روزہ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبھی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکھتے تھے اور کبھی ایک چاند مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند منگل اور بدھ اور جمعرات کو رکھتے تھے عرفے کے دن جو شخص روزہ رکھتا ہی اُسکے اگلے اور پچھلے دو برس کے گناہ بخشے جاتے ہین اور اگر عاشورے کے دن روزہ رکھیگا تو پچھلے ایک سال کے گناہ بخشے جائینگے اور مستحب یہ ہی کہ عاشورے کے ساتھ ایک دن اور ملاوے خواہ اُسکے اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا نزدیک بعض عالم کے مکروہ ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے مکروہ نہین مسئلہ روزہ وصال کا یعنے کئی دن برابر روزے رکھنا بغیر افطار کے اور روزہ رکھنا تمام سال کا

مکروہ ہی اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے مین طریق داود علیہ السلام کا ہی کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے لاکن اس طور پر رکھنا بھی اس شرط پر ہی کہ ہمیشہ رکھہ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی بہتر ہوتی ہی مسئلہ عورت کو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ نفل نچاہیے رکھنا

فصل تیسری اعتکاف کے بیان مین اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت ہی لاکن جامع مسجد مین بہتر ہی اور اعتکاف ہوجاتا ہی نذر کرنے سے ف جب زبان سے کہا کہ مین نے اپنے پر اتنے دلون کا اعتکاف لازم کیا یا یون کہا کہ جسوقت یہ کام میرا ہوویگا تب مین اتنے دن اعتکاف کرونگا دونون صورت مین اعتکاف واجب ہوجائیگا لاکن پہلی صورت مین فی الحال ہوگا اور دوسری مین معلق اور مسجد مین ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع مین اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کی مدت مین اختلاف ہی اقل مدت اسکی ایک دن ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور آدھے دن سے زیادہ ہی نزدیک ابی یوسف رح کے اور ایک ساعت ہی نزدیک محمد رح کے اور رمضان کے اخیر دس دن مین اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہی اور جو اعتکاف واجب ہی اُسمین روزہ رکھنا شرط ہی اور اسی طرح نفل اعتکاف مین بھی شرط ہی ایک روایت مین اور عورت کو چاہیے کہ گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے مسئلہ معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاخانے یا جمعے کی نماز کے واسطے اور جمعے کے لیے اُسوقت جاوے کہ جسمین جمعہ اور اُسکی سنتین ادا ہوسکین اور جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹھہرے زیادہ اُس سے دیر نکرے اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد نہوگا مسئلہ اگر معتکف بدون عذر کے ایک ساعت مسجد سے نکلیگا اعتکاف اُسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک صاحبین رح کے جب تک آدھے دن سے زیادہ وہ مسجد کے باہر نہ ٹھہریگا فاسد نہوگا اور کھانا اور پینا اور سوتا اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کو جائز ہی اور غیر معتکف کو نہین مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش دلاوے طرف وطی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہی اور وطی سے اعتکاف فاسد ہوتا ہی خواہ وطی جان کر کرے خواہ بھول کر اور مساس اور بوسہ سے اعتکاف فاسد ہوتا ہی اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہین ہوتا ہی مسئلہ اعتکاف مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہی اور بیہودہ کلام کرنا اُس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث یا درود پڑھا کرے

مسئلہ اگر کسی دن کے اعتکاف کا نذر کیا پس اون کی رات کو بھی اعتکاف کرنا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر دو دن کا
نذر کیا تو دو رات کا بھی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے صرف اس ایک رات کا لازم ہوگا جو
دونوں کے درمیان ہی اور اگر نذر کیا ایک مہینے کے اعتکاف کا تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ
ایک لخت کا ذکر نہ کیا ہو مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہی مگر نزدیک امام محمد کے نہیں ہوتا ہی

کتاب الحج

اسلام کے رکنوں مین سے ایک رکن حج ہی اور وہ فرض عین ہو جاتا ہی جس وقت اسکی شرطین پائی جاوین اور
جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہی اور اسکی شرطین موجود ہونے پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہی لیکن چونکہ ان
ملکون مین اکثر شرطین حج کی موجود نہین اسلیے اسکے مسائل اس رسالہ مختصر مین مذکور نہوے اور دوسری
وجہ یہ ہی کہ ساری عمر مین حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی نہ بار بار پس حاجت کے وقت اسکے مسائل
سیکھنا ہو سکتا ہی واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے ذکر نہین کیے پر یہ عاجز بطور
اختصار کے کچھ بیان کرتا ہی مسئلہ شرطین حج کی یہ ہین کہ حج کرنے والا آزاد اور عاقل اور بالغ اور
مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن کسی کا نہو اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل اور
عیال کے نفقہ بغیر آنے تک کا دے سکتا ہو اور راہ مین امن بیشتر ہو لیعنے اکثر لوگ اُس راہ سے حج کر
آتے ہون گو بعضی وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہون اُسکا اعتبار نہین اور عورت کے لیے اسکے شوہر
یا محرم عاقل نیکبخت ساتھ ہو مسئلہ فرض حج کے تین ہین ایک تو احرام باندھنا دوسرا عرفات مین کھڑا
ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اُسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین مسئلہ واجب
حج کے پانچ ہین ایک مزدلفہ مین رات کو ٹھہرنا دوسرا جمرات مین کنکریان مارنا تیسرا صفا و مروہ
مین دوڑنا چوتھا بال منڈانا یا کترانا پانچوان طواف الصدر کرنا یعنے پھرتے وقت طواف رخصت کا
کرنا جسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین پس انکے سوا سنتین اور مستحبات ہین مسئلہ جان تو کہ احرام
باندھنے کے بعد حرام ہی وطی کرنا اور جھگڑا اور لڑائی کرنا اور جھوٹ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور
گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دریا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور داڑھی خطمی سے

دھونا اور ناخن اور مونچھین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندھنا اور سیے ہوے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا پس زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکھ لے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کے ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج زکوۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور شبہے کی چیزون کو دریافت کرنا اور اُنسے بچنا یہ بھی اسلام مین ضروری ہے کیونکہ بدون جاننے اُنکے احتیاط کرنا اُنسے مشکل ہی پس اگر مسلمان اُنکو نجانیگا اور اُنسے نہ بچیگا تو اُسکی مسلمانی مین بیشک نقصان آویگا پس اسی واسطے اس کتاب التقوی کی پانچ فصلون مین وہ چیزین بیان کی گئین **فصل پہلی** کھانے کے بیان مین مُردار یعنے جو جانور کہ آپ سے مرا ہو اور بہنے والا لہو اور سور اور وہ جانور کہ بلندی سے گر کر مرا ہو اور وہ جانور کہ گلا گھوٹنے سے یا کسی صدمہ سے مرا ہو اور وہ جانور کہ اُسکو کسی کافر غیر کتابی نے ذبح کیا اُنکا کھانا حرام ہی اور اسی طرح جو جانور کہ اُسکو کسی مسلمان کتابی نے ذبح کیا اور قصداً بسم اللہ ترک کی وہ بھی حرام ہی اور اگر بھول کے ترک کی تو نزدیک امام مالک رح کے حرام ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے حلال **مسئلہ** چنگل سے پکڑنے والے جانور اور پھاڑ کھانے والے چارپائے اگرچہ بکفتار اور لومڑی ہون اور ہاتھی اور گدھے اور خچر اور زمین مین گھسے رہنے والے جانور مانند چوہے اور نیول اور سوا اُنکے جو حشرات زمین کے ہین جیسے کیچوے وغیرہ اور جو جانور کہ اکثر نجاست کھاتا ہی اِن سبکا کھانا حرام ہی اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کھاتا ہی وہ مکروہ ہی اور گھوڑا حلال ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے مکروہ ہی اور کوے کھیتی کے کہ وہ فقط دانہ کھاتے ہین حلال ہین اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندون مین سے نہین وہ حلال ہین اور دریائی حیوانون مین سے نزدیک امام اعظم رح کے سوا مچھلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہین اور مچھلی اگر دریا وغیرہ مین بدون آفت کے مرکر پانی پر چت ہوکر بہے تو وہ حرام ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور مچھلی اور ٹڈی مین ذبح شرط نہین ہی اسی واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچھلی بھی حلال ہی **مسئلہ** طعام اسقدر کھانا فرض ہی کہ جسمین زندگی باقی رہے اور اسقدر کھانا کہ جسمین نماز کھڑا ہوکر پڑھ سکے اور روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہی اور آدھے پیٹ تک کھانا سنت ہی اور پیٹ بھر

کھانا مباح ہی اور اگر جہاد مین طاقت ہونے کی نیت اور دینی علوم مین محنت کرنے کی نیت سے پیٹ بھر
کھاوے تو بھی مستحب ہی اور پیٹ بھر سے زیادہ کھانا حرام مگر روزہ رکھنے کے قصد یا مہمان کی خاطر سے جائز
مسئلہ ناچاری کی حالت مین یعنی بھوک سے جب مرنے کا اندیشہ ہو اور اُسوقت غذا حلال نہ ملی تو مردار
ہوتا ہی اور جو چیز حرام ہی وہ بھی حلال ہوتی ہی بلکہ اُسوقت فرض ہوتا ہی کھانا مردار وغیرہ کا نزدیک
امام اعظم رح کے اور اگر نہ کھایا اور مر گیا تو گنہگار ہوگا لیکن پیٹ بھر نکھاوے جان بچانے سکے انداز
کھاوے نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور امام شافعی رح اور احمد رح کے ایک قول مین بھی یہی حکم ہی اور نزدیک
امام مالک رح کے پیٹ بھر کے کھاوے اور ایسی حالت مین اگر غیر کا مال جان رکھنے کی قدر کھاوے اور
اُسکی قیمت ادا کرنے کی نیت ہووے تو جائز ہی لیکن اگر اُسنے احتیاط کیا غیر کے مال سے نکھایا اور مر گیا تو ثواب
دیا جاویگا گنہگار نہو مسئلہ مرض مین دوا کھانی جائز ہی نہ واجب اگر دوا نہ کھائی اور مر گیا گنہگار نہ
مسئلہ قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذا لطیف کھانا جائز ہی لیکن اُسمین خرچ حد سے زیادہ
کرنا اسراف ہی اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین کھانا اور پینا مرد اور عورت دونون کو
حرام ہی مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہی جو شخص اُسکو حرام نجانے وہ کافر ہی
اور اُسکو یون بناتے ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش آنے کے رکھ چھوڑتے ہین یہانتک کہ وہ
نشہ لانے والا ہو اور کف اُسمین اُٹھ آوے اور وہ شراب کہ تر خرما یا کشمش سے بناتے ہین
اور وہ طلا انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دے کر دو تہائی سے کم خشک کر کے رکھ چھوڑتے
ہین سکر ہونے اور کف لانے تک یہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست انکی خفیفہ ہی نہ غلیظہ
اور دوسری شرابین کہ خرما یا کشمش کے پانی کو جوش دیکر بناتے ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون یا جو
یا جوار وغیرہ سے تیار کرتے ہین اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی
باقی رکھتے ہین یہ سب شرابین بھی اُن تینون کے مانند نجس ہین اور حرام نزدیک محمد رح کے اگرچہ
ایک قطرہ بھی ہو دلیل اُنکی یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ لاوے
زیادتی سے اُسکی حرام ہی ایک قطرہ اُسکا اور جو چیز نشہ لانے والی ہی وہ شراب ہی یعنی مانند شراب کے ہی

حرمت اور نجاست مین اور نزدیک امام اعظمؒ کے جو چار شرابین پہلے کی ہین انکے سوا یہ شراب انگوری
اور شراب خرما تر اور شراب کشمش اور طلا انگوری کے سوا اور جو پہلی شرابین ہین یہ سب تو نجس
ہین نہ حرام ہان جو شخص لہو و لعب کے ارادہ سے پیوے تو حرام ہی اور اگر طاقت کے قصد سے
پیوے تو جائز ہی لیکن یہ قول امام اعظمؒ کا متروک ہی اور فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہی مسئلہ شراب سے
کسی طرح کا فائدہ اٹھانا درست نہین پس چاہیے کہ اس سے علاج چار پایہ کا بھی نہ کیا جاوے اور
نہ لڑکون کو دیجاوے اور نہ زخم کے مرہم مین ڈالی جاوے مسئلہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے
وقت سنت وہ ہی کہ اول بسم اللہ کہے اور آخر اسکے الحمد للہ اور کھانے کے قبل اور کھا کر ہاتھ دھووے
اور پانی تین گھونٹ کرکے پیوے اور ہر بار اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے مسئلہ گھوڑی کا
دودھ نشہ کے سبب حرام ہی اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہی مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی
سے مول لیوے تو وہ حلال ہی اور اگر کسی بت پرست سے لیوے تو حرام ہی مسئلہ ہدیہ قبول کرنے کے
لیے غلام اور لونڈی اور لڑکے کا قول بھی معتبر ہی فقط یعنی مثلاً کسی غلام نے کہا کہ یہ ہدیہ تمہارے فلانے دوست
نے بھیجا پس اسکا کہنا کفایت کرتا ہی مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ پانی پاک ہی یا کھانا ناپاک ہی دونون
صورت مین قول اسکا قبول کیا جائیگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہین اسنے خبر دی پانی کی نجاست
پر پس اس صورت مین دل مین سوچے جس طرف دل کی رائے غالب ہووے اسی پر عمل کرے پس اگر گمان غالب ہو
کہ کہنے والا سچا ہی پانی کو گرا دے اور تیمم کرلے اور اگر گمان غالب ہو کہ یہ جھوٹھا ہی تو وضو کرے اس سے لیکن بہتر
وہ ہی کہ وضو کرے اور پھر تیمم کرلیوے مسئلہ سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہی اور کپڑا یا نقدی
یا غلہ اس سے لینا درست نہین اسکے مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول کرنی ظالم امیرون اور
ناچنے والے اور گانے والے اور چلا چلا رونے والی عورتون کی اور قبول کرنا ہدیہ انکا منع ہی اگر اکثر مال
انکا حرام کا ہووے اور اگر جان لیوے کہ اکثر مال حلال کا ہی درست ہی

فصل دوسری

لباس اور اسکے مانند کے بیان مین کپڑا ستر ڈھانکنے کی قدر اور گرمی اور سردی جو ہلاکی پہونچانے والی ہین انکے دفع
کرنے کی قدر پہننا فرض ہی اور اس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کے لیے

مستحب ہی اور سنت وہ ہی کہ لباس انگشت نما نہ پہنے اور دو من اور ازار آدھی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک
بھی جائز ہی اور اس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہی اور سنت کی نیت سے شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہی
اور اسراف اور فخر دکھانے کی نیت سے زیادہ تکلف کرنا پوشاک میں مکروہ ہی یا حرام اور اگر یہ نیت نہو تو مباح ہی
اور زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مردون کو حرام ہین عورتون کو روا اور ایک روایت مین ہی کہ مطلق
سرخ رنگ مردون کو مکروہ ہی مگر خط دار درست ہی مانند سوسی کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اسکا دونون ریشم
ہون وہ عورت کو درست ہی نہ مردون کو مگر چار انگل کے برابر مانند سنجاف کے اگوٹی درست ہی اور
جو کپڑا کہ بانا اسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اسکو فقط لڑائی مین پہننا درست ہی اور جس کپڑے کا بانا
سوت اور تانا ریشمی ہی وہ مشروع ہی ہر حال مین وہ درست ہی اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہی
نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین کے منع ہی مسئلہ چاندی اور سونے کے زیور عورتون کو پہننا جائز ہی
اور مردون کو حرام ہی مگر انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی اور سونا اسکے نگینے کے چارون طرف لگا ہو درست ہی مسئلہ
اور ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا جائز ہی نہ سونے کے تار سے اور صاحبین کے نزدیک سونے کے تار سے
بھی جائز ہی اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی جائز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی کو انگوٹھی مہر کے لیے رکھنی سنت ہی
اور اون کو نہ رکھنی بہتر ہی مسئلہ جس برتن مین چاندی کی میخ وغیرہ ہو اسمین کھانا پینا اور چاندی کی جڑی
ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہی بشرطیکہ چاندی کی جگہ سے منہ لگانے اور بیٹھنے مین احتیاط کرے اور نزدیک
ابی یوسف رح کے مکروہ ہی اور امام محمد رح سے دو روایت ہین ایک مین تو جائز ہی اور دوسری مین منع مسئلہ
لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہی **فصل تیسری** وطی اور جو چیز خواہش دلانے والی وطی کی ہی
اسکے بیان مین اپنی جورو یا لونڈی کو پیچھے کی راہ سے یا حیض و نفاس مین وطی کرنی حرام ہی اور لواطت
حرام قطعی ہی جو اسکو حرام نجانے وہ کافر ہی اور اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہی اور
اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش مین چلنا پھرنا بھی حرام ہی حدیث
مین آیا ہی کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پانون کا زنا چلنا اور زبان کا زنا بد بات کہنا ہی اور
فرج ان سب کی تصدیق کرتی ہی یا جھٹلاتی ہی مسئلہ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہی مگر طبیب یا

ختنہ کرنے والے یا دائی یا ختنہ کرنے والے وغیرہم کو جائز ہی کہ ضرورت مین ضرورت کی قدر نظر کرین زیادہ
اور ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا درست ہی ستر عورت کے سوا یعنی ناف سے زانو تک نہ دیکھے اور ایک
عورت کو دوسری عورت کی ناف سے زانو تک بھی دیکھنا درست نہین اور باقی بدن دیکھنا جائز ہی اور
اسی طرح عورت کو غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہی بدون شہوت کے اور شہوت کے
حال مین ہرگز نہین درست اور مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروری کامون
کے واسطے باہر نکلتی ہی اُسکا مُنھ اور دونون ہاتھ دیکھنا درست ہی اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست
نہین قرآن مجید مین حق تعالےٰ نے فرمایا کہ کہو اے محمد مسلمان مردون کو کہ عورتون سے آنکھین بند کرین
اور شرمگاہ نگاہ رکھین اور کہو مسلمان عورتون کو کہ مردون سے آنکھین چھپا دین اور شرمگاہ نگاہ رکھین
اور حدیث مین آیا ہی کہ جسنے اجنبی عورت کی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ
اُسکی آنکھون مین ڈالا جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکھنا درست ہی لیکن مستحب یہ ہی
کہ شرمگاہ نہ دیکھے اور مان اور بہن اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکے جتنی عورتین محرمات ہین سب ہین اُنکے
اور غیر کی لونڈی کے سر اور مُنھ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور اُنکو ہاتھ لگانا درست ہی اگر شہوت سے
اُسکو امن ہو اور پیٹ اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنے مالک کے حق مین مانند اجنبی کے
ہی لیس اُسکو مُنھ اور دونون ہاتھ کے سوا باقی اعضا مالک کا دیکھنا درست نہین اور اجنبی عورت کی طرف
نکاح کے ارادے سے یا مول لینے کے وقت شہوت کے ساتھ بھی دیکھنا جائز ہی اور اسی طرح گواہ کو بھی
گواہ ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بھی انصاف کے وقت دیکھنا درست ہی مسئلہ خوجے اور
انختے کا حکم مرد کا ہی یعنی جسطرح عورت کو غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہی اسی طرح اُنھون سے بھی خوجہ کہتے
ہین ذکر کٹے ہوئے کو اور اختہ کہتے ہین جسکے خصیے نکال لیے گئے ہون مسئلہ حمل رہنے کے خوف سے عزل کرنا
یعنے وطی کرنے مین انزال کے وقت منی باہر ڈالنی یا منع ہی منکوحہ سے بغیر اذن اُسکے اگر وہ حرہ ہی
اور اگر وہ غیر کی لونڈی ہی تو اُسکے مالک کے بدون حکم نہین جائز اور اپنی لونڈی سے درست ہی بغیر
اذن اُسکے مسئلہ اگر کسی نے باندی مول لی یا کسی نے اُسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی اور سبب سے

ہاتھ لگالیں وطی اُسکی درست ہی اور نہ بوسہ نہ مساس جب تک اُسکے ملک مین آنے کے بعد ایک حیض
لیوا نہو لیوے اور اگر ماندی نابالغ ہی یا بڑھیا کہ حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینے کے وطی جائز ہوگی
مسئلہ اگر کسی کی ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونون کا ایک ساتھ کرنا شرع مین منع ہو مثلاً
دونون آپس مین بہن ہون پس اس صورت مین اگر اُن دونون مین سے ایک کے ساتھ اُسنے وطی کی تو
دوسری اُسپر حرام ہوگئی جب تک اُس موطی کی جزوی کو اپنی ملک سے الگ نہ کریگا یا کسی اور سے نکاح کر دیگا

فصل چوتھی کسب اور تجارت کے بیان مین حدیث مین آیا ہی کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہی
بعد فرضون کے ف یعنی جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا اُسکے اول مرتبہ اُنکا ہی بعد اُنکے
طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی اور سب کسبون سے بہتر کسب اپنے ہاتھ کا ہی داؤد علیہ السلام
زرہ اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کھاتے تھے اور بہتر کسب کیا ہی بیع مبرور ہی یعنی وہ بیع کہ فساد
اور کراہت سے پاک ہو ف فقہ مین تفصیل اُسکی لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پھر تجارت پھر
زراعت پھر ہاتھ کی کمائی مسئلہ بیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کے بیع اُسکی باطل ہی اور اگر
مبیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہو مانند اُس جانور کے کہ ہوا مین اُڑتا ہی یا وہ مچھلی کہ پانی کے
اندر ہو اُنکی بیع بھی باطل ہی ف ہان اگر جانور کو پھر آنے کی عادت ہو جس طرح کبوتر یا مچھلی ایسی
چھوٹے حوض مین ہو کہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہون اس صورت مین بیع اُنکی جائز ہوگی اور مانند شراب
اور سور کے کہ یہ دونون اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہین پر شارع کے نزدیک کچھ اُنکی قیمت
نہین پس یہ دونون یا اگر نقد روپون کے عوض بیچے جاوین اُنکی بیع بھی باطل ہوگی اور اگر مثلاً
کپڑے یا کسی اور اسباب کے عوض بیچے جاوین تو اس صورت مین بھی اُنکی بیع باطل ہوگی اور
اسباب کی بیع فاسد ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل جسمین بیع اور ثمن
دونون مال ہون اور بیچنے والا اور لینے والا دونون عاقل ہون خواہ وہ دونون اپنے واسطے خرید
فروخت کرتے ہون یا کسی اور کے وکیل یا ولی ہون اُسکو بیع نافذ کہتے ہین اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون
اجازت اُسکے بیچا نہ تو یہ اُسکا ولی ہی اور نہ وکیل اُسکو بیع موقوف کہتے ہین یہ بیع صحیح ہوئی لیکن

جب تک مال کا مالک اذن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہو اور باعتبار وصف کے نادرست
تو اسکو بیع فاسد کہتے ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کے عوض مین پس کپڑے کی بیع اصل مین تو درست ہے
لاکن شراب کے عوض مین فاسد ہے کیونکہ شراب شرع مین مال متقوم نہین ہے اور کپڑا مال متقوم ہے
پس مال کو بغیر مال کے ساتھ عوض کرنا درست نہین اور اگر کسی وجہ سے درست نہو اسکو بیع باطل
کہتے ہین مانند بیع مردار یا شراب کے بیع باطل مین خریدار مبیع کا مالک نہین ہوتا ہے کیونکہ اسلئے کہ
وہ مال نہین اور فاسد مین مبیع قبض کرنے کے بعد مالک ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا واجب ہے
اور اگر فسخ نکیا تو واجب ہوگا اسپر قیمت اسکی دینی نقدی مین سے مثلاً کسی نے شراب دیکر کپڑا
لیا پس لینے والے پر واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقود مین سے دیوے مسئلہ دودھ جو تھن دودھ والے
کے جانور کے تھنون مین ہے بیچ ڈالنا درست نہین یہ بیع باطل ہے کیونکہ اسمین دودھ ہونے مین
شک ہے احتمال ہے کہ ہوا ہو دودھ نہو مسئلہ جو بیع بیچنے والے اور مول لینے والے مین جھگڑا
ڈالنے والی ہو وہ فاسد ہے مانند بیع پشم کے بھیڑ بکری کی پیٹھ پر یا بیع کسی کڑی کی چھت مین یا
بیع ایک گز کپڑے کی تھان مین سے یا بیع کرنی مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار نے کہا کہ جسوقت
مینہ برسیگا یا ہوا زور کی چلیگی اس دن قیمت دونگا فقط ان صورتون مین جھگڑا ہونے کی وجہ
یہ ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ بال بھیڑ بکری کی پیٹھ سے ملا کے کاٹ لیوے یا کڑی اچھی سی
اچھی چن کر نکال لیوے یا گز بھر کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ لیوے یا مینہ برسنے اور تند ہوا چلنے
کے دن قیمت مال کی دیوے اور بائع اسوجہ سے راضی نہین ہوتا ہے اور اسکا راضی نہونا کھینچ تان
آپس کی نزاع کی ہے پس مشتری کو لازم ہے کہ اسطرح کی بیع فاسد کو فسخ کرے اور اگر مشتری نے
فسخ نکیا یا کہ بائع نے کڑی چھت سے نکال دی یا اور گز بھر کپڑا تھان سے پھاڑ دیا یا مشتری نے
مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہو جاویگی مسئلہ شرط فاسد سے بیع فاسد ہوجاتی ہے
شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضا سے عقد کے [illegible] لیکن جو شرطون کو عقد چاہتا ہے وہ انمین سے نہو اور
اسمین نفع ہو بائع کو یا [illegible]

اور وہ اپنا فائدہ حاصل کرنے کی عقل اور شعور رکھتا ہو اور اگر مبیع کو یہ لیاقت نہین ہی تو اُسکا
نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ بائع اُسپر اُسکا قبضہ کر دیوے
پس یہ شرط صحیح ہی فاسد نہین اسلیے کہ یہ شرط مقتضاے عقد کا ہی اور اگر بائع نے
کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اُسکو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط اگرچہ مقتضاے
عقد کا نہین ہی لیکن فاسد بھی نہین اسلیے کہ اسمین کسی کا نفع نہین اور اگر بائع نے گھوڑا
بیچا اس شرط پر کہ خریدار اُسکو فربہ کرے اسمین گھوڑے کو نفع ہی لیکن گھوڑا انسان نہین
ہی کہ نفع کو سمجھے اور مشتری سے فربہ ہونے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہین اسطرح
کی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنے کے بعد ایک
مہینے تک اُسمین رہا کرے پس یہ شرط فاسد ہی کیونکہ اُسمین بائع کو نفع ہی اور اگر کسی نے
کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اُسکو پیراہن سی دیوے پس یہ شرط فاسد ہی کسواسطے
کہ اسمین لینے والے کو نفع ہی اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا اُسکو لیکر آزاد کرے
پس یہ شرط فاسد ہی اس سبب سے کہ اسمین غلام کو منفعت ہی پس اسطرح کی بیع و شراء سے بچنا
واجب ہی کیونکہ ایسی شرطون سے بیع فاسد ہوتی ہی اور بیع باطل اور بیع فاسد کے مسائل کی زیادہ
تفصیل فقہ کی کتابون مین موجود ہی مسئلہ سود لینا حرام ہی بیع اور قرض دونون مین اور گناہ کبیرہ ہی
جو شخص اُسکی حرمت کا منکر ہی وہ کافر ہی مسئلہ ربٰو تو بیاج دو قسم پر ہی ایک بیاج نسیہ دوسرا
بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہی کہ نقد مال کو وعدے پر بیچے اور بیاج فضل وہ ہی کہ تھوڑے مال کو
بہت کے عوض بیچے پھر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک
امام اعظم رح کے دونون قسمین ربٰو کی حرام ہوتی ہین یعنی ربٰو النسیہ بھی اور ربٰو الفضل بھی اور قدر سے
مراد ہی کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزون مین سے ایک پائی جائے یعنے صرف اتحاد جنس پائی جائے
یا اتحاد قدر تو ربٰو النسیہ کا حرام ہوگا نہ ربٰو زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کے یا جوار عوض جوار کے
یا چنے عوض چنے کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا اور

تو فضل اور نسیہ دونوں اُنمیں حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں چیزیں اُنمیں موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنے کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کسواسطے کہ گیہون اور چنے دونوں ایک طرح کے کیل سے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا دونوں ایک صورت کی ترازو اور بٹون سے اور سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور بٹون سے بیچے جاتے ہین پس اُنمین قدر متحد ہی اور جنس مختلف اسلیے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر کزی کا کپڑے کے عوض اور گھوڑا گھوڑی کے عوض بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس موجود ہی اور قدر نہین اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونوں نہ پائی جائین تو فضل بھی اور نسیہ بھی مثلاً گیہون سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونوں جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی نہ اتحاد قدر کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے بدل یا لوہا سونے کے بدل بیچے اُسمین بھی فضل اور نسیہ دونوں جائز ہین کیونکہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کسواسطے کہ ترازو اور بٹے سونے کے اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور ہین اور اسی طرح اگر گیہون چونے کے عوض بیچے اُسمین بھی فضل اور نسیہ دونوں جائز ہین اسلیے کہ گیہون کے کیل اور ہین اور چونے کے کیل اور اور نزدیک امام شافعیؒ کے کھانے کی چیزون مین اور سونے چاندی مین ربوا جاری ہوگا اُنکی جنس متحد ہونے کی صورت مین اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونہ اور اُنکے مانند مین ربوا جاری نہوگا اور امام مالکؒ کے نزدیک کھانے کی چیزین اگر لائق ذخیرے کے ہوینگی تو اُنمین ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا جیسے تازے میوے اور ترکاری وغیرہ مین اُنکے نزدیک ربوا نہین ف تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ حدیث شریف مین حکم ہی کہ سونا اور چاندی گیہون جو کھجور نمک اُنکی جنس کے عوض لینے سونا عوض سونے کے اور چاندی عوض چاندی کے اور گیہون عوض گیہون کے اور جو عوض جو کے اور کھجور عوض کھجور کے اور نمک عوض نمک کے برابر بیچین اور اُسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونوں نہین ربوا اُنمین اتحاد جنس مین پس جب حدیث مین ان چھ چیزون کا ربوا ذکر ہوا علما نے اور چیزون کو انپر قیاس کیا لیکن ان چھ مین علت ربوا کی کیا ہی اسمین اختلاف ہی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اُنمین قدر ساتھ جنس کے علت

ربوا کی ہی اور قدر سے مراد وزن یا کیل ہی پس سونا چاندی شرع مین دونون وزنی ہین اور انمین وزن علت ہی
ربوا کا اور ان دونون کے سوا جو چیزین وزنی ہین مانند لوہے پیتل اور غیر اُنکے اُنمین بھی علت ربوا کی وزن ہی
ہی اور باقی گیہون جو خرما نمک یہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف مین نہون پس اُنمین کیل ربوا کی علت ہی
پھر جو چیزین کیلی ہین مانند چونہ وغیرہ کے اُنمین بھی علت ربوا کی کیل ہی پس خلاصہ قول امام اعظم کا یہ ہی
کہ چیزین خواہ وزنی ہون خواہ کیلی اُنکی جنس کو جنس کے بدل فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہی اور
اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیہون اور چنے کے اُسمین فضل حلال ہی اور نسیہ حرام اور اگر
جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائے اُسمین بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام چنانچہ اگر ایک تھان گزی کو
دو تھان گزی لیوے تو درست ہی اور امام شافعی رح کے نزدیک اُن چھون مین علت ربوا کی ثمنیت اور طعم
ہی پس سونے چاندی مین تو ثمنیت ہی اور باقی چارون مین قوت پس اُنکے نزدیک سونا سونے کے
عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر بیچنا اور اُسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ لینا درست ہی فضل اور
نسیہ اُنمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارون کا بھی یہی حکم ہی اور اُنکے سوا جن چیزون مین
قوت ہی مانند میوے اور ترکاری اور ادویات کے اُنکا بھی یہی حکم یعنی جنس کو جنس کے عوض برابر بیچنا اور
اُسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ دینا لینا درست ہی فضل اور نسیہ اُسمین نہین درست پس لوہے اور تانبے اور پیتل
اور چونہ اور اُنکے مانند مین فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ اُسمین نہ تو ثمنیت ہی اور نہ قوت اور
امام مالک رح کے نزدیک بھی سونے چاندی مین علت ربوا کی ثمنیت ہی اور باقی چارون مین قوت مع ذخیرہ یعنی
یہ چارون لائق ذخیرہ رکھنے کے ہین پس اُنکے نزدیک ان چارون کو اور اُنکے سوا جنمین قوت مع ذخیرہ ہی اُنکو اُنکی
جنس مین فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہی پس ترکاری اور جو میوہ کہ لائق ذخیرہ کے نہین ہین اُنکی
جنس کو جنس کی عوض فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا اُنکے نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہون کا آٹا گیہون کے
آٹے کے عوض برابر کیل اور تازہ خرما چھوہارے کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کے عوض برابر کیل بیچنا
جائز ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور صاحبون کے نزدیک نہین جائز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہو کر کم ہوئین مسئلہ
مال جو ذمہ مین یعنی جن مالون مین ربوا کا بیان ہو چکا اُنمین اچھی اور بری کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچھا مال کم ہو اور

برا اُس سے زیادہ ہو اچھے کے ساتھ کوئی اور جنس ملا دیوے مثلاً جو شخص سیر بھر اچھے گیہوں دیکر دو سیر بُرے
لینے چاہے تو اچھے کے ساتھ سیر یا دو سیر چنے وغیرہ ملا کے بیچے تاکہ بیع صحیح ہو جاوے اور حدیث میں آیا ہی کہ جس
قرض کے سبب قرض دینے والے کو قرض لینے والے کی طرف سے نفع پہونچے وہ قرض حکم ربوا کا رکھتا ہی پس
قرض دینے والے کو چاہیے کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکرے ہاں جس صورت میں دونوں کے درمیان
کھانے پینے اور دینے لینے کی رسم سابق سے چلی آتی ہو تو مضائقہ نہیں اور قرضدار کی دیوار کے سایہ میں بیٹھنا
بھی مکروہ ہی اور راہ کے خوف سے روپیوں کی ہنڈوی کرنی مکروہ ہی جس صورت میں ہنڈاون نفع لینا ٹھہرا اور اگر
ہنڈاون دیا جاوے اُس صورت میں تو حرام ہی اور بیاج مسئلہ جسطرح بیع فاسد اور بیاج سے پرہیز کرنا
واجب ہی اسی طرح اجارہ فاسد سے بھی پرہیز کرنا واجب ہی پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہی اگر وہ چیز مجہول
ہی تو اُسکی جہالت لس میں نزاع ڈالتی ہی اور اجارے کو فاسد کرتی ہی مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اس طور پر کہ
آج کے دن گیہوں کے دس سیر آٹے کی روٹی ایک درہم سے پکا دونگا یہ اجارہ فاسد ہوگا فساد کا سبب یہ
کہ روٹیوں کی پکوائی کے عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیاں کتنی ہیں یہ معلوم نہیں پس اگر اُسنے سب
پکا دی تو البتہ پکوانے والا بے عذر ایک درہم حوالے کریگا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو تہائی درہم دیگا یا کچھ بھی
نہ دیگا جب تک کام اُسکا پورا نہ کریگا اور یہ طلب کریگا پورا درہم اسلیے کہ اُسنے دن بھر مزدوری کی پس یہ جہالت
معقود علیہ کے ڈالیگی دونوں میں نزاع اور فاسد کریگی اُنکا اجارہ اور شرط فاسد سے بھی اجارہ فاسد
ہوتا ہی جسطرح اُس سے بیع فاسد ہوتی ہی مسئلہ اجرت لینے والے کے ہاتھ سے جو چیز تیار کیجاوے
اُسمیں سے بعض اسکی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نے ایک من گیہوں پیسنے
والے کو دیا اس شرط پر کہ اُس آٹے میں سے چوتھائی اُسکی پسوائی میں دیوے اور تین سیر آٹا آپ
لیوے یا کتا ہوا سوت جولاہے کو دیا اس شرط پر کہ تہائی کپڑا اُسکی بنوائی میں دیوے یا ایک من گیہوں
گدھے پر لادا یا دہلی لیجانے کو اس شرط پر کہ اُسمیں سے چوتھائی غلہ دہلی میں لدوائی کا دیوے اسیطرح کا اجارہ
فاسد ہی پس اُسمیں مزدوری جس طرح پر ٹھہری تھی وہ نملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کے واجب ہوگی لیکن اُتنا
جو مقرر کیا ہی اُس سے زیادہ نہ دیجاوے مسئلہ بیچنے والے کو حرام ہی کم کرنا بیع کا وزن میں اور لینے والے کو

حرام ہی کم کرنا قیمت کا وزن مین حق تعالی نے کم کرنے والون کے حق مین ویل للمطففین فرمایا اور
بیع کی قیمت ادا کرنے مین اور قرض جلد دینے کا ہی اُسکے ادا کرنے مین اور مزدور کی مزدوری ادا
کرنے مین بیفائدہ تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہوکر حق ادا کرنے مین دیر کرنی
ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دیدے اُسکے پسینا خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا
کرتے تھے جسقدر آپکے ذمے واجب ہوتا تھا اُس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً آدھے وسق کی جگہہ مین ایک وسق اور
اور ایک وسق کی جگہہ مین دو وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسقدر تیرا حق ہی اور اسقدر زیادتی ہماری طرف سے
ہی پس جان لو کہ بدون شرط کرنے کے اسطرح کا زیادہ دینا جائز ہی یہ سود نہین بلکہ مستحب ہی اور عہد شکنی
اور فریب اور جھوٹھ یہ تینون حلال کسب کو حرام کر دیتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین ڈھیر
گیہون کا دیکھا جب ہاتھ مبارک اُسکے اندر کیا تو ڈھیر کے بیچ مین گیہون گیلے پائے پس فرمایا کہ یہ کیا ہی
بائع نے کہا کہ پانی مینھ کا اُسمین پہونچا تھا آپنے فرمایا گیلے گیہون کو ڈھیر کے اوپر کیون نہین کیا جو
ہر کوئی فریب دیوے مسلمانون کو وہ ہمارے مین سے نہین مسئلہ جوانمردی کرنی یعنی اپنے حق سے
درگذر کرنا بیچنے اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے مین مستحب ہی اور اگر لینے والا کچھ پشیمان
ہووے اور بیچنے والا اُسکی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حق تعالی بیچنے والے کے گناہون کو بخش دیتا ہی
مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین بدون فرق کے پہلے قیمت کہہ دینی واجب ہی بیع مرابحہ وہ ہی
کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافہ کے ساتھہ بیچے اور تولیہ وہ ہی کہ سابق قیمت کے ساتھہ بیچے اور
اگر مبیع پر قیمت کے سوا مانند مزدوری لدوائی اور ڈھوائی کے خرچ ہوا ہو اُسکو بھی قیمت کے ساتھہ
ملا دیوے اور کہے کہ اسقدر روپے میرے اس اسباب مین خرچ ہوئے اور یون نہ کہے کہ اتنے روپے سے
مین نے خرید کیا تا کہ جھوٹھ نہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم سے بیچا اور مول
لینے والے نے ابتک روپے اُسکو نہین دیے پھر اُس بائع نے اُسی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے
مول لیا یا اُس کپڑے کو ایک اور کپڑے کے ساتھہ دس درم سے خرید کیا یہ بیع صحیح نہوگی کسواسطے کہ
حکم ربا کا ہوا اسکے ہی مسئلہ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہین ف مثلاً دس من گیہون خرید کیے

اور ابتک اُسپر قبض نہین کیا پھر اُنکو کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالنا درست نہین مسئلہ اگر مال کیلی خرید
کیا کیل سے تول لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اُسکے
دوسرے کے ہاتھ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پہلے خریدار کو اُن مول لیے ہوے غلہ مین سے کچھ کھانا
یا کسی اور کے ہاتھ بیچنا درست نہوگا جبتک دوبارہ کیل نکریگا پہلے خریدار کا کیل کرنا کفایت نکریگا
کیونکہ شاید دوبارہ کیل کرنے مین کچھ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا ہی نہ اسکا مسئلہ نجش
حرام ہی اور نجش وہ ہی کہ کوئی شخص لاڑھیاپن سے یعنے خریدنا منظور نہو اور اپنے تئین خریدار ظاہر
کرکے مبیع کی قیمت بڑھاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کھا جاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید
کرتا ہی اور نرخ اُسکا معین کر رہا ہی یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اُس چیز کے لینے پر یا اُس
عورت کے نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہی پیغام دینا جبتک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف رہے
مسئلہ شہر سے نکل کے اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگرون سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اُنکا مول لیوے
اُسکو تلقی جلب کہتے ہین پس اس طور پر خریدنے مین اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع ہی اور اگر اُنکو ضرر نہین تو
تو درست ہی مگر جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرون سے چھپاویگا تو فریب ہوگا اور مکروہ ہی مسئلہ شہر کے لوگ
سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر مین قیمت گران کرکے بیچین تو مکروہ ہی جس حال مین شہر کے اندر ہووے قحط
اور تنگی مسئلہ جمعہ کی اول اذان کے وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہی مسئلہ اگر دو بردے چھوٹے ہون اور
آپس مین محرمیت کی قرابت رکھتے ہون اُنکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہی اور منع اور اگر ایک اُن دونون مین سے
چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اس صورت مین بھی منع ہی بلکہ نزدیک بعض کے یہ بیع جائز نہین مسئلہ مردار کی
چربی بیچنی نہین درست اور نجس روغن کا بیچنا درست ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک اور اماموں کے
نہین درست اور آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا نہووے تو بیچنا اُسکا مکروہ ہی نزدیک امام اعظم کے
اور اگر ملا ہی تو جائز ہی اور گوبر کا بیچنا بھی درست ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک اِن
چیزون مین سے کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین اُس سے فائدہ اُٹھانا بھی
درست نہین مسئلہ احتکار یعنے بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانورون کا مکروہ ہی

جس شہر مین شہر کے لوگون کو اُس سے ضرر پہونچے اور نزدیک امام یوسفؒ کے جس جنس کو بند رکھنے
سے عوام کو ضرر ہووے اُسکا بند رکھنا منع ہی حاکم کو چاہیے کہ بند رکھنے والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے
زیادہ بیچے پس اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچے مسئلہ اگر اپنی کھیتی کا غلہ بند رکھا یا دوسرے شہر سے مول لاکر
بند رکھا تو یہ احتکار مین شامل نہین مسئلہ بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہی نرخ مقرر کرنا اگر جس وقت غلہ
بیچنے والے بنیے غلے کی گرانی کرنے مین زیادتی کرین تو اس صورت مین عقلمندون کے مشورے کے
ساتھ نرخ تعین کرین فصل پانچوین متفرق مسئلون کے بیان مین تیر اندازی مین اگھوڑے یا اونٹ یا گدھے
یا خچر دوڑانے مین ایک دوسرے سے سابقت کرنا درست ہی اور اگر آگے نکل جانے والے کے لیے صرف ایک
طرف سے کچھ مقرر کیا جاوے یہ بھی درست ہی اور اگر دونون طرف سے ایک دوسرے پر مقرر کرین تو
حرام ہی مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا اور درمیان ہو اور کہا جاوے کہ اگر ایک آدمی دو پر سبقت کریگا
تو اسکو اُستد ملیگا اور اگر دو شخص آگے نکل جاوین تو کچھ نہ ملیگا اس صورت مین تیسرے سے
کچھ نہ لیا جاویگا اور ان دونون مین سے جو شخص آگے نکل جاوینگے وہ دوسرے سے لیوے اور یہی حکم ہی
اُس صورت مین کہ دو طالب علم ایک مسئلے مین اختلاف کرین اور چاہتے ہین کہ اُستاد کے روبرو
بیان کرین پس جسکا حکم اُستاد کے موافق ہو اُسکے لیے کچھ مقرر کرین مسئلہ ولیمہ نکاح کا سنت ہی اور
جو شخص اُسمین بلایا جاوے چاہیے کہ قبول کرے اور بغیر عذر کے قبول نکیا تو گنہگار ہوگا
ف ولیمہ نام ہی اُس کھانے کا کہ بعد نکاح کے جو یارون کی ضیافت شکریہ کیا کرتے ہین مسئلہ
دعوت کے کھانے مین سے اپنے گھر مین کچھ نہ لاوے اور سائل کو بھی نہ دیوے مگر مالک کی اجازت سے
اور اگر جانے کہ اُسجگہ لہو یا راگ ہی تو حاضر نہووے اور دعوت قبول نکرے اور اگر بعد حاضر ہونے کے جانا
پس اگر منع کی طاقت رکھتا ہی تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکھے تو اس صورت مین اگر وہ لوگ کہ پیشوا ہی یا
کھانے کی مجلس مین لہو ہی تو بھی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا نہ پیشوا ہی اور نہ لہو کھانے کی مجلس مین ہی تو
بیٹھ جاوے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تھا مین قبل پیشوا ہونے کے پس صبر کیا مین نے
مسئلہ راگ حرام ہی کسواسطے کہ وہ روکتا ہی خدا کی یاد سے اور خواہش دلاتا ہی شہوت کو گناہون کی طرف

اور جبین آدمی کو راگ سے خواہش گناہ کی طرف نہو مثلاً ایک درویش صاحب نفس مطمئنہ کا ہی خدا کی محبت اور عشق کے سوا اور کچھ میل اور رغبت اسکے سر مین نہون پھر یہ درویش جو مرد قابل شہوت کے نہین ہی اُسکی زبان سے کوئی کلام موزون آواز موزون کے ساتھ سُنے اور وہ کلام اُسکو یاد الٰہی سے مانع نہو بلکہ خواہش دلاوے خدا کی محبت کی پس اسکے حق مین انکار کرنا نچاہیے خواجہ عالیشان بہاوالدین نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکھتے تھے اُنھون نے فرمایا کہ نہ مین یہ کام کرتا ہون کسواسطے کہ یہ سنت نہین ہی اور نہ انکار کرتا ہون اور ملاہی اور مزامیر اور طنبور اور ڈھول اور نقارہ اور دف اور غیر انکے سب حرام ہی بالاتفاق مگر طبل یعنے نقارہ غازیون کا یا دف بجانا نکاح کی خبر کے لیے جائز ہی مسئلہ شعر کلام موزون ہی پس جو شعر کے مضامین خدا کی حمد اور رسول کی نعت اور مسائل دینیہ پر اور جو نیک باتین ہین اُنپر شامل ہون پس ایسے شعر کہنے درست ہین اور جس شعر کے مضامین بُرے ہین اُسکا کہنا اور پڑھنا دونون بُرا ہی لیکن جو شعر نیک ہو اُسمین بھی اکثر اوقات ضائع کرنا مکروہ ہی مسئلہ ریا اور سمعہ یہ دونون عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہین یعنی جو شخص عبادت کرتا ہی لوگون کو دکھانے یا سُنانے کے لیے خدا کے نزدیک ثواب اُسکا نہوگا مسئلہ غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی کہنی گو وہ بُرائی اُسمین ہی حرام ہی خواہ اُسکے دین کی برائی کہے خواہ شکل صورت کی خواہ اُسکے حسب ونسب کی یا انکے سوا اور جس بات مین اُسکو بُرا معلوم ہو اُسکی کہنی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام نہین ہی اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کرکے کہے اور اگر ایک شہر کے سارے لوگون کی غیبت کریگا تو غیبت نہوگی مسئلہ چغلی کھانی یعنی ایک کی بات دوسرے کو پہونچانی کہ جسمین اُنکے درمیان سبب ناخوشی کا ہووے یہ بھی حرام ہی مسئلہ گالی دینا دوسرے کو زبان سے یا سر یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے اشارے سے یا ستانا دوسرے کو اسطور سے کہ جسمین اُسکی بے عزتی ہو حرام ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مال اور آبرو کی حرمت اُسکے خون کی حرمت کے مانند ہی اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے بہت حرمت دی ہی لیکن مسلمان کے خون اور مال اور آبرو کی حرمت تجھسے زیادہ ہی

کرنے والا کافر ہے اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے مسئلہ خوجون یعنی خدمت
لینی بکرو درست ہے مسئلہ بالون کو پیوند لگا کر لنبا کرنا حرام ہے خصوصًا جوڑ لگانا آدمی کے بالون سے
بڑا گناہ ہے مسئلہ اذان دینے پر اور امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور انکے سوا اور عبادات پر مزدوری
لینی جائز نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک دو پیرون کے اماموں کے جائز ہے اور اس زمانے مین
فتویٰ اس بات پر ہے کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہے مسئلہ نوحہ کرنے اور گانے پر اور انکے سوا
گناہ کے اور کامون پر اجرت لینی اور نر جانور کو مادہ کے ساتھ جفت کرانے کی اجرت لینی حرام ہے مسئلہ
قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیون کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت
کے بدون شرط کے مسئلہ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہین اور باندی
اور ام ولد کو درست ہے اور خالی مکان مین غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آزاد ہو
خواہ لونڈی حرام ہے مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق انکی گردن مین ڈالنا حرام ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت اخیر کلام مین نماز کے لیے اور غلام لونڈی کے
ساتھ نیکی کرنیکے لیے وصیت فرمائی پس چاہیے کہ اپنے غلام لونڈی کو جو آپ کھاوے سو کھلاوے
اور جو آپ پہنے سو پہناوے اور اوسکی طاقت سے زیادہ کام مین حکم نکرے اور اگر کسی سخت کام مین
حکم کرے تو چاہیے کہ آپ بھی اسکے شریک ہووے مسئلہ جس غلام کے بھاگنے کا اندیشہ ہووے اسکے
پانو مین بیڑی ڈالنی جائز ہے مسئلہ غلام کو مولی کی خدمت سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ داڑھی کترواکر
ایک مشت سے کم کرنی حرام ہے اور داڑھی وغیرہ سے سفید بالونکو اوکھاڑنا مکروہ ہے اور داڑھی چھوڑنی
اور مونچھ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیر ناف کے بال منڈانا سنت ہے مسئلہ مرد اور عورت کو
حمام مین داخل ہونا درست ہے اگر پردہ ہو اور ازار پہنے ہون مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور برے
کامونکو منع کرنا واجب ہے پس اگر مقدور رکھتا ہو تو ہاتھ سے منع کرے اور اگر ہاتھ سے نہو سکے تو
زبان سے اور اگر زبان سے نہو سکے یا زبان سے ہو سکتا ہے لیکن اثر نہین کرتا ہے تو دل سے برا مانے اور محبت انکی
ترک کرے اور اگر اسقدر بھی نکیا تو انکے وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست کے خدا کی تابعداری کو

خدا کے واسطے اور بغض رکھنا خدا کے دشمنونکو خدا کے واسطے فرض ہے مسئلہ جب کسی نے احسان کیا ہو
احسان کرنے والے کا احسان ماننا اور اوسکے احسان کا بدلا دینا مستحب ہے یا واجب اور احسان کا انکار
کرنا اور ناشکری کرنی بڑا گناہ ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے بندے کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر
نکیا مسئلہ علما اور صلحا کی مجلس مین بیٹھنا بہتر ہے اگر میسر ہوا اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے مسئلہ
پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجنا بڑی کثرت سے مستحب ہے اور خدا کا ذکر اور پیغمبر کے درود سے مجلس خالی ہونی
مکروہ ہے مسئلہ مردون کو صورت بنانی عورتونکی اور عورتونکو صورت بنانی مردونکی اور خواہ مرد
ہون خواہ عورت اونکو صورت بنانی کافرون اور فاسقون کی حرام ہے مسئلہ کوئی الایم جانور کو
بغیر غرض کہانیکے قتل کرنا حرام ہے اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہے مسئلہ مسلمان کا حق مسلمان پر چھ
چیزین ہین بیمار کی عیادت کرنا جنازہ مین حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ
کہنا لیکن جب وہ الحمد للہ کہے تب ورنہ اور پیچھے دونون حال مین خیرخواہی کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکھے مسلمانونکے
واسطے جس چیزکو پیار رکھتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور ناپسند کرے انکے حق مین جس چیزکو ناپسند رکھتا ہے اپنے حق مین مسئلہ
سلام کا جواب دینا واجب ہے مسئلہ جان تو کبائر تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب کبیرون سے بڑا ہے اور
اسکے قریب ہے گناہ مین عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد رافضی وغیرہم کے دوسرا حقوق بندون کا ہلاک کرنا
یعنے ظلم کرنا مسلمانون کے مال پر اور خون کرنا اور بیعزت کرنا حق تعالی حق اپنے بخشے گا اور حقوق
بندون کے نہ بخشے گا امام بغوی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے
فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کی جانب سے پکارنے والا پکاریگا اے امت محمد حق تعالی نے تم سے
مومن مردون اور مومن عورتونکو بخشدیا تم بھی سب آپسمین حقوق ایک دوسرے کا بخشو اور بہشت مین داخل ہو
حافظ نے فرمایا بیت مباش در پی آزار ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست یعنی کوئی گناہ
برابر اس گناہ کے نہین تیسرا القصور کرنا خاص خدا کے حقوق مین یعنی اسکی بندگی بجا نلائی پس جو کہ
حدیثون مین آئے ہین اونکو ایک ایک کرکے مین شمار کرتا ہون شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی
کرنا کسی کو ناحق مار ڈالنا جھوٹھ قسم کہانا جھوٹی گواہی دینا اور خاوند والی عورت کو زنا کی

تہمت کرنا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور وہ جہند کا فرون کی لڑائی سے بھاگنا اور جادو کرنا
اور اولاد کو قتل کرنا جسطرح کفار لڑکیون کو قتل کر لیتے تھے اور زنا کرنا خصوصاً ہمسایہ کی عورت سے
حدیث مین آیا ہے کہ دس عورت کے ساتھ زنا کرنا کمتر ہے یعنے گناہ اوسکا بہت کم ہے بنسبت اسکے
کہ زنا کرے ہمسایہ کی عورت کے ساتھ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہ لڑائی کرنی ہے خدا اور رسول کے
ساتھ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہے کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے
مان باپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہ نے کہ مان باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا فرمایا کہ جب
دوسرے کے مان باپ کو گالی دیگا تو وہ اوسکے مان باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف
کرنی حرام ہے حدیث مین آیا ہے کہ حقتعالی اوس سے غضبناک ہوتا ہے اور عرش اوسکے سبب سے کانپتا ہے مسئلہ
اگر کسی نے کسی پر لعنت کی پس جسپر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت اوس
لعنت کرنے والے پر پھر آتی ہے ف حدیث مین آیا ہے کہ منافق کی علامتین چار ہین جھوٹھ بولنا اور
وعدہ خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پھر دغا کرنا اور جھگڑے کے وقت گالی دینا
مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتھ اگرچہ قتل کیا جاوے
تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجھکو کہ چھوڑ دے اپنی جورو اور
مال اور اولاد کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اسقدر ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے
سوا اور کے واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو
حکم کرے کہ زرد پہاڑ کے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ مین پہونچا پس عورت
کو چاہیے کہ اسیطرح کرے مسئلہ حدیث مین آیا ہے کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہے کہ اپنی بی بی کے ساتھ
خوب ہو دے اور مین اپنی بیبیون کے حق مین خوب ہون اور عورت بائین پسلی سے پیدا کی گئی راست ہونا
ممکن نہین پس اوسکی کجی پر صبر کرنا چاہیے اور نیکی چاہیے کرنی کہ عورت کو دشمن نہ بنا رکھے اگر راضی
نہو تو طلاق دیوے مسئلہ گناہ صغیرہ کو سہل جاننا کہ ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو قطعی
صغیرہ گناہ ہے اوسکو حلال جاننا کفر ہے بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا انس نے کہ

بہت کی مون کو کہ سب کرتے ہو اور اونکو بال سے باریک اور سحر سے زیادہ جانتے ہو اور ہم سب
ان کا مون کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہلاک کرنے والی چیزون مین سے جانتے تھے
فقہ شرع مین باتین بہت ہین بڑی بڑی کتابین اون باتون سے بہری ہین کفایت کے قدر ان
دو ورقون مین لکھی گئین زیادہ اس سے اگر حاجت پڑے تو عالمون کی طرف رجوع کرنا ہو سکتا ہے

کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجکو اللہ تعالی یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ایمان و اسلام اور
شریعت کی صورتین ہین یعنی شرع کے ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور مغز درویشون
کی خدمتون مین تلاش کرنی چاہیے اور یون نہ کہا چاہیے کہ حقیقت شریعت سے خلاف ہے یہ بات جاہلون
کی ہے اور اسطور پر کہنا کفر ہے بلکہ یہی شریعت ہر اولیاء اللہ کی خدمتون مین اور رنگ پیدا کرتی ہے
یعنے دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ علمی اور اللہ کے سوا جتنے علاقہ ہین سب سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس
کی برائیان دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی مین خلوص پیدا ہو جاتا ہے پس یہی شریعت
اُسکے حق مین مغز ہو جاتی ہے اور اوسکی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ بہم پہونچاتی ہے یعنے دو رکعت اسکی
اور ونکی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اوسکے صوم و صدقہ وغیرہ کا بھی ہوتا ہے رسول
علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سب احد کے پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ مین خرچ کروگے ایک سیر یا آدھ سیر
جو کے برابر نہو گا جو صحابہ نے خدا کی راہ مین دیے ہین یہ مرتبہ اونکے قوت ایمان اور اخلاص کے
سبب سے تھے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشون کے سینے سے چاہیے ڈھونڈھنا
اور اوسی نور سے اپنے سینے کو چاہیے روشن کرنا تا ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت ہو جاوے
قرآن شریف مین ولی متقی کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا کہ علامت اولیاء اللہ کی وہ ہے کہ اونکی
صحبت سے خدا یاد آوے یعنی اونکی صحبت سے محبت دنیا کی کم ہو جاوے اور محبت خدا کی زیادہ ہووے
لیکن جو آدمی متقی نہین ہوتا ہے وہ ولی نہین ہوتا ہے مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے بیت اے بسا
ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستی نباید داد دست رباعی باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت و ز تو نرمید زحمت آب و گلت

نہ بہ اندر ضیحتش گرد ِ ایشان میباش ✦ ور نہ گردند رنج عزیزان بجلست ✦ الحمد للّٰہ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ترجمہ باب کلمات الکفر فتاوائے برہانی سے

کلمات کفر اور بدعت کے بیان میں دستور القضاۃ میں غایۃ السروجی سے نقل کیا کہ ایک مسئلے میں اگر کئی وجہ انتزاعی ہوویں اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوی کفر پر نہ چاہیے دینا شیخین کو لیعنے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے سے کافر ہوتا ہی اور علی کرم اللہ وجہہ کو ان دونوں پر فضیلت دینے سے کافر نہوگا بدعتی کہلا دیگا خدا کے دیدار انکار کرنے سے کافر ہوتا ہی اور یوں کہنا کہ خدا کا جسم ہی اور ہاتھ پاؤں ہیں یہ کفر ہی اگر کفر کے کلمے اپنے اختیار سے کہیگا اور نہیں جانتا ہی کہ یہ کفر کا کلمہ ہی کافر ہوگا نزدیک اکثر علما کے اور نہ معاشقہ کا عذر قبول نہوگا اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوے تو کافر نہوگا اگر ارادہ کیا کافر ہونے کا ایک ساعت ویا دو کے بعد لیس بالفعل کافر ہو جائیگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہیگا یا فرض کو فرض نہ جانیگا تو کافر ہوگا اگر گوشت مردار کا بیچتا ہی اور کہے کہ یہ گوشت مردار کا نہیں حلال گوشت ہی تو کافر نہوگا مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا ہی اگر وہ کہے کہ نہیں تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہ ہی کہ اگر قطعی گناہ میں اس طور پر انکار کریگا تو کافر ہوگا نہیں تو نہیں اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بھی میں اپنا حق اس سے لونگا کافر ہوگا اگر کہے کہ خدا تیرے مقابلے میں کفایت نہیں کرتا ہی میں تیرے ساتھ کیونکر کفایت کر سکونگا تو کافر ہوگا اگر یوں کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہی اور زمین پر تو ہی کافر ہوگا اگر کسی کا لڑکا مر جاوے اور وہ کہے کہ خدا اسکا محتاج تھا کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہے کہ خدا نے تجھ پر ظلم کیا پس یہ شخص کافر ہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم کہے کہ اے خدا تو اُسے مت قبول کر اگر تو قبول کرے تو میں نہ قبول کرونگا کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ میں عذاب اور ثواب سے بیزار ہوں کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کے نکاح کرے اور کہے کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا میں نے یا کہے کہ فرشتوں کو گواہ کیا میں نے کافر ہوگا اور مجمع النوازل میں لکھا ہی کہ اگر کہے داہنے یا بائیں فرشتوں کو گواہ کیا میں نے تو کافر نہوگا اگر کسی جانور نے آواز کی پس کہا کہ شیر ہی یا کہا کہ غلہ مہنگا ہوگا یا کسی جانور نے آواز کی پس سفر سے پھر لیعنے گھر سے نکلا تھا سفر کے قصد سے جانا موقوف کیا

اس شخص کے کفر میں اختلاف ہی اگر کہے کہ خدا جانتا ہی کہ میں ہمیشہ تجھکو یاد کرتا ہون اُس میں بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا
اگر کہیگا خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی میں ایسا ہون کہ جسطرح اپنی خوشی اور غمی میں ہون اس صورت میں بھی بعضے
نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا کہ اگر اُس آدمی کی نیکی اور بدی میں اپنی جان و مال سے اسطرح حاضر رہتا ہی کہ جسطرح
اپنی نیکی اور بدی میں مستعد رہتا ہی تو کافر نہوگا اگر کہے کہ قسم خدا اور تیرے پاؤن کی کافر ہوگا اگر کہے
کہ روزی خدا کی طرف سے ہی لیکن بندے سے ڈھونڈھ لینا چاہیے تو کافر ہوگا اگر کہے کہ فلانا اگر نبی ہوگا
اُس پر ایمان نہیں لاونگا یا کہے کہ اگر خدا تعالی نماز کا حکم کریگا میں تو بھی نماز نہ پڑھونگا کافر ہوگا یا کہے کہ اگر قبلہ
اس طرف ہوگا تو نماز نہ پڑھونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام گیہون
نہ کھاتے تو دوسرا کوئی کہے پس ہم سارے جولاہے ہین کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام اگر گیہون نہ کھاتے
تو ہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتے تھے دوسرا کہے کہ یہ بے ادبی ہی
کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن ترشنا سنت ہی دوسرا کہے کہ اگرچہ سنت ہی مگر ہیچ نہ تراشونگا کافر ہوگا اور اگر کہے کہ
سنت کیا کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر مشروع کرتا ہی دوسرا اُسکے قول رد کرنے کے واسطے کہے کہ یہ کیا
شور و غل تمنے مچایا کافر ہوگا فتاوے سراجی میں لکھا ہی کہ قرض مانگنے والا اگر کہے کہ وہ اگر جہان کا خدا ہی
تو بھی اُس سے میں اپنا قرض لے آونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہی تو بھی لے آونگا کافر ہوگا اگر کسی نے
کہا کہ حکم خدا کا اسی طرح ہی دوسرا کہے کہ میں خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوی دیکھکر کہے کہ کیا
ایک بار نامہ تو فتوے کا لایا اگر شریعت کو بیکار جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہی دوسرے نے
اُسکو دیکھا اور کہا کہ تو دیکھتا رہ شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ فلانے آدمی کے ساتھ صلح کر اُسنے کہا
بت کو سجدہ کرونگا لیکن اُس سے صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ منظور اُسکا یہ ہی کہ ایک بت کو سجدہ کرنے سے
بھی زیادہ بری اُسکے ساتھ صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق متقیون سے کہے کہ آؤ مسلمانی کی سیر کرو اور
اشارہ کرے فساق کی مجلس کی طرف تو کافر ہوگا اگر کسی شرابخوار نے کہا کہ خوش رہے وہ آدمی کہ خوش
رکھتا ہی ہماری خوشی پر ابوبکر عثمان نے کہا کہ وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہی دانشمند شوہر
پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جبتک حرام مجکو ملے حلال کے گرد کیون پھرون میں کافر ہوگا

اگر کوئی بیماری کی حالت میں کہے کہ اگر چاہے تو مجھکو مسلمان مار چاہے تو کافر مار کافر ہوگا فتاوے سراجیہ میں
لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا ہماری مجلس کشادہ کر یا کہا کہ مجلس ظلم ست کر ابو النصر نے توقف کیا اسکے کفر میں ظاہر ہے
کہ کافر ہوگا کسواسطے کہ ظلم پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہی اگر دوسرا کہے کہ تو نے جھوٹ کہا
کافر ہوگا اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا عیب کریگا اور دست مبارک کو حقارت سے موباک کہیگا تو کافر
ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوگا اور امام ابو القاسم
نے کہا کہ کافر نہوگا اسلیے کہ البتہ کبھی اُس نے عدل کیا ہوگا حمادیہ اور سراجیہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی اعتقاد
کرے کہ خراج وغیرہ جو بادشاہ کے خزانے میں داخل ہوتا ہے سب بادشاہ کے ملک ہیں تو کافر ہوگا اور سراجیہ
میں لکھا کہ اگر کوئی کہے کہ تو علم غیب رکھتا ہے وہ کہے کہ ہاں تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر خدا بہشت مجھکو
بخشے میں لیجاوے تو تیرے بغیر بہشت نہ لوں اسکے کفر میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ میں
مسلمان ہوں وہ کہے کہ تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت کافر ہوگا اور جامع الفتاوی میں لکھا ہے کہ اگر وہ ہے کہ
کافر ہوگا سراجیہ میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ اگر فرشتے اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیرے پاس چاندی نہیں ہے
تو بھی یقین نکرونگا کافر ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اے کافر اور وہ کہے کہ اگر میں ایسا نہوتا تو تیرے
ساتھ خلا ملا نہ رکھتا بعضوں نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا نہوگا اگر کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے
کافر ہوگا کسواسطے کہ مراد اُسکی کیا ہے وہ دور رہنا اُس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ کہے کہ اتنی مدت
تو نے نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا یا یوں کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا میں نے کافر ہوگا اگر کوئی کسی
سے کہے کیا کافر ہو گیا تو وہ جواب دے کہ تو اپنے نزدیک ہمکو کافر جان لیا کر کافر ہوگا اگر کہے میرے تئین
اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے کافر ہوگا لازم ہے کہ توبہ کرے پھر اُس عورت سے نکاح پڑھ لیوے
اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجھکو مسلمانی بتلا تا کہ تیرے نزدیک میں مسلمان ہو جاؤں اگر مسلمان
کہے توقف کر جب تک فلانا عالم یا فلانے قاضی کے پاس جاوے تو کہ وہ تجھکو بتلا دینگے پس اسوقت
اُسکے نزدیک مسلمان ہونا اسکے کفر میں اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی واعظ کہے
قصد کرکے کہ فلانے دن وعظ کی مجلس میں تو مسلمان ہونا اس صورت میں فتوی یہ ہے کہ واعظ کافر ہوگا

اگر کہے کہ تجاوز عبادتیا لے نماز روزے سے جلدی اُٹھا رہے کافر ہوگا اگر کہے کہ گذشتہ دن نماز [illegible]
تا حلاوت بے نمازی کی تو کہے کافر ہوگا اگر کہے کہ کلام عقلمندوں کا بھی مثل قرآن ہے اور کلام کا قرآن [illegible]
وہی ہے یعنے دونوں کا کلام ایک ہے تو کافر ہوگا اور اگر اُس کلام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کریگا تو کافر
نہوگا دعا مانگنے میں یوں کہنا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجھ سے دریغ مت رکھ یہ لفظ البتہ کفر ہیں [illegible]
اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہو جا اس صورت میں تو اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی کہنے والا
کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لیے خواہ غیر کے لیے کفر ہے صحیح وہ ہے کہ اگر کفر کو برا جانتا ہو لیکن
چاہتا ہے کہ دشمن کافر ہو جاوے اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر نہوگا اگر کوئی شخص شراب پینے
کی مجلس میں البتہ جگہ پر دو اعلٰی کے مانند ٹھٹھا ہنسی کی باتیں کرے اور سارے اہل مجلس ان
باتوں سے ہنسیں اور خوش ہو ویں تو وہ سب کافر ہو وینگے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے
کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو کرے اور کہے کہ شراب
حلال ہوتی یا روزہ مہینے رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر نہوگا اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے
کہ یہ کلام میں نے نہیں کیا اور حال یہ ہے کہ اُسنے کیا ہے پس اسکے کفر میں دو قول ہیں قول صحیح یہ ہے
کہ کافر نہوگا اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر قسم کھانے والا اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کلام میں جھوٹ
بولنا کفر ہے اس صورت میں وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہیں رکھتا ہے تو نہوگا حسام الدین کا فتوی امام
سرخسی کے قول پر ہے امام طحاوی نے کہا کہ مومن ایمان سے خارج نہوگا مگر جب انکار کریگا اُس چیز کا کہ
جسپر ایمان لانا واجب ہے امام ناصر الدین نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقینا مرتد ہو جاتا ہے اس چیز
کے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا کیا جائیگا اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے میں شک ہو اُس
امر کے ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نہ چاہیے کرنا کیونکہ امر یقینی زائل نہیں ہوتا ہے شک کے سبب اور حال
یہ ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ہے مسلمان کو کافر کہنے کا فتوی جلدی نچاہیے دینا لیکن
کفار کے اکثر وے جیسے کلمہ کفر کا کہا علمانے اُسپر بھی حکم کفر کا نہیں فرمایا بلکہ فرماتے ہیں کہ ایمان [illegible]
تاتارخانی میں ینابیع سے نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ جبتک کفر پر اعتقاد نہ کریگا کافر نہوگا اور ذخیرہ میں

لکھا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جس وقت کفر کا تعمد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین
نصاب الاحتساب اور جامع اصغر سے نقل کیا کہ اگر کسی نے کلمہ کفر کا قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر نہین رکھتا ہے
علما نے کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکو کفر اعتقاد نہین ہے اور بعضے نے کہا کہ
کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے اور جانتا نہین کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعض علما نے کہا کہ کافر نہوگا
نجاننے کے سبب سے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جہل عذر نہین ملتقی سے روایت ہے کہ جورو
خاوندون مین سے ایک کے مرتد ہونیکے ساتھ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم پر موقوف
رہتا نہین اگر کسی نے آتش پرستون کے مانند ٹوپی پہنی یا ہندوونکے مانند لباس پہنا بعض علما نے
کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا کہ نہوگا اور بعضے متاخرین نے کہا کہ ضرورت کے سبب پہنے گا تو
کافر نہوگا اگر زنار باندھا اس صورت مین قاضی ابو حفص کہتے ہین اگر کفار کے ہاتھ سے خلاصی پانے
کے لیے باندھا ہوگا تو کافر نہوگا اور تجارت کے فائدے کے واسطے باندھا ہوگا تو کافر ہوگا
جب مجوس نوروز کے دن جمع ہووین یا ہنود دیوالی یا ہولی کے دن خوشی کرین اُسوقت اگر کوئی
مسلمان کہے کہ ان لوگون نے کیا اچھی سیرت رکھی ہے کافر ہوگا مجمع النوازل مین لکھا ہے کہ اگر
کوئی مرد گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ کر اور وہ کہے کہ کیا مین نے
کیا ہے جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سے صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھی تو کافر ہوگا صدقہ
لینے والا اگر جانتا ہے کہ صدقہ حرام مال کا ہے باوجود جاننے کے اگر دعا کرے اور صدقہ دینے والا
آمین کہے تو دونون کافر ہوینگے کوئی فاسق شراب پی رہا تھا اس حالت مین اوسکے اقربا آئے
اور دراہم اوسپر تصدق کیے یا سب نے اوسکو مبارکباد دی ان دونون صورت مین وہ سب کافر ہونگے
اپنی عورت سے لواطت حلال سمجھنے سے کافر نہوگا اجنبی عورت کے ساتھ حلال جاننے سے کافر ہوگا حیض
کی حالت مین وطی حلال جاننا کفر ہے اور استبرا کے حال مین حلال جاننا بدعت ہے خزانہ مین لکھا ہے
کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹھ جاوے اور لوگ ٹھٹھے کی راہ سے اوس سے مسائل پوچھین اور وہ بطریق ٹھٹھے
کے جواب دیوے تو وہ کافر ہو جائیگا دینی علوم کے ساتھ ہنسی کرنا کفر ہے ہنسی کرنیوالا جب بلندی پر

بیٹھے جا بیٹھے پستی مین اگر کہے کہ مجکو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے کہ جن باتون کو علما کہتے ہین اونکو
کون کرسکتا ہے یا کہے کہ مین عالمون کے حیلے کا منکر ہون کافر ہوگا اگر کہے کہ زر چاہیے علم کیا کام
آویگا کافر ہوگا اگر کہے کہ ان علمون کو کون سیکھے یہ تو کہانیان ہین یا یون کہے کہ یہ تو مکر و فریب ہیگا
کافر ہوگا اگر ایک شخص کہے کہ چل شرع کی طرف دوسرا اسکے پیادہ لے آ کافر ہوگا اور اگر کہے چل
قاضی کے پاس وہ کہے کہ پیادہ لے آ کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھ
وہ کہے کہ ان الصلوۃ تنہا کافر ہوگا کیونکہ آیت قرآن کی ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْکَرِ تنہی کے معنی منع کے ہین اسنے تنہی سے اکیلے کے معنی مراد لیا اور ہنسی کری قرآن کی آیت کے
ساتھ کفر ہے اگر کوئی قرآن کی آیت جامے مین رکھکر جامے کو پر کرکے کہے کَاْسًا دِھَاقًا کافر ہوگا
دیگ مین جو کچھ باقی رہجائے اوسپر اگر کہے وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہکر
شراب پیوے یا زنا کرے تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہکر حرام کھاوے اس صورت مین بھی کافر ہوگا اگر
رمضان آوے اور کہے کہ کیا بیچ سر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل فلانے کو امر بالمعروف
کرین پس اگر جواب دیوے کہ اسنے میرا کیا کیا ہے کہ مین اوسکو امر بالمعروف کرونگا کافر ہوگا کوئی
مرد اگر قرضدار سے کہے کہ میرا زر دنیا مین دے کیونکہ آخرت مین زر نہوگا اگر وہ جواب دیوے کہ
دس اشرفی اور دے آخرت مین مجھ سے لینا وہین دونگا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا
کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جسطرح سلام تحیۃ کا کرتے ہین اسی طرح اگر سجدہ تحیۃ کا کریگا تو علما کو
اسمین اختلاف ہے ذخیرہ مین لکھا ہے کہ کافر ہوگا ہدایہ کی شرح فوائد الدرایۃ مین لکھا ہے کہ سجدہ کرنا
نہین جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری وضع سے مثلاً کھڑا رہنا بادشاہ کے روبرو یا
ہاتھ چومنا یا جھکنا ناجائز ہے جو کوئی بتون کے نام پر یا کسی جگہ پر یا دریا یا اور کنوا اور چشمہ وغیرہ پر
ذبح کریگا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکے نکاح سے نکل جائیگی اور وہ
جانور ذبح کیا ہوا مردار ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا کہ جو شخص کافرون کی عید کے
دن چنانچہ مجوس کے نوروز مین اور اسی طرح ہندون کی ہولی اور دیوالی اور دسہرے مین جاوے

اور کافرون کے ساتھہ بازی مین شریک ہووے تو کافر ہوگا اس کا ایمان قبول نہین اور
اس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اصح قول وہ ہے کہ قبول ہوتی ہے
شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے حدوث کا یا انکار کرتا ہے حشر
جسمون کے ساتھہ ہونے کا یا کہتا ہے کہ حق تعالی کو علم جزئیات کا نہین اور اونکے مانند جو
ضروریات دین کے ہین اونکا انکار کرتا ہے پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جنکے عقیدے
سنت اور جماعت کے برخلاف ہین مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر انکے جو فرقے باطلہ
ہین کہ دعوے اسلام کا کرتے ہین انکے کفر مین اختلاف ہے ملتقی مین ابو حنیفہ سے روایت
ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون مین اور ابو اسحاق اسفرائنی نے کہا کہ جو کوئی اہل سنت
کو کافر جانتا ہے مین بھی اسکو کافر جانتا ہون اور جو کوئی نہین جانتا ہے مین بھی اوسکو
کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نے بحر المحیط مین کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو
گالی دیوے یا اہانت کرے یا اونکے دین کے امور مین سے کسی امر مین یا اونکی صورت
مبارک مین یا اونکے اوصاف مین سے کسی وصف مین عیب کرے اگرچہ دل لگی کی راہ سے
ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ عربی وہ کافر ہے اوسکو قتل کرنا چاہئے تو بہ اوسکی
قبول نہین اجماع امت اس بات پر ہین کہ نبیون مین سے چاہے کوئی نبی ہو اونکی جناب
مین بے ادبی کرنا اور اونکو خفیف جاننا کفر ہے بے ادبی کرنے والا کافر ہوگا خواہ حلال
جان کے بے ادبی کی ہے یا حرام جان کے روافض جو کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے دشمنون کے خوف سے خدا کے بعض احکام کو نہین پہونچایا یہ کفر ہے فقط

دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الاذکار فی احوال سید الابرار
مؤلفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی —
اسرار کربلا — حالات معرکۂ کربلائے معلی مؤلفہ منشی
محمد ظہیر الدین بلگرامی —
مہر نبوت نعت پیمبری تصنیف نواب محمد مردان علیخان نظام —
رموز القرآن — اوقاف قرآن کا بیان مؤلفہ
مولوی محمد حسین علی بالتفی شاہجہانپوری —
آثار محشر — علامات قیامت کا حال —
صبح کا ستارہ — حالات بہشت و دوزخ و قیامت
مؤلفہ مولوی عباس علی —
اعجاز نامہ — بہشت نامہ مولوی فیاض الحق —
اکسیر ہدایت — ترجمہ کیمیائے سعادت —
ترجمہ مولوی فخر الدین —
مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد
مترجمہ مولوی بشارت علیخان —
ہدایۃ الکونین الی شہادۃ الحسنین —
مؤلفہ ابو النجیب مولوی محمد محب الدین مشہدی —
تحفہ در رد ملقب بہ تحبیر الکلام — مؤلفہ مولوی منظور احمد
رسالہ کسب الانبیا — مصنفہ مولوی ظہور الحق —
شجرۂ طیبہ — اسمائے دوازدہ امام علیہم السلام
از صنعت کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی —
دہ مجلس منظوم معرکہ شہادت کربلا علی الترتیب مشہور بہ چودہ مجلس
جنگ نامۂ کربلا —
دہ مخزن — مصائب کربلا مصنفہ حکیم نصر اللہ خان صاحب
مجموعۂ نوشتہ عقبیٰ — ورد وظائف اسمائے
الٰہی مع خواص و نامہائے مبارک رسالت پناہی
تالیف مولوی محمد عباس —
عین البکا معروف بہ دہ مجلس مع رسالہ
شہادت نامہ مشہور بہ چہل مجلس — تصنیف
نواب سید عطاء اللہ —

مجموعۂ نود و نہ نامہ — شامل چند رسائل ذیل —
اسمائے حسنیٰ — ۲ — قصیدہ بردہ ۳ — قصیدہ بانت
۴ — قصیدۂ غوثیہ — ۵ — دعائے جیرانی —
قصیدۂ اویس قرنی —
انوار محمدی — بیان اختلاف فرق اسلام تصنیف
محمد امیر اکبر آبادی —
شرح چہل حدیث — تصنیف میر علی —
مجموعۂ وفات نامہ — قصیدۂ نعتیہ — قصہ حضرت بلال
قصہ حضرت دائی حلیمہ — نبوت نامہ معروف بہ کلید شریف
مولود شریف منظوم — مصنفہ مرزا علی مہاجر —
مولود شریف شہید — بشرائع خط از مولوی غلام امام شہید
ایضاً — خرد مؤلفہ ایضاً
میلاد مصطفوی — بروایات امامیہ تصنیف
مولوی نذیر حسن —
حدیقۂ میلاد — در فضائل و ولادت حضرت غوث الاعظم
رضی اللہ عنہ —
نسب نامۂ رسول مقبول حال بعثت نبوی تک
تاریخ مدینہ — ترجمہ جذب القلوب — مترجمہ
مولوی عبد الحق بریلوی —
نور نامہ و شمائل نامہ — نور محمدی اور شمائل کا بیان ہے
خدا کی رحمت — حال پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اسرار نبوت و فضائل نبوت و نعم البدل مولود شریف
بترتیب کتاب مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین —
شہادت نامۂ آل نبی — مصنفہ شیخ امام بخش ناسخ
مدائح خاتم النبیین — غزلیات مجاہدین مؤلفہ
منشی امیر احمد امیر —
سرور القلوب فی ذکر المحبوب — معجزات
پیغمبر کا بیان مؤلفہ مولوی محمد نقی علیخان —
گلدستۂ محسن — در مدائح پیغمبر شامل رسائل ذیل —

فہرست کتب

۱- مجمع خیر المرسلین - ۲- مخمس نعتیہ ۳- مثنوی مع تجلی
۴- سراپائے رسول کریم - مؤلفہ مولوی محمد محسن -
خمسۂ محمدیہ - در فضائل پیغمبر تصنیف مولوی
نجم الدین نجم -
مجموعہ نسیم جنت - قصیدہ نعتیہ و خیابان فردوس
و فضائل درود مؤلفہ مولوی محمد کان -
سبیل الجنان - ترجمہ تکمیل الایمان مصنفہ
میر علی مخلص امیٹھی -
تذکرۃ الجمعہ - فضیلت جمعہ میں مصنفہ نواب مولوی
قطب الدین خان -
فلاح دارین - آداب معاشرت شرعی مؤلفہ ایضاً
موضح الحق - مسائل جزئیہ دین مؤلفہ ایضاً
تحفۃ الزوجین - میاں بی بی کے باہمی حقوق
اور ادب معاشرت مؤلفہ ایضاً -
احکام العیدین - مؤلفہ ایضاً
تحریم النساء - رشتہ داروں کی کون عورتیں حلال ہیں
اور کون حرام جنکے ساتھ نکاح درست نہیں شرعاً مؤلفہ ایضاً
رسالہ کلید باب الحج - احکام حج کا بیان مصنفہ
منشی محمد سید انور علی -
فضائل الشہور والصیام اوراد اللیالی والایام
مہینوں اور روزوں کی فضیلت مؤلفہ مولوی محمد رمضان
سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین -
مصنفہ حضرت امام غزالی ترجمہ مولوی امیر
گلدستہ کرامات - در خرق عادات و کرامات حضرت
غوث الاعظم مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری -
رسالہ عین الہدایہ - در امتناع بازی شطرنج معروف
بہ رسالہ شطرنج - مؤلفہ مولوی عبد اللہ بلگرامی -
گلزار جنت - نعماے جنت کا بیان مصنفہ
نواب قطب الدین خان -
ترغیب الفرقان - در فضائل قرآن مؤلفہ

منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی -
تاریخ مکہ معظمہ - احوال بنائے کعبہ و فضائل
مؤلفہ حاجی محمد فخر الدین خان -
ضمان الفردوس - مؤلفہ مفتی عنایت احمد -
مرج البحرین فی فضائل الحرمین - کعبہ اور
مدینہ کی بزرگی کا بیان مؤلفہ منشی محمد عبد الصمد
عقد الجواہر - مسمی بہ مؤید الشعرا - جواز وجہ
شاعری کا بیان شرعی طور سے مؤلفہ ابو محمد عبد العزیز
معروف بہ سید منظور احمد -
مجموعہ جوشن صغیر و کبیر - مترجم مع درود طوسی
و دعائے کمیل -
جوشن صغیر مترجم -
طریقہ حسنہ مصنفہ حکیم رستم علیخان مدار المہام دیوان
وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی - تصنیف
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی -
قصۂ ماہ رمضان مصنفہ عبد اللہ خان -
حکایات الصالحین فی حالات الصادقین
مؤلفہ مولوی منظور احمد -
اسرار المحبت تصنیف منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی
منہاج النبوۃ - ترجمہ مدارج النبوۃ مصنفہ
خواجہ عبد المجید دو جلد میں -
رانڈوں کی شادی - یعنی شرعاً جسکی منکوحہ
بیوہ ہوگئے اوسکی شادی کر دینا درست ہے مؤلفہ
مولوی عبد الرحیم دہلوی -
مجموعہ سمعہ یوجہہ و فضائل درود تاج -
و طریقہ شغل کلمہ طیب -
اوراد فتحیہ مع دعائے قاب مترجم ابراہیم کبریاں
ناصر الابرار - فی مناقب اہل بیت اطہار -
اوراد نقشبندیہ -
تذکرۃ الشہداء - منظوم واقعات کربلا -